

پاکستانی معیشت کی کیفیت



بینک دولت پاکستان کے مرکزی بورڈ
کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2013ء



بینک دولت پاکستان

سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز

گورنر و چیئرمین	جناب یاسین انور
رکن	جناب ناصر محمود کھوسہ
رکن	مرزا قمر بیگ
رکن	جناب محمود مانڈوی والا
رکن	جناب شاہد احمد خان
رکن	جناب ایم نواز ٹوانہ
رکن	جناب اسکندر محمد خان
رکن	خواجہ اقبال حسن
رکن	جناب محمد ہدایت اللہ
رکن	جناب ظفر مسعود
کارپوریٹ سیکرٹری	محترمہ سحر بابر

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی
13 اپریل 2013ء

محترم چیئرمین،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2012-13ء پیش خدمت ہے۔
نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

Yasmin Anwar

(یاسمین انور)
گورنر

سید نیر حسین بخاری
چیئرمین
سینیٹ
اسلام آباد

نامہ ترسیل

بینک دولت پاکستان
کراچی
13 اپریل 2013ء

محترمہ اسپیکر صاحبہ،

اسٹیٹ بینک آف پاکستان ایکٹ 1956ء کی شق 9 اے (ایف) کے تحت، پاکستان کی معیشت کی کیفیت سے متعلق اسٹیٹ بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 2012-13ء پیش خدمت ہے۔
نیک خواہشات کے ساتھ

آپ کا مخلص

Yasmin Anwar

(یاسمین انور)
گورنر

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا
اسپیکر
قومی اسمبلی
اسلام آباد

اظہارِ تشکر

منتظم مطبوعہ

محبت کمال اعظمی

تجزیہ

اسا خالہ (بڑے پیمانے کی اشیا سازی)، محمود الحسن خان (زری شعبہ)، محبت کمال اعظمی (بیرونی شعبہ)، محمد اکمل (تجارت)، محمد فاروق عاربی (مالیات)، صباحت (زری مجموعے)، سیدہ خرم جعفری (قرضہ)، سید عزیز علی (کھاد کا شعبہ، گرائی)، سید ساجد علی (زراعت)، سید ذوالقرنین حسین (ادائیگیوں کا توازن) اور تمکنت رؤف (بڑے پیمانے کی اشیا سازی)، وسیم فضل الرحمن (زراعت)

شعبہ اقتصادی پالیسی جائزہ، پبلی کیشن جائزہ کمیٹی، شعبہ زری پالیسی، شعبہ تحقیق اور شماریات و ڈیٹاویز ہاؤس اور ڈاکٹر ندیم حنیف کے قیمتی آراء دینے پر شکر گزار ہے۔

تبصرے اور سوالات کے لیے: quarterly.report@sbp.org.pk

ترجمہ ٹیم

suhail.anjum@sbp.org.pk

نگراں
سہیل انجم

shujat.ali@sbp.org.pk

مترجمین
شجاعت علی

mansoor.ahmed1@sbp.org.pk

منصور احمد

alia8@sbp.org.pk

عالیہ عطا کریم

najeeb.iqbal@sbp.org.pk

نجیب اقبال صدیقی

zeeshan.suleman@sbp.org.pk

ترجمین و آرائش
ذیشان سلیمان

فہرست

1	عمومی جائزہ	1-1
	حقیقی شعبہ	2-1
7	عمومی جائزہ	2.1
7	زراعت	2.2
8	بڑے پیمانے کی اشیا سازی	2.3
	گرانی وزری پالیسی	3-1
15	عمومی جائزہ	3.1
17	زری مجموعوں میں پیش رفت	3.2
19	بجلی کے شعبے کو قرضے	3.3
23	گرانی	3.3
27	بکس 3.1: گزشتہ دو سال میں گرانی کم کیوں ہوئی	
	مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ	4-1
33	مالیاتی سرگرمیاں	4.1
38	مجموعی قرضے اور واجبات	4.2
	بیرونی شعبہ	5-1
43	عمومی جائزہ	5.1

44	جاری کھاتہ	5.2
45	مالی و سرمایہ کھاتہ	5.3
45	زر مبادلہ کے ذخائر	5.4
46	شرح مبادلہ	5.5
47	تجارتی کھاتہ	5.6
47	برآمدات	5.6.1
49	درآمدات	5.6.2
53	فہرست اصطلاحات	

1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ کا تجزیہ دوسری سہ ماہی تک محدود ہے اور جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کی مدت کا احاطہ کرتا ہے۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار				
م 13ء	م 12ء	م 11ء		
شرح نمو (فیصد)				
2.1	1.0	-1.2	پہلی ششماہی	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
7.5	3.6	18.9	پہلی ششماہی	برآمدات (ایف او بی، پی بی ایس)
-3.3	18.7	19.4	پہلی ششماہی	درآمدات (سی آئی ایف، پی بی ایس)
5.7	27.1	13.7	پہلی ششماہی	نگس حاصل (ایف بی آر)
8.3	10.9	14.3	پہلی ششماہی	صارف اشاریہ قیمت (اوسط مدت) ¹
3.1	6.2	5.4	پہلی ششماہی	نئی شعبے کا قرضہ
8.0	5.7	9.0	پہلی ششماہی	رسد زر (زر) ²
ارب ڈالر				
13.9	17.0	17.3	31 دسمبر	مجموعی سیال ذخائر ²
7.1	6.3	5.3	پہلی ششماہی	ترسیلات زر
0.7	0.4	1.0	پہلی ششماہی	خالص بیرونی سرمایہ کاری
فیصد جی ڈی پی ³				
2.6	2.6	2.7	پہلی ششماہی	مالیاتی خسارہ
3.0	3.4	2.7	پہلی ششماہی	تجارتی خسارہ
0.1	-1.0	0.0	پہلی ششماہی	جاری کھاتے کا توازن
1 بنیادی سال م 08ء				
12 اسٹیٹ بینک اور کرنل بینکوں میں				
3 نسب نمائیں پورے سال کے جی ڈی پی پر مبنی				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے کچھ مثبت رجحانات دوسری سہ ماہی میں برقرار نہ رکھے جاسکے۔ اگرچہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتہ فاضل میں ہی رہا تاہم دوسری سہ ماہی میں خسارہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ م 13ء کے پہلے پانچ ماہ کا گرانہ میں کمی کا رجحان دسمبر میں رک گیا ہے اور وفاقی حکومت نے اپنے مالیاتی خسارے کو پورا کرنے کے لیے اسٹیٹ بینک کی مالکاری پر انحصاری میں بہت اضافہ کر دیا۔

موسمی بارشوں نے پچھلے برسوں کی نسبت کم خرابی پھیلانی تاہم بعض مقامات پر سیلاب سے کپاس اور چاول کی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ اگرچہ گنے کی فصل ہدف سے خاصی بلند ہے (جس سے شعبہ اشیا سازی کو بھی فائدہ ہونا چاہیے) تاہم بحیثیت مجموعی زراعت کی نموسال کے آغاز میں مقرر کردہ ہدف 4.0 فیصد سے نیچے رہنے کا امکان ہے۔ بہر حال چونکہ بڑے پیمانے پر اشیا سازی (خصوصاً سٹیل اور پٹرولیم مصنوعات) کی نمو ہدف سے بلند رہنے کی توقع ہے اس لیے اسٹیٹ بینک کی پیشگوئی ہے کہ پورے سال کی حقیقی جی ڈی پی نمو 3.5 سے 4.0 فیصد کی حدود میں رہے گی۔

بہر کیف ملک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں مسلسل کمی کے حوالے سے تشویش کا اظہار کیا گیا ہے جس کا بنیادی سبب آئی ایم ایف کو قرض کی بالاقساط واپسی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ م 05ء کی پہلی ششماہی کے بعد پہلی بار ملک کے مالی کھاتے میں خسارہ ریکارڈ کیا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ملک

میں نئے پیسے کی آمد کے بغیر رقم کی واپسی کا سلسلہ جاری ہے۔¹ بیرونی سرمایہ کاری بڑھی ہے لیکن اس کی سطح کم ہے جو عالمی حالات اور غیر یقینی ملکی ماحول کے پیش نظر قابل فہم ہے۔

حقیقی پیداوار کے شعبے کی ملی حلی تصویر سامنے آتی ہے۔ کپاس پاکستانی معیشت کے کلیدی عناصر میں سے ہے۔ اس کی فصل ہدف (13.3 ملین گانٹھیں) سے 8.0 فیصد نیچے رہنے کی توقع ہے جبکہ چاول کی فصل ہدف سے 22.0 فیصد کم ہے (باب 2)۔ اگرچہ شعبہ اشیا سازی پر چینی کا مثبت اثر ابھی تک نظر نہیں آیا تاہم ابتدائی ہدف سے 5 فیصد اوپر پیداوار کی وجہ سے چینی کی فاضل مقدار حاصل ہوئی ہے جو برآمد کی جاسکتی ہے اور اس سے س 13ء کی دوسری ششماہی میں بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے شعبے کی نمو بڑھنی چاہیے۔² نومبر 2012ء میں گندم کی امدادی قیمتوں میں اضافے کے باوجود اس اہمیت کی حامل فصل (بڑی فصلوں میں اس کے وزن اور غذائی گرائی پر اثر کے پیش نظر) کی پیداوار ہدف سے کم رہنے کا امکان ہے۔³

زرعی شعبے کی کارکردگی ہدف سے کم ہے جبکہ شعبہ اشیا سازی میں بہتری آئی ہے اور امکان ہے کہ یہ رجحان جاری رہے گا۔ بھاری اہمیت رکھنے والے شعبے جیسے کھاد، پٹرولیم مصنوعات اور فولاد سازی میں بھرپور نمود کھائی دیتی ہے لیکن کچھ مسائل کے ساتھ۔ کھاد کے شعبے نے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو کو کم نہیں کیا جیسے پہلی سہ ماہی میں کیا تھا کیونکہ درآمد شدہ ذخائر کو استعمال کیا گیا اور پھر عمومی طلب کو پورا کرنے کے لیے ملکی پیداوار بڑھانی گئی۔ قدرتی گیس کی فراہمی بہتر ہونے کی وجہ سے بھی اس شعبے کی کارکردگی اچھی رہی۔ دوسری جانب توانائی کے زیاں سے محفوظ نئے پائپس شروع ہونے سے اسٹیل کی استعداد بڑھی جبکہ شیشے اور کاغذ کی مصنوعات متبادل توانائی کے ذرائع کی طرف منتقل ہونے سے بہتر کارکردگی دکھائیں۔

شعبہ اشیا سازی کے دوسرے حصوں کا جائزہ لیا جائے تو تعمیراتی سرگرمیوں میں مدد دینے والے ذیلی شعبوں میں مسلسل نمود دیکھی گئی۔ اس سے ہمارے اس نقطہ نگاہ کو تقویت ملتی ہے کہ س 12ء سے رہائشی تعمیرات کا شعبہ مضبوط ہے جبکہ تعمیرات پر پی ایس ڈی پی کے اخراجات بھی اس سال قدرے زیادہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقامی سرمایہ کاروں کے تعاون سے چلنے والے بڑے ہاؤسنگ پراجیکٹس ملک بھر میں مکانات کی طلب پوری کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ترسیلات زر بھی تعمیرات کی تیزی میں کردار ادا کر رہی ہیں۔

خدمات پر مفصل مصدقہ اعداد و شمار موجود نہیں۔ ممکن ہے درآمدی حجم میں کمی اور زراعت کی ہدف سے کم کارکردگی کی وجہ سے تھوک / خرده فروشی کا کاروبار نیچے کی طرف گیا ہو۔ مزید برآں گرتی ہوئی شرح سود اور س 13ء کی پہلی ششماہی میں پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی لمیٹڈ (PTCL) کے یکبارگی نقصان سے مالیات و بیمہ اور ٹیلی مواصلات کے شعبے متاثر ہو سکتے ہیں۔

ترسیلات زر اور مالیاتی خرچ سے تحریک ملنے کی بنا پر مجموعی طلب لگ بھگ اتنی ہی معلوم ہوتی ہے جتنی پچھلی سہ ماہی میں تھی۔ ہم یہ بیان کرنا چاہیں گے کہ س 13ء کی پہلی ششماہی میں تجارتی خسارے میں کمی لازماً کمزور ملکی طلب کی عکاس نہیں۔ جیسا کہ آگے ذکر ہوگا پاکستان کی درآمدات

1 آئی ایم ایف کے ساتھ لین دین مالی کھاتے میں شامل نہیں کیا جاتا کیونکہ اسے توازن ادائیگی میں below the line شمار کیا جاتا ہے۔

2 700 ہزار ٹن کے ابتدائی برآمدی ہدف کے مقابلے میں یہ جنوری 2012ء میں بڑھا کر 1200 کر دی گئی جب حکام کو یقین ہو گیا کہ ملکی پیداوار ملکی منڈی اور برآمد کے لیے کافی ہوگی۔

3 حقیقت یہ ہے کہ گرائی پر تفصیلی نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ عمومی گرائی میں حالیہ اضافے کا ذمہ دار عنصر گندم کی امدادی قیمتیں ہو سکتی ہیں (باب 3)۔ گندم غذا کا بنیادی جز ہے اور ملک میں اس کی قیمتیں غذائی گرائی اور مستقبل میں گرائی کی توقعات پر بہت اثر انداز ہوتی ہیں۔

خارجی عوامل اور یکبارگی ملکی امور کی وجہ سے محدود ہوئی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ترسیلات کی بھرپور آمد، جس نے جاری کھاتے کو فاضل بنانے میں مدد دی، گھریلو اخراجات کا براہ راست محرک بن رہی ہے (باب 5)۔ توقع ہے کہ ترسیلات زرمستحکم رہیں گی اور 14 ارب ڈالر کے پورے سال کے ہدف سے متجاوز ہو سکتی ہیں۔

پہلی سہ ماہی کی طرح نجی شعبے کو بینکوں کی قرض گاری زیادہ بڑھی ہوئی دکھائی نہیں دیتی۔ تاہم عمومی اعداد و شمار گمراہ کن ہو سکتے ہیں: م س 12ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں، جب نجی شعبے کو قرضہ 194 ارب روپے بڑھا، رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں صرف 105 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا۔ یہ کمی کمرشل بینکوں کی جانب سے غیر بینک مالی اداروں کو قرض دینے کی وجہ سے آئی، جس میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 78 ارب روپے کی خالص واپسی ہوئی، غالباً ٹیکس قواعد میں حالیہ تبدیلیوں کی بنا پر۔⁴

نجی شعبے کے قرض کے اندر نجی کاروبار کو دیے گئے قرضے، جو نجی شعبے کے قرضے کا بڑا حصہ ہیں، 146.5 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال اسی مدت میں 86.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ اس سے ہمارے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ بینکوں نے نجی شعبے پر توجہ دینا شروع کر دی ہے۔

م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں وفاقی حکومت کے بینکاری نظام سے قرض گیری کے انداز کو دیکھا جائے تو اس تجزیے کو مزید تقویت حاصل ہوتی ہے۔ جیسا کہ جدول 3.1 میں دکھایا گیا ہے، مجموعی اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ اگرچہ حکومت نے رواں مالی سال میں بینکاری نظام سے کم قرض لیا ہے تاہم م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں اس کا رخ تیزی سے کمرشل بینکوں سے اسٹیٹ بینک کی طرف مڑ گیا ہے۔ نتیجتاً حکومت نے م س 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک سے صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کی خلاف ورزی کی ہے۔⁵

وفاقی حکومت کی قرض لینے کی مجبوری کی وضاحت مالیاتی صورتحال سے ہوتی ہے۔ اگرچہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کا 2.6 فیصد ہونے کا امکان ہے (جولائی 12ء کی پہلی ششماہی جتنا ہے) تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کی مدد میں 1.8 ارب ڈالر کی آمد سے اصل فرق پڑا۔^{6,7} ایف بی آر کی جانب سے محاصل کی وصولی کے حوالے سے م س 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 5.7 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کے اسی عرصے میں 27.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔⁸ ٹیکس محاصل کی ناقص نمو کے اسباب میں م س 13ء کے بجٹ میں نئے ٹیکس اقدامات، بھاری ٹیکس استثناء، رساؤ اور سست باضابطہ معیشت شامل ہیں۔ مزید برآں وفاقی حکومت کے اخراجات جاریہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 30.9 فیصد بڑھ گئے جبکہ پچھلے سال 6.6 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سال اضافے کی اہم وجوہات میں سودی ادائیگیاں اور شعبہ توانائی کا زراعت ہے۔

4 فنانس ایکٹ 2012ء کی دفعہ (61) 15 کے تحت مبنی مارکیٹ فنڈ ز اور انکم فنڈز سے موصولہ منافع منقسمہ پر 2013ء میں 25 فیصد کی شرح اور 2014ء اور اس کے بعد 35 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ 2012ء تک یہ شرح صرف 10 فیصد تھی۔

5 ایس پی اے ایکٹ کے مطابق 130 اپریل 2011ء کو وفاقی حکومت کے ذمے واجب الادا اسٹیٹ بینک کا قرضہ آٹھ سال میں (یعنی فنڈ 2019ء تک) لوٹانا ہوگا۔ تاہم اپریل 2011ء سے وفاقی حکومت کے ذمے اسٹیٹ بینک کا واجب الادا قرض (آخر دسمبر 2013ء تک) 1445 ارب روپے سے بڑھ کر 1575 ارب روپے تک پہنچ گیا۔

6 اتحادی سپورٹ فنڈ دونوں میں آیا: یکم اگست 2012ء کو 1.12 ارب ڈالر (روپے میں 106 ارب روپے) کی پہلی قسط ملی۔ 28 دسمبر 2012ء کو 688 ملین ڈالر کی دوسری قسط ملی جو 66 ارب روپے کے مساوی تھی۔

7 م س 13ء کے لیے حتمی نامیہ جی ڈی پی آغاز سال کی وفاقی حکومت کی پیش گوئی سے مختلف ہونے کا امکان ہے۔

8 اس کی کارکردگی سبب یہ ہے کہ وفاقی حکومت کا جمع کردہ (خدمات پر) سبز ٹیکس صوبائی حکومتوں کو منتقل کر دیا گیا ہے۔

مثبت پہلو یہ ہے کہ صوبائی حکومتوں کی کارکردگی م س 13ء کی پہلی ششماہی میں بہتر رہی۔ پورے سال کا ہدف یہ تھا کہ 80 ارب روپے کا فاضل اکٹھا کیا جائے۔ م س 13ء کے پہلے چھ ماہ میں تمام صوبائی کھاتوں نے مجموعی طور پر 96.5 ارب روپے فاضل جمع کیے۔ اس کے دو بنیادی اسباب ہیں: ایک تو یہ کہ صوبائی حکومتیں خدمات پر سیکلنٹیکس کی وصولی کی بنا پر اپنے محاصل میں خاطر خواہ اضافہ کرنے میں کامیاب رہیں اور دوسرا یہ کہ صوبوں کو (قابل تقسیم پول سے) اپنا حصہ م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں تاخیر سے موصول ہوا جس کی بنا پر انہیں اپنے اخراجات کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا موقع نہ ملا۔⁹

ابھی یہ دیکھنا ہے کہ آیا صوبائی حکومتیں م س 13ء کے بقیہ حصے میں فاضل کا اندراج کرنے میں کامیاب ہوتی ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو وفاقی حکومت پر دباؤ بڑھے گا کہ موجودہ مجموعی مالیاتی خسارے کو کم کرے یا پھر بینکاری نظام سے مزید قرض لے۔

جہاں تک ماکاری کا تعلق ہے، وفاقی حکومت نے م س 12ء میں توانائی کی یکبارگی ادائیگیاں کر کے بینکاری نظام سے اپنا قرض بڑھالیا۔ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں یہ قرض 302 ارب روپے تھا جو رواں سال کی اسی مدت میں 558 ارب روپے تک پہنچ گیا۔¹⁰ مجموعی طور پر م س 12ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پاکستان کا ملکی قرضہ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 691 ارب روپے بڑھ گیا (جون 2012ء کے مقابلے میں 9 فیصد اضافہ)۔

بہر کیف رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کا بیرونی سرکاری قرضہ 11.9 ارب روپے گھٹ گیا (جس میں 1.3 ارب روپے آئی ایم ایف کو واجب الادا تھے)۔ نئی رقم کی آمد کے بغیر ادائیگیاں کرنے سے ملک کے توازن ادائیگی اور شرح مبادلہ پر دباؤ بڑھا، جس کا بہترین حل جاری کھاتے کا کہیں بڑا فاضل ہے۔¹¹

تجارتی رقوم کے حوالے سے م س 13ء کی پہلی ششماہی خاصی خوشگوار رہی۔ درآمدی حجم کرنے اور اجناس کی پست قیمتوں کی بنا پر پاکستان کا درآمدی بل م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 3.3 فیصد گھٹ گیا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 18.7 فیصد بڑھا تھا (پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار)۔

ملک میں ربڑ کے ٹائزوں کی پیداوار نے درآمدی ضروریات کو بہت کم کر دیا (33 فیصد حجم کم ہوا) جبکہ اسٹیل کی اضافی پیداواری استعداد کی بنا پر درآمدی ضروریات تقریباً پچھلے سال جتنی ہی رہیں۔ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں حقیقی بچت درآمد شدہ کھاد میں 57 فیصد کمی تھی جس سے ملک کا درآمدی بل 451 ملین ڈالر کم ہو گیا (اس مدت میں پام آئل سے ہونے والی بچت 239 ملین ڈالر تھی)۔ آخر سال کی پہلی ششماہی میں تعمیرات اور کانکنی کی مشینری کی درآمدات 40 فیصد بڑھ گئیں جس سے ہمارے اس نقطہ نظر کو تقویت ملتی ہے کہ تعمیراتی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔

برآمدات کو دیکھا جائے تو ٹیکسٹائل 8.6 فیصد بڑھ گئیں کیونکہ اشیاء سازوں نے پچھلے سال کے ذخائر کو استعمال کیا۔ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں

⁹ 31 دسمبر 2012ء کو سندھ اور پنجاب دونوں کو م س 13ء کی دوسری سہ ماہی کی وفاقی حکومت سے منتقلیوں کا تقریباً 30 فیصد موصول ہوا (دیکھئے جدول 4.5)۔

¹⁰ اس سال اتحادی سپورٹ فنڈ کے مثبت اثر کو منہا کیا جائے تو حکومت کو م س 13ء کی پہلی ششماہی میں 730 ارب روپے کی ضرورت ہو سکتی تھی۔

¹¹ اس سے صرف ایک گھریلو بجٹ کو متوازن رکھنے کے باریک پہلوؤں کی عکاسی ہوتی ہے۔ قرض کی واپسی میں اضافہ کرنے والی حد سے تجاوز قرض گیری سے بالآخر قابل استعمال آمدنی کم ہو جاتی ہے اور نقد کی آمدورفت کو توازن میں رکھنے کے لیے کفایت شعاری کی ضرورت پڑتی ہے۔

ٹیکسٹائل برآمدات 4.9 فیصد کم ہوئی تھیں۔ اس بہتری کی ایک وجہ نومبر 2012ء میں پاکستان کو یورپی یونین تک ڈیوٹی فری رسائی کا حصول بھی ہے۔ ستمبر 2012ء میں زیورات کی برآمدات بڑھیں لیکن اس کا بڑا سبب ملکی اور دیہی کی منڈی کے درمیان قیمتوں کے فرق میں یکدم اضافہ ہے۔

ترسیلات زر سے ملکی معیشت کو بدستور سہارا ملتا رہا اور م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 7.1 ارب ڈالر آئے۔ گذشتہ پورے مالی سال میں 13.2 ارب ڈالر کی ترسیلات زر آئی تھیں لیکن ہمیں اعتماد ہے کہ اس سال ترسیلات زر 14 ارب ڈالر سے تجاوز کر جائیں گی۔ اگر ایسا ہوا تو ملکی طلب کا وہ انداز برقرار رہنا چاہیے جو پچھلے کئی برسوں سے دیکھنے میں آ رہا ہے۔

م س 13ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کے 218 ملین ڈالر فاضل (جبکہ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں 2.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا) کے باوجود آئی ایم ایف کو قرضے کی قسطیں ادا کرنے سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر 1.8 ارب ڈالر گر گئے۔ ذخائر میں کمی کا دباؤ بعض اوقات زری پالیسی کے فیصلوں اور آئی ایم ایف کو کی جانے والی ادائیگیوں کے مواقع پر روپے اور ڈالر کی مساوات پر پڑتا ہے۔

مستقبل کے امکانات

معیشت کے امکانات بیرونی شعبے کی مفروضہ کمزوریوں سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہ واضح ہے کہ احساسات پر اثر انداز ہونے والا عنصر جاری کھاتے کا عدم توازن نہیں بلکہ زرمبادلہ کے ذخائر میں کمی ہے۔ تاہم ہم محسوس کرتے ہیں کہ بین الاقوامی مالی اداروں کو مقررہ وقت پر قرضوں کی واپسی کے باوجود اسٹیٹ بینک کے ذخائر زرمبادلہ کی تمام ضروریات پوری کرنے کے لیے کافی ہوں گے۔

جہاں تک مہنگائی کا تعلق ہے، سال بسال عمومی گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت میں کمی کا رجحان نومبر 2012ء میں رک گیا اور اس کے بعد رجعت پذیر ہوا ہے۔ اگرچہ اسٹیٹ بینک اب بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ سال کی اوسط شرح گرانی 8 سے 9 فیصد کے درمیان رہے گی تاہم ہم سمجھتے ہیں کہ اس تبدیلی کی تحریک کا سراغ نومبر 2012ء میں اعلان کردہ گندم کی امدادی قیمتوں میں لگایا جاسکتا ہے جبکہ روپے کی حالیہ کمزوری گرانی کی توقعات میں اضافہ کر سکتی ہے۔ ان احساسات میں تبدیلی کو بڑھانے والا ایک اور عامل زربنیاد کی نمو ہے جس میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 11.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے میں 5.8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس سال کا اضافہ تقریباً تمام حکومتی قرض گیری کی وجہ سے ہوا۔

صوبائی فاضل رقوم پورے سال کے ہدف سے زیادہ ہیں اس لیے م س 13ء کے بقیہ عرصے کے دوران مالیاتی دباؤ بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ اگرچہ اگلی گئراں حکومت کے دوران اخراجات میں کسی قدر کمی ہو سکتی ہے تاہم غیر صوابدیدی اخراجات مالیاتی فرق کو م س 13ء کے لیے جی ڈی پی کے 6.5 تا 7.5 فیصد کی حدود میں پہنچا سکتے ہیں۔

حکومت کے روزمرہ امور کے لیے وسائل کی بڑھتی ہوئی ضروریات (مثلاً قرضے کی واپسی) کے پیش نظر یہ امید کم ہے کہ م س 13ء کے دوران پی ایس ایز اور شعبہ توانائی کی ساختی اصلاحات کی جائیں گی جن کی بے حد ضرورت ہے۔

جدول 1.2: اہم معاشی اظہار، اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیاں			
م 13ء	م 12ء	اصل	سالانہ منصوبے کے اہداف ¹
اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیاں			
فیصد نمو			
3.5-4.0	4.3	3.7	جی ڈی پی
8.0-9.0	9.5	11.0	گرمائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت
15.5-16.5		14.1	زری اخاٹے
ارب ڈالر			
14.0-15.0	14.0	13.2	کارکنوں کی ترسیلات
25.0-25.5	25.8	24.7	برآمدات (ایف او بی، توازن ادائیگی)
40.0-40.5	42.9	40.1	درآمدات (ایف او بی، توازن ادائیگی)
فیصد جی ڈی پی			
6.5-7.5 ²	4.7	8.5 ³	مالیاتی خسارہ
0.0-1.0 ²	1.9	2.0	جاری کھاتے کا خسارہ
1 مالیاتی جاری کھاتے کے خسارے اور جی ڈی پی کے تناسبات کے اہداف مالی سال 13ء کی بجٹ دستاویز میں دی گئی نامی جی ڈی پی پر مبنی ہیں۔			
2 اسٹیٹ بینک کے تخمینہ شدہ تناسبات ہماری م 13ء کی نامیہ اور حقیقی جی ڈی پی کی پیش گوئیوں پر مبنی ہیں۔			
3 م 12ء کے مالیاتی خسارے میں شعبہ بجلی کی زراعت کی یکبارگی ادائیگی شامل ہے جو نومبر 2011ء میں کی گئی۔			
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

امن و امان کی ناقص صورتحال جیسے غیر اقتصادی عوامل مسلسل کاروباری سرگرمیوں میں رکاوٹ پیدا کر رہے ہیں۔ ملک بھر میں بار بار ہڑتالوں اور بڑے شہروں میں بد امنی کے واقعات نے م 13ء کی پہلی ششماہی میں پچھلے برسوں کی نسبت ایام کار کی تعداد کم کر دی ہے۔¹²

ان منفی پہلوؤں کے باوجود معلوم ہوتا ہے کہ بے ضابطہ شعبے کی چلک باضابطہ معیشت کو آگے کی طرف لے جا رہی ہے۔ تعمیراتی سرگرمیاں بھرپور ہیں اور پاکستان کے ریئل اسٹیٹ کے شعبے کے مشترکہ منصوبوں میں غیر ملکی دلچسپی کے اشارے ملے ہیں۔¹³ اس سے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کو فائدہ ہو رہا ہے جس سے زرعی شعبے میں موسم کی بنا پر ہونے والے نقصانات کا ازالہ ہو سکتا ہے۔ نجی کاروبار کو قرضے میں اضافہ بھی مثبت پہلو ہے جس سے سال کے بقیہ عرصے کے دوران تیزی آنے کا امکان ہے۔

م 13ء کے بقیہ حصے میں پاکستان کے تجارتی کھاتے پر دباؤ کھائی نہیں دیتا۔ اجناس کی قیمتیں اور بھاری ترسیلات زر جاری کھاتے کو جی ڈی پی خسارے کے ایک فیصد کے اندر رکھیں گی۔ اگر م 13ء کی دوسری ششماہی میں اہم اجناس کی قیمتیں پست ہی رہیں تو جاری کھاتے کا فاضل ہونا بھی ممکن ہے۔

بہر حال غیر محسوس پہلو بظاہر پاکستان کے معاشی مستقبل پر چھائے ہوئے ہیں۔ مئی 2013ء میں ایک نگران حکومت عام انتخابات کے لیے راہ ہموار کر رہی ہوگی اس لیے ملکی سرمایہ کاروں کا طویل مدتی نقطہ نظر اختیار کرنے میں پس و پیش کرنا قابل فہم ہے۔ چنانچہ اگرچہ اس غیر یقینی کیفیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا تاہم حکومت کو سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں اور شعبہ توانائی میں اٹل ساختی مسائل سے نمٹنے کو ترجیح دینی چاہیے۔ اسی طرح مساویانہ انداز میں محاصل کی وصولی میں اضافے کے سلسلے میں ٹھوس اقدامات درکار ہیں۔

¹² ہم دھاکوں، خودکش حملوں اور بموں سے متعدد افراد کے ہلاک و زخمی ہونے کے واقعات، جن سے معاشی سرگرمی میں خلل پڑا، جیسے پراکسی اظہار یوں میں پچھلے سال کی نسبت خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اس بارے میں تفصیلی معلومات ساؤتھ ایشیائی ریزمز پورٹل www.satp.org پر دستیاب ہیں۔

¹³ بعض بڑے مقامی اداروں نے ملک بھر میں بڑے رہائشی منصوبے شروع کیے ہیں جن میں بیرون ملک دلچسپی لی جا رہی ہے۔

2 حقیقی پیداوار کا شعبہ

2.1 عمومی جائزہ

سال کی پہلی ششماہی سے متعلق اعداد و شمار سے ہمارے ان تخمینوں کو تقویت ملتی ہے کہ معیشت مالی سال 13ء میں مجموعی ملکی پیداوار کا ہدف حاصل نہیں کر سکے گی۔ ہم اپنی اس پیشگوئی پر قائم ہیں کہ مجموعی ملکی پیداوار کی نمو 3.5 تا 4.0 فیصد رہے گی تاہم صنعت کے بڑے حصے کے ساتھ نمو کی ہیئت ترکیبی میں معمولی تبدیلی کی توقع ہے۔ یہ تخمینہ تعمیراتی شعبے کی بحالی، بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتری نیز اسٹیل، پیٹرولیم، ٹائرز اور کیمیکلز کی استعداد میں اضافے پر مبنی ہے۔

تاہم اس بہتری کے اثرات کپاس کی پیداوار میں کمی، جو رواں سال کے لیے زرعی شعبے سے متعلق ہماری پیشگوئی میں وزن رکھتی ہے، کے سبب بڑی حد تک زائل ہونے کا امکان ہے۔ گندم کے زیر کاشت رقبے میں بتایا گیا اضافہ 25.5 ملین ٹن کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ناکافی ہے۔ خدمات کے شعبے میں نمو بھی ہدف سے کم رہنے کی توقع ہے جس کی بنیادی وجہ مالی اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں میں کم آمدنی ہے۔

2.2 زراعت

جدول 2.1: بڑی فصلوں کی پیداوار				
ملین ٹن، کپاس کے لیے ملین گانٹھیں				
مئی 13ء	مئی 13ء ہف	مئی 12ء	بڑی فصلوں میں حصہ	
13.3	14.5	13.6	24.6	کپاس
62	59	58	11.7	گنا
5.4	6.9	6.2	15.4	چاول
دستیاب نہیں	25.5	23.5	39.2	گندم
ماخذ: پلاننگ کمیشن، پرائشل کراپ رپورٹنگ سینٹرز، کاشن کراپ اسٹیمٹ کمیٹی				

جیسا کہ پہلی سہ ماہی رپورٹ میں بیان کیا جا چکا ہے، ستمبر 2012ء میں جنوبی پنجاب اور شمالی سندھ میں مون سون کی شدید بارشوں سے خریف کی فصلوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے، جو کپاس اور چاول کی پیداوار میں کمی کا سبب بنے (جدول 2.1)۔ تاہم اسی عرصے کے دوران ملک بھر میں بارشوں سے چھوٹی فصلوں کو فائدہ پہنچا اور پنجاب میں گندم کی ہوائی کے لیے سینچائی کے پانی کی کمی کا ازالہ ہوا۔¹⁴

گزشتہ سال کے مقابلے میں گندم کی زیادہ پیداوار میں اضافے کی توقع کا یہ بھی ایک سبب ہے۔ زیر کاشت رقبے میں اضافہ، کھاد کی وافر دستیابی (خصوصاً ماہ دسمبر میں)،¹⁵ اور نسبتاً معتدل سردی¹⁶ بعض دیگر اسباب ہیں (جدول 2.2)۔ کھاد کے وافر استعمال کی وجہ گندم کی امدادی قیمت (150 روپے فی 40 کلوگرام) ہے جس سے زیر کاشت رقبے میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ یہ بات اہم ہے کیونکہ زیر کاشت رقبہ، جو 2009-10ء

¹⁴ مجموعی طور پر گزشتہ سال کے مقابلے میں رقبے کے اس موسم کے دوران نہری پانی کی دستیابی بہتر رہی (جدول 2.2)۔

¹⁵ کھاد کی فروخت میں دسمبر 2011ء کے 14.2 فیصد اضافے کے مقابلے میں دسمبر 2012ء میں 25.5 فیصد سال بسال اضافہ ہوا۔

¹⁶ طویل اور شدید سردی (4 درجہ سینٹی گریڈ سے کم) سے فصلوں کی نموست ہو جاتی ہے۔

جدول 2.2: آبپاشی (اکتوبر تا دسمبر)			
ملین ایکڑ فٹ			
فیصد تبدیلی	2012ء	2011ء	
پنجاب	10.7	11.4	-5.9
سندھ	7.8	5.7	37.0
بلوچستان	0.4	0.4	12.5
خیبر پختونخوا	0.3	0.6	-50.3
میزان	19.2	18.0	6.5
ماخذ: سپارکو			

میں نقطہ عروج پر پہنچنے کے بعد کم ہو رہا تھا۔ لیکن یہ اضافہ بھی حکومت کا گندم کی پیداوار کا ہدف حاصل کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہو سکتا ہے، خواہ ہم 2010-11ء کی ریکارڈ پیداوار فرض کر لیں (جدول 2.3)۔¹⁷

ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ خریف کی فصل کے دوران چھوٹی فصلوں کی کارکردگی بہتر رہی، جس

کا بنیادی سبب ستمبر 2012ء میں بروقت بارشوں کا ہونا ہے۔ بالخصوص کافی بارشوں کی وجہ سے دالوں، باجرے، جوار اور مکئی کی فصلوں میں بہتری آئی۔ رنج کے موسم کے لیے بھی فروری 2013ء میں مٹی کی نمی اور بارشوں کے باعث خصوصاً چنے اور مسور کی فصلوں کے لیے امکانات روشن ہیں۔

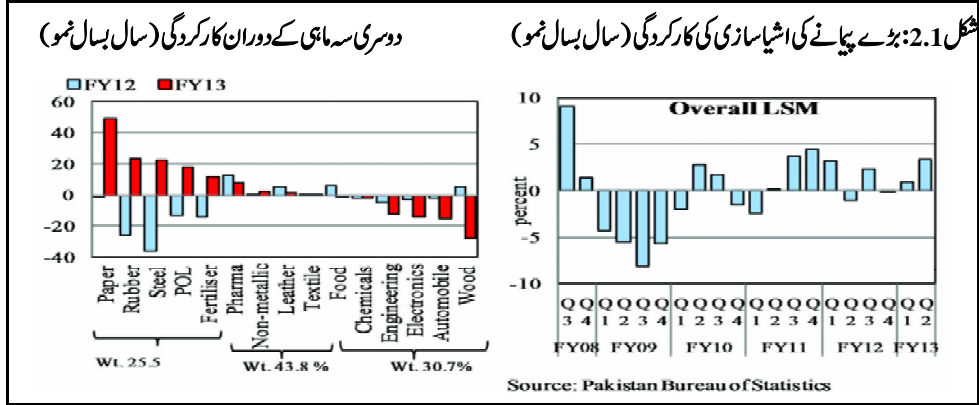
جدول 2.3: گندم کی فصل کی کارکردگی							
000 ہیکٹر میں رقبہ، 000 ٹن میں پیداوار، ٹن/ہیکٹر یافت							
سندھ				پنجاب			
پاکستان	میزان	یافت	رقبہ	پیداوار	یافت	رقبہ	
2004-05ء	21,612	2.83	2,509	887	2.72	17,375	6,379
2005-06ء	21,277	2.95	2,750	933	2.59	16,776	6,483
2006-07ء	23,295	3.47	3,409	982	2.78	17,853	6,433
2007-08ء	20,959	3.45	3,411	990	2.44	15,607	6,402
2008-09ء	24,033	3.43	3,540	1,031	2.69	18,420	6,836
2009-10ء	23,311	3.39	3,703	1,092	2.59	17,919	6,914
2010-11ء	25,214	3.75	4,288	1,144	2.85	19,041	6,691
2011-12P	23,517	3.49	3,664	1,049	2.73	17,702	6,486
2012-13ء	25,500T	--	--	1,061P	--	--	6,537P
ماخذ: ایگریکلچرل سٹیشنس آف پاکستان اور پراونشل کراپ رپورٹنگ سینٹرز							

2.3 بڑے پیمانے کی اشیاء سازی

بڑے پیمانے کی اشیاء سازی میں مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بنیادی طور پر وسطی ایشیا، مثلاً ربڑ، پیٹرولیم مصنوعات، فولاد، کھاد اور کاغذ میں یکسر تبدیلی کے بل بوتے پر سال بسال 3.3 فیصد نمو ہوئی (شکل 2.1)۔ ان صنعتوں کی استعداد اور استعداد کے استعمال میں اضافہ دیکھا گیا۔ سینٹ کی پیداوار بڑھی کیونکہ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران تعمیراتی کاموں میں تیزی آئی (ملاحظہ کیجیے ٹیکشن 2.4)۔¹⁸ اس کے برعکس

¹⁷ مئی 13ء میں گندم کا زیر کاشت رقبہ 0.6 فیصد بڑھ کر 8.7 ملین ہیکٹر ہو گیا۔

¹⁸ نمو کے حوالے سے مقامی منڈی میں سینٹ کی فروخت میں سال بسال اضافہ، جو مئی 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 5.4 فیصد تھا، مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر 9.6 فیصد ہو گیا۔



جدول 2.4: مشینری کی درآمد					
ملین ڈالر					
دوسری ششماہی	پہلی ششماہی	مہ	مہ	مہ	
مہ 13ء	مہ 12ء	10-12ء	07-09ء	04-06ء	
2.2	3.8	41.8	44.6	21.1	اسٹیل ریلنگ
2.6	2.2	5.5	17.0	16.0	چتر اور شیشہ
34.0	43.2	197.2	156.1	140.4	رہز
23.1	15.6	138.1	418.3	228.7	تعمیرات
10.2	8.3	101.5	141.3	100.6	کانخز
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

پائیدار صارفی اشیا بدستور درآمدی مسابقت سے نہرو
آزمائیں جس کی وجہ سے گاڑیوں اور برقی اشیا کی
پیداوار میں شدید کمی واقع ہوئی۔ نتیجتاً مہ 13ء کی
جولائی تا دسمبر کی مدت کے دوران بڑے پیمانے کی
اشیا کی مجموعی نمو گزشتہ سال کی 1.0 فیصد نمو کے
مقابلے میں 2.1 فیصد رہی۔

مندرجہ ذیل عوامل سے وساطتی اشیا کی بحالی
کی توضیح ہوتی ہے:

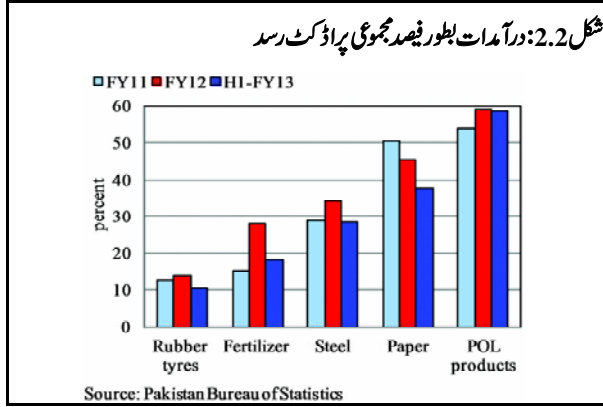
(i) کراچی میں 2012ء کے دوران اسٹیل
کے تین نئے پلانٹس کی تنصیب عمل میں آئی (ایک مہ 12ء کی دوسری ششماہی اور دوم مہ 13ء کی پہلی ششماہی میں)، ان کی بدولت ملک
میں اسٹیل کی پیداواری صلاحیت بہتر ہوئی۔¹⁹

(ii) کانخز، رہز اور اسٹیل کی صنعتوں میں مہ 07-09ء کے دوران نئی استعداد کا اضافہ ہوا۔ تاہم ضروری مشینری کی درآمد کے باوجود ان
منصوبوں کو مالی رکاوٹوں کی وجہ سے تاخیر کا سامنا کرنا پڑا اور انہوں نے اسی سال مکمل طور پر کام کرنا شروع کیا ہے (جدول 2.4)۔

(iii) کھاد سے تیار شدہ اشیا کوگیس کی فراہمی بہتر بنائے جانے کے سبب مذکورہ صنعت کی استعداد کا استعمال، جو مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی
میں 55.4 فیصد تھا، دوسری سہ ماہی میں بڑھ کر 69.5 فیصد ہو گیا۔²⁰

¹⁹ نئے پلانٹس سعودی عرب، جاپان اور انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن کے ساتھ مشترکہ منصوبے کے تحت قائم کیے گئے ہیں۔ اسٹیل کے دو پلانٹس کچھو پاور پراجیکٹس میں اور انٹرنیشنل گرڈ میں بھی حصہ
دار ہیں۔

²⁰ ماخذ: انٹرنیشنل فریڈل انڈیا زریو پیمائش کارپوریشن۔



(iv) پیٹرول صاف کرنے کے شعبے میں زیادہ گنجائش اور بہتر پیداوار کے استخراج (زیادہ اضافہ قدر کی حامل اشیاء، مثلاً پیٹرول اور ڈیزل کی جانب منتقلی) کے سبب مقامی ریفاکٹریوں کا نقد کا بہاؤ بہتر ہوا۔²¹ مزید برآں، گردشی قرضے کے مسئلے کے جزوی حل کے باعث فرمیں خام مال کی زیادہ درآمد اور استعداد کے استعمال میں اضافے کے قابل ہوئیں۔²²

جدول 2.5: صارف کار بازار

پیشہ	پہلی ششماہی میں 12ء	پہلی ششماہی میں 13ء
i. گاڑیوں کی مقامی فروخت	63,038	45,022
ii. استعمال شدہ گاڑیوں کی درآمد	20,953	29,263
میزان (i+ii)	83,991	74,285

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات اور آل پاکستان موٹر ڈیلرز ایسوسی ایشن

(v) توانائی کے بہتر نظم و نسق (فرم کی سطح پر) نے بھی پیداواری رکاوٹیں کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ اس ضمن میں کاغذ اور اسٹیل کی صنعتیں قابل ذکر ہیں۔²³ قدرتی گیس کی فراہمی میں کمی کی توقع کے پیش نظر ان صنعتوں نے توانائی کے متبادل انتظامات (مثلاً کونکے، فرنس آئل کے ایندھن سے چلنے والے پلانٹس) میں سرمایہ کاری کی۔²⁴

نتیجاً ان وساطتی اشیاء کی پیداوار کے سبب درآمدات پر انحصار بھی کم ہوا (شکل 2.2)۔

تاہم بڑے پیمانے پر اشیاء سازی کی نمونہ سازی پائیدار اشیاء خصوصاً گاڑیوں کی پیداوار گھٹنے کی وجہ سے کم ہوئی۔ مؤخر الذکر میں مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 25 فیصد کمی ہوئی۔ اس کمی کی ایک وجہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران یلویکب اسکیم کے تحت گاڑیوں کی فروخت ہے، جس کے باعث مئی 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران گاڑیوں کی پیداوار میں اضافہ ہوا تھا۔ درآمد شدہ پرانی گاڑیوں نے بھی چھوٹی گاڑیوں (1000 سی سی اور اس سے کم) کی مقامی مسابقت ختم کر کے اس شعبے میں جگہ بنالی ہے اور مقامی پیداوار میں کمی کر دی ہے (جدول 2.5)۔ مزید برآں، یہ کمی غیر یورو دوم سے ہم آہنگ ماڈلز (non-Euro II compliant models) کی پیداوار کے خاتمے کی عکاسی کرتی ہے، جیسا کہ

21 تیل کی صفائی کی ہیئت ترکیبی پیٹرول اور ڈیزل کی جانب منتقل ہو گئی ہے جس میں خاص طور پر فرنس آئل کے مقابلے میں زیادہ منافع ہے۔

22 خام تیل کی درآمدات میں مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 19.1 فیصد سال بسال نمو ہوئی جبکہ مئی 12ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ان میں 21.1 فیصد کمی ہوئی تھی۔

23 واضح رہے کہ سینٹ کے پلانٹس 2000ء کے وسط میں پہلے ہی گیس سے کونکے پر منتقل ہو چکے ہیں۔

24 اگرچہ متبادل ایندھن میٹھے ہیں اور پیداواری لاگت میں نمایاں اضافے کا سبب بنتے ہیں تاہم ملکی اشیاء میں قیمتوں کی خاصی مسابقت ہے، مثلاً کونکے یا فرنس آئل پر منتقلی سے کاغذ کی پیداواری لاگت میں 30-40 فیصد اضافہ ہوتا ہے اور جولائی تا نومبر مئی 13ء کے دوران ملکی کاغذ کی قیمت تقریباً 30 فیصد سال بسال بڑھ گئی جبکہ درآمد شدہ کاغذ کی قیمت میں 2 فیصد کمی (روپے کی مالیت میں) ہوئی۔ لیکن نومبر 2012ء میں ملکی کاغذ کی فی کلوگرام اوسط قیمت درآمد شدہ ورائٹی سے صرف ایک روپیہ زیادہ تھی۔

ہماری گذشتہ سہ ماہی رپورٹ میں ذکر کیا جا چکا ہے۔²⁵

آئندہ م س 13ء کی دوسری ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں بہتری آنے کا امکان ہے کیونکہ استعمال شدہ گاڑیوں پر سخت درآمدی پالیسی کے نفاذ سے گاڑیوں کی ملکی پیداوار میں اضافہ ہوگا۔²⁶ گنے کی اچھی فصل کی وجہ سے اس کی پیداوار میں بھی گذشتہ سال کے مقابلے میں بہتری آئی چاہیے۔ مل مالکان نے م س 13ء کے دوران شکر کی 5.0 ملین ٹن پیداوار کا تخمینہ لگایا ہے، جو م س 12ء کی 4.6 ملین ٹن سے 7.9 فیصد زیادہ ہے۔ م س 13ء کی باقی ماندہ مدت کے دوران نئی استعداد اور بہتر پیداواری طریقے سامنے آنے کی توقع ہے:

- 1۔ ملک کی سب سے بڑی ریفائنری م س 13ء کی پہلی ششماہی میں پہلے ہی اپنے آغاز کار سے قبل کے مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ اس ریفائنری سے پاکستان کی خام تیل صاف کرنے کی استعداد میں تقریباً 47 فیصد اضافہ ہوگا۔²⁷
- 2۔ توقع ہے کہ موٹر سائیکل کے ٹائز بنانے کا ایک پلانٹ م س 13ء کی تیسری سہ ماہی کے آخر میں پیداوار شروع کر دے گا۔
- 3۔ پاکستان میں سوڈا الیش کا سب سے بڑا تیار کنندہ اپنا ایندھن گیس سے کوئلے پر منتقل کر رہا ہے جس سے اس کی استعمال کی صلاحیت بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

2.4 تعمیرات

دوسری سہ ماہی میں حکومتی ترقیاتی اخراجات میں انتہائی اضافہ تعمیراتی سرگرمیوں میں نمو کا بنیادی محرک ثابت ہوا۔ م س 12ء کی دوسری سہ ماہی کے 127.8 ارب روپے کے مقابلے میں 183.2 ارب روپے کی فراہم کیے گئے۔ منقولی شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ نجی شعبے میں بھی تعمیرات ترسیلات میں ٹھوس اضافے نیز اینٹوں اور فولاد کی قیمتوں میں استحکام کے بل بوتے پر مستحکم ہیں۔²⁸ نتیجتاً م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں سینٹ کی فروخت کے حجم میں 9.6 فیصد سال بسال اضافہ ہوا، جو م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ہونے والے اضافے 4.5 فیصد سے زیادہ ہے (جدول 2.6)۔

خدمات

ابتدائی اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شعبہ خدمات م س 13ء کے لیے حکومت کا مقرر کردہ 4.6 فیصد نمو کا ہدف حاصل نہیں کر سکے گا۔ یہ تخمینہ زراعت میں سست روی، درآمدی حجم میں کمی اور بینکوں کے گرتے ہوئے تفاوت پر مبنی ہے۔

25 جیسا کہ اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ م س 12ء میں ذکر کیا جا چکا ہے، 800 سی سی اور 1000 سی سی گاڑیوں کی پیداوار موقوف ہو چکی ہے۔ ان دونوں کا پاکستان میں کاروں کی مجموعی پیداوار میں تقریباً 15 فیصد حصہ تھا۔

26 وزارت تجارت نے ایس آر او 2012 (I) / 1441 مورخہ 12 دسمبر 2012ء کی رو سے درآمد کی جانے والی استعمال شدہ گاڑیوں کی عمر کی حد پانچ سال سے کم کر کے تین سال کر دی ہے، جس کا مطلب ہے کہ صرف نئی استعمال شدہ گاڑیاں درآمد کی جائیں گی۔

27 120,000 بیرل یومیہ تیل صاف کرنے کی صلاحیت کا حامل یہ نو تنصیب شدہ پلانٹ پاکستان کی تیل صاف کرنے کی استعداد 12.3 ملین ٹن سالانہ سے بڑھا کر 18.0 ملین ٹن سالانہ کر دے گا۔ تاہم اس ضمن میں کچھ خدشات موجود ہیں کہ آیا بینک تیل اور گیس کے شعبے کے لیے قرضوں میں اضافہ کرنے پر آمادہ ہوں گے یا نہیں۔

28 اسٹیل کی بڑھی ہوئی ملکی پیداوار اور کم عالمی قیمتوں سے اسٹیل کی قیمتوں میں رجحان کا پتہ چلتا ہے۔ اینٹوں کی قیمتوں میں گذشتہ سال 17 فیصد بیکریٹس کے نفاذ کے سبب شدید اضافہ ہوا تھا، جو م س 13ء میں نہیں ہوا۔

2.6: جدول تغییراتی اظہاریے				
دوسری سہ ماہی		پہلی سہ ماہی		فیصد نمو
م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	
9.6	4.5	5.4	11.8	ii- مقامی سینٹ کی ترسیلات
10.9	-8.2	-13.5	17.3	ii- ایل کی مصنوعات
32	15.6	45.6	-23	iii- تغییرات اور کان کنی
3.7	-8.6	4.7	-5.4	iv- تغییراتی اشیاء کا اشیاء
5.6	-4.8	7.9	-5	بی ایم آئی ای ایکسی ایل پی ایس ایم (BMI excl PSM)
41.6	-1.2	-14.6	39.7	v- ترقیاتی اخراجات
3.7	18.4	10.1	16.4	vi- اینٹوں کی قیمت
19.7	13.2	16.5	19.7	vii- سینٹ کی قیمت
1.5	17.3	6.4	17	viii- لوہے کے سرے/چادروں کی قیمت

ماخذ: دفتر شماریات پاکستان اور بینک دولت پاکستان

مالی اور نیچے کے ذیلی شعبوں میں پالیسی ریٹ میں کمی نے بینکوں کے تفاوت کم کر دیے ہیں، جس کی وجہ سے خالص سودی آمدنی دباؤ کا شکار ہے (جدول 2.7)۔ نتیجتاً کمرشل بینکوں کے منافع، جو م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 100 فیصد سے زیادہ بڑھا تھا، اس سال 3.1 فیصد کم ہوا۔ تھوک اور خوردہ تجارت میں رجحان کا انحصار بڑی حد تک ملکی اور درآمد شدہ اشیاء پر حاصل کردہ منافع کی حدود پر ہے۔ اس شعبے کی کارکردگی کے بارے میں ملی جلی علامات پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ ملکی اشیاء سازی (جس کا تھوک اور خوردہ تجارت میں 44 فیصد حصہ ہے) میں اضافے سے تجارتی سرگرمیوں میں مدد ملنے کا امکان ہے تاہم بڑی فضلوں اور درآمدات (خصوصاً پام آئل) سے حاصل ہونے والا حصہ کمزور رہنے کی توقع ہے۔

جدول 2.7: پہلی ششماہی کے دوران بینکاری صنعت کی مالی کارکردگی					
فیصد نمو		ارب روپے			
دوسری ششماہی م 13ء	پہلی ششماہی م 12ء	پہلی ششماہی م 13ء	پہلی ششماہی م 12ء	پہلی ششماہی م 11ء	
5.8	20.3	409.0	386.6	321.3	حاصل شدہ منافع
12.0	22.0	237.6	212.1	173.9	سودی اخراجات
-1.8	18.4	171.4	174.5	147.4	خالص سودی آمدنی
-1.7	41.4	150.1	152.7	108.0	بعد از تنوین سودی آمدنی
17.6	6.7	27.8	23.6	22.1	فیس، کمیشن اور آڑھت سے ہونے والی آمدنی
43.4	97.4	10.8	7.5	3.8	منافع منقسمہ کی آمدنی
-16.8	13.6	10.5	12.7	11.2	بیرونی کرنسیوں کے لین دین سے ہونے والی آمدنی
92.6	-2.2	24.2	12.6	12.9	دیگر آمدنی
30.0	12.9	73.3	56.4	50.0	مجموعی غیر سودی آمدنی
15.5	11.1	135.3	117.1	105.4	مجموعی غیر سودی اخراجات
-3.1	101.9	57.7	59.6	29.5	بعد از ٹیکس منافع

ماخذ: بینک دولت پاکستان

جدول 2.8: پہلی سہ ماہی کے دوران پی آئی اے کی مالی کارکردگی		
ارب روپے		
م 13ء	م 12ء	
27.8	27.8	محاصل
27.0	28.7	خدمات کی لاگت
14.9	15.8	انٹرکرافٹ کا ایندھن
0.8	-0.9	مجموعی منافع
1.7	1.3	تقسیم کی لاگت
1.9	2.0	انتظامی اخراجات
0.1	0.3	دیگر فراہمی
0.3	1.4	زرمبادلہ کا خسارہ - خالص
1.9	0.1	دیگر عملی آمدنی
-1.3	-5.8	آپریٹنگ سے ہونے والا خسارہ
3.0	2.5	مالی لاگت
-4.4	-8.6	بہداشتیں خسارہ
ماخذ: پاکستان انٹرنیشنل انٹر لائنز		

اس دوران پی آئی اے کی مالی کارکردگی میں بہتری نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کے شعبے کے لیے اچھا شگون ہے (جدول 2.8)۔ قومی انٹر لائن کو م س 13ء کی پہلی سہ ماہی میں مجموعی طور پر 0.8 ارب روپے کا منافع ہوا (اینڈھن کی کم قیمتوں کے سبب) لیکن آخر میں زیادہ اخراجات اور تقسیم کی لاگت کی وجہ سے 4.4 ارب روپے کا مجموعی خسارہ اٹھانا پڑا۔ اس کے باوجود یہ خسارہ گزشتہ سال کے خسارے کا نصف ہے۔ مزید حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ قومی انٹر لائن اکتوبر 2012ء سے عملی فاضل (operating surplus) کی خبر دے رہی ہے۔²⁹

بہر حال ٹیلی مواصلات کے شعبے کی کارکردگی کا انحصار بڑی حد تک سیلوں سروس کے فراہم کنندگان کی آمدنی پر ہوگا کیونکہ ٹیلی مواصلات کی سب سے بڑی فرم (پی ٹی سی ایل) کو اس سال اب تک نمایاں خسارہ ہوا ہے۔ پی ٹی سی ایل کو م س 13ء کی جولائی تا دسمبر کی مدت کے دوران 0.7 ارب روپے کا عملی خسارہ ہوا۔ جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 2.8 ارب روپے کا منافع ہوا تھا۔ اس کی بنیادی وجہ ملازمت سے رضا کارانہ علیحدگی کی اسکیم کے تحت آنے والی یکبارگی لاگت ہے۔ صرف اس کے سبب م س 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 9.8 ارب روپے کا خسارہ ہوا۔^{30,31}

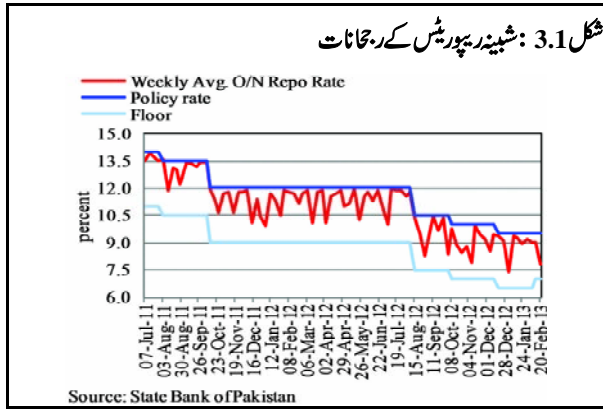
29 نومبر 2012ء کے دوران کارپوریشن کو 738 ملین روپے کا عملی منافع ہوا جبکہ پچھلے سال 1.3 ارب روپے کا خسارہ ہوا تھا۔

30 پی ٹی سی ایل نے اپنے ملازمین کو ملازمت سے رضا کارانہ علیحدگی کی اسکیم (Voluntary Separation Scheme) کی دوسری بار پیش کی ہے۔ پہلی اسکیم پر 2008ء میں عملدرآمد ہوا تھا۔ اس اسکیم کا مقصد پرکشش پیشگی کی پیشکش کے ذریعے جدید کاروباری تقاضوں کے مطابق انسانی وسائل کو بہتر بنانا ہے۔

31 تاہم اس خسارے کے ایک بڑے حصے کی تلافی م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں حاصل کردہ ریکارڈ منافع (8.6 ارب روپے) سے ہوگئی۔

3 گرائی اور زری پالیسی

3.1 عمومی جائزہ



بنیادی اقتصادی اظہاریوں میں آنے والی بہتری، مثلاً عمومی گرائی میں کمی، جاری حسابات کے توازن میں فاضل رقم، اور مرکزی بینک سے لیے گئے قرضوں کی خالص واپسی نے اسٹیٹ بینک کو اپنا زری موقف نرم کرنے کی گنجائش فراہم کی۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران زری پالیسی کے مسلسل تین اعلانات میں پالیسی ریٹ کو مجموعی طور پر 250 بی پی ایس گھٹا کر یک ہندی کر دیا گیا ہے۔³² تاہم مالی سال کی دوسری ششماہی میں

داخل ہوتے ہوئے زری گنجائش کسی حد تک کمزور ہو چکی ہے۔ اسٹیٹ بینک ابھرتے ہوئے خطرات خصوصاً گرائی اور بیرونی شعبے کو لاحق خطرات سے آگاہ تھا چنانچہ اس نے فروری 2013ء میں اپنے زری پالیسی اعلان میں پالیسی ریٹ کو 9.5 فیصد پر برقرار رکھنے کا اعلان کیا (شکل 3.1)۔³³

رواں مالی سال کے آغاز سے گرتی ہوئی عمومی گرائی نومبر 2012ء میں سال بسال کم ترین سطح 6.9 فیصد تک جا پہنچی۔ اسی طرح م س 13ء کی پہلی ششماہی کی اوسط گرائی 8.3 فیصد تک گر گئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران یہ 10.9 فیصد رہی تھی۔ اس واضح کمی کے بنیادی اسباب غذائی نرخوں کا استحکام، قدرتی گیس اور این جی کے نرخوں میں تخفیف اور گرائی کی توقعات کا نرم پڑنا تھے۔

تاہم ہمارے خیال میں گرائی میں کمی بظاہر اپنی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور مزید کم نہیں ہوگی، فروری 2013ء میں سال بسال عمومی گرائی بڑھ کر 7.4 فیصد ہو گئی۔ اس عمل معکوس کا تعلق گندم کی سرکاری قیمت میں اضافے اور زری رسد میں مسلسل توسیع سے جوڑا جاسکتا ہے۔³⁴

م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیر وسیع کی رسد میں 8 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال اسی دوران 5.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ زری رسد میں نمو

³² اگست 2012ء میں پالیسی ریٹ 150 بی پی ایس کم کیا گیا جس کے بعد اکتوبر اور دسمبر میں 50.50 بی پی ایس کی مزید دو کٹوتیاں کی گئیں۔

³³ شرح سود کو ریڈر کی بالائی حد تبدیل نہیں کی گئی اور 9.5 فیصد پر برقرار رکھی گئی تاہم زیریں حد 50 بی پی ایس بڑھائی گئی ہے۔ نتیجتاً شرح سود کو ریڈر 300 بی پی ایس سے کم ہو کر 250 بی پی ایس رہ گیا ہے۔ اس سے نہ صرف بیوزن اوسط شبینہ شرح کی تعمیر پذیری کم ہوگی بلکہ وسطی شرح پر بھی 25 بی پی ایس بڑھ جائے گی۔ تفصیلات کے لیے دیکھئے ڈی ایم ڈی سرکٹ نمبر 02 برائے 2013ء بتاریخ 08 فروری 2013ء۔

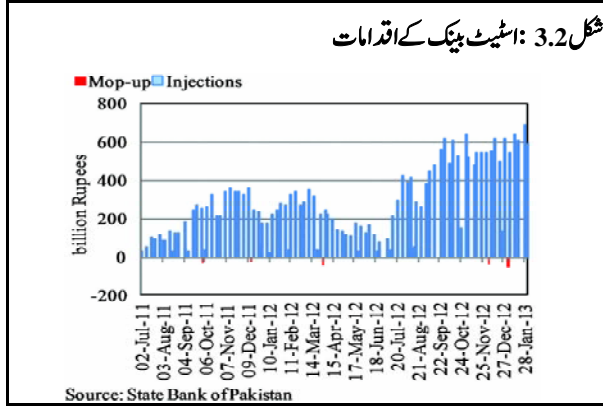
³⁴ ان تمام تہذیبوں کے باوجود م س 13ء کی اوسط گرائی 9.5 فیصد کے ہدف کے اندر رہنے کی توقع ہے۔

اگر چہ اسٹیٹ بینک کے پالیسی ریٹ میں کمی سے ہم آہنگ ہے تاہم اس کا اصل محرک ایک بار پھر وہی ہے یعنی خسارے کی مالکاری کے لیے میزانی قرض گیری۔³⁵ زری توسیع میں نجی شعبے کے قرضے کا کردار محدود رہا۔

جدول 3.1: زری مجموعے، پہلی ششماہی					
رقم کا بھانڈا رب روپے، فیصد نمو					
مجموعی نمو		مجموعی بھانڈا			
جولائی تا دسمبر (پہلی ششماہی)		جولائی تا دسمبر (پہلی ششماہی)		اکتوبر تا دسمبر (دوسری ششماہی)	
م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء
8.0	5.7	612.4	379.4	558.4	400.4
3.2	-17.9	17.2	-139.9	5.4	-57.2
-15.2	-20.0	-59.9	-122.6	-55.6	-69.3
55.8	-10.4	77.1	-17.3	61.0	12.1
8.4	8.8	595.3	519.3	553.0	457.6
18.1	22.9	272.3	237.6	170.6	116.9
5.8	5.8	323.0	281.7	382.4	340.7
جس میں سے					
11.2	22.9	478.3	691.9	319.2	512.3
13.6	29.1	518.1	756.0	365.6	571.7
-12.7	9.8	-216.2	117.3	183.2	219.2
35.1	45.6	734.3	638.7	182.4	352.4
-8.9	-16.0	-38.8	-63.5	-47.8	-60.8
4.0	-2.5	144.8	-87.3	214.3	-23.9
3.1	6.2	104.5	193.5	189.5	282.2
15.7	-72.6	40.3	-281.5	24.8	-306.8
3.5	13.1	-27.9	-85.3	19.5	-30.8
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

بینکوں سے کی جانے والی خسارے کی مالکاری م 13ء کی پہلی ششماہی میں 13.6 فیصد بڑھ گئی جبکہ گزشتہ برس 29.1 فیصد بڑھی تھی (جدول 3.1)۔ رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران اس میں کم نمو کا تعلق م 12ء کی پہلی ششماہی میں گردش قرضے کی ایڈجسٹمنٹ اور م 13ء کی پہلی ششماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقم کے حصول جیسے یکبارگی عوامل کے ساتھ جوڑا جاسکتا ہے۔ جہاں تک بینکوں کا تعلق ہے، حکومت نے مالکاری کے لیے زیادہ تر کمرشل بینکوں پر انحصار کیا بلکہ اسٹیٹ بینک سے لیا گیا قرضہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں جزوی طور پر واپس بھی کیا۔ اس مؤثر الذکر عامل سے گرانی کی توقعات کو محدود کرنے میں مدد مل سکتی ہے، تاہم کمرشل بینکوں سے سرکاری قرض گیری میں تیز رفتار اضافے سے نہ

³⁵ مطلق لحاظ سے م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران زری توسیع کی رسد میں 612.4 رب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ میزانی مالکاری کے لیے کل قرض گیری 518.1 رب روپے تھی۔



صرف نجی شعبے کو رقم کی فراہمی گھٹ رہی ہے بلکہ سیالیت کا انتظام بھی پیچیدہ ہو رہا ہے۔³⁶

منڈی سے روپے کی سیالیت کو نہ صرف سرکاری قرض گیری نے جذب کر لیا بلکہ بازار مبادلہ میں اسٹیٹ بینک کی مداخلت اور بیرونی قرضوں (آئی ایم ایف کے علاوہ) کی واپسی سے بھی انجذاب کا عمل ہوا۔ ایسے میں اسٹیٹ بینک نے بازار زرکی معمول کے مطابق سرگرمیوں کو یقینی بنانے کے لیے

نظام میں خاصی سیالیت داخل کی۔ مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے اختتام تک بازار زر کے سودوں کا حجم 600 ارب روپے سے بڑھ گیا، جیسا کہ شکل 3.2 سے ظاہر ہے۔

منڈی کی مناسب سیالیت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے بھی ضروری تھی کہ پالیسی ریٹ میں کٹوتیوں سے نجی شعبے کے لیے قرض گیری کی لاگت کم ہو جائے گی۔ نتیجتاً ڈسکاؤنٹ ریٹ میں کٹوتیوں کے بعد قرضوں پر بہ وزن اوسط شرح سود (نئے قرضوں پر) مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 206 بی پی ایس کم ہو کر دسمبر 2012ء کے اختتام تک 11.1 فیصد پر آ گئی۔ بعض شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ قرض گیری کی لاگت گرنے سے نجی شعبے کو قرضے میں بہتری آئی ہے۔ بالخصوص نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو قرضوں میں اس عرصے کے دوران 146.5 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں 86.1 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔³⁷ اسی کے ساتھ طویل عرصے کی خالص کمی کے بعد مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران صارفی مالکاری میں بھی 6 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

3.2 زرعی مجموعوں میں پیش رفت

مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرو سچ کے مجموعوں میں 612.4 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ مئی 12ء کی پہلی ششماہی میں یہ اضافہ 379.4 ارب روپے تھا (جدول 3.1)۔ زر میں سہ ماہی روڈو بدل سے پتہ چلتا ہے کہ زرعی توسیع دراصل دوسری سہ ماہی میں ہوئی اور اس میں بڑی حد تک یہ چیزیں کارفرما تھیں: (1) مرکزی بینک سے حکومت کی قرض گیری، (2) نجی شعبے کو قرضوں، خصوصاً جاری سرمائے اور معینہ سرمایہ کاریوں کے لیے قرضوں میں اضافہ، اور (3) کمرشل بینکوں کے بیرون ملک رکھے گئے اثاثوں میں اضافہ۔

36 مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران میزانیہ قرض گیری نے دو طرح سے منڈی کی سیالیت کو متاثر کیا۔ اول، مئی 13ء کی پہلی ششماہی میں کمرشل بینکوں سے میزانیہ قرض گیری کی رقم (734.3 ارب روپے) بینکوں کی امانتوں میں اضافے (450.1 ارب روپے) سے زیادہ تھی۔ تاہم مئی 13ء کی دوسری سہ ماہی میں جب بینکوں نے مزید امانتیں اکٹھا کیں اور حکومت نے خود کو عصمت پوری کرنے والے قرضوں کے اجراء تک محدود رکھا تو سیالیت کے مسائل کچھ کم ہوئے۔ دوم، کمرشل بینکوں سے قرض لے کر اسٹیٹ بینک کو خالص واپسی سے عملاً بازار سے سیالیت جذب ہوتی ہے، دوسری سہ ماہی میں جب حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض لینا شروع کیا تو یہ رجحان پھر بدلا۔

37 اس کے بالکل برعکس مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کو قرضے میں 1104.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ مئی 12ء کی پہلی ششماہی میں 193.5 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ یہ سست رفتاری بنیادی طور پر مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر بینک مالی کہنیوں کو قرضے میں 78.3 ارب روپے کی خالص کمی سے منسوب کی گئی جبکہ مئی 12ء کی پہلی ششماہی میں 24.3 ارب روپے کا اضافہ دیکھا گیا تھا۔

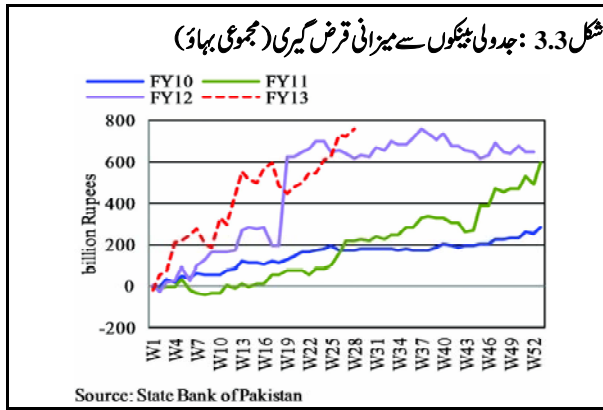
3.2.1 بینکوں کے خالص بیرونی اثاثے

ملک کی ادائیگیوں کے توازن کی کمزور صورتحال کے باوجود م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران بینکوں کے خالص بیرونی اثاثوں میں 17.2 ارب روپے کا اضافہ ہوا، اس کے برعکس م س 12ء کی پہلی ششماہی میں 139.9 ارب روپے کی کمی واقع ہوئی تھی (جدول 3.1)۔ اس سال پورے کا پورا اضافہ کمرشل بینکوں کی وجہ سے ہوا، خاص طور پر کارکنوں کی ترسیلات میں نمو، بڑھی ہوئی جزدانی سرمایہ کاری، اور بیرونی کرنسی (ایف ای 25) قرضوں کی خالص ادائیگی نے اس میں کردار ادا کیا۔

کمرشل بینکوں کے برعکس، اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں خالص کمی سے اس کے زرمبادلہ ذخائر پر دباؤ کی عکاسی ہوتی ہے۔ بالخصوص اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے سیال ذخائر میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.8 ارب ڈالر کی دیکھی گئی حالانکہ اگست اور دسمبر 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ ملا تھا۔³⁸ زیر جائزہ عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک کے خالص بیرونی اثاثوں میں کمی کے اسباب بازار مبادلہ میں اسٹیٹ بینک کی مداخلت، (آئی ایم ایف کے علاوہ) بعض اداروں کو قرض کی واپسی، اور مالی رقوم کی کم آمد تھے۔

3.2.2 میزانی مالکاری کے لیے سرکاری قرض گیری

م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی حکام نے بینکوں سے 518.1 ارب روپے قرضہ لیا جبکہ م س 12ء کی پہلی ششماہی میں 756 ارب روپے قرضہ لیا تھا۔ قرض گیری میں اس کمی کے پیچھے بنیادی طور پر دو عوامل کارفرما ہیں: اول، گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی میں حکومت نے جو قرضہ لیا اس میں بجلی کے شعبے کے گردش قرضے اور خریداری کرنے والے سرکاری اداروں کے قرضے کے 391 ارب روپے بھی شامل تھے جو سرکاری کھاتوں پر لیے گئے تھے۔ دوم، رواں مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت 1.8 ارب ڈالر ملنے سے مجموعی مالیاتی خسارہ 624.7 ارب روپے تک رکھنے میں مدد ملی۔³⁹



جہاں تک بینکوں کا تعلق ہے حکومت نے کمرشل بینکوں پر بھاری انحصار کیا اور رواں مالی سال پہلی ششماہی کے دوران ان سے 734.3 ارب روپے قرض لیا (شکل 3.3)۔ سہ ماہی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر قرضہ پہلی سہ ماہی میں لیا گیا۔ دوسری سہ ماہی میں حکومت نے عرصیت پوری کرنے والے قرضے کے اجرائے ثانی پر زیادہ توجہ مرکوز کی (جدول 3.2)، جس سے بینکوں کو نجی شعبے کی قرضے کی موہی ضروریات کو پورا کرنے کا موقع ملا۔

38 اگست اور دسمبر 2012ء میں لاجسٹک سپورٹ کی مد میں بالترتیب 11.12 ارب ڈالر اور 0.69 ارب ڈالر وصول ہوئے۔

39 یہ بات قابل ذکر ہے کہ مالیاتی حکام م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 176.8 ارب روپے کی دفاعی قوام (بشمول اتحادی سپورٹ فنڈ) موصول ہوئیں جبکہ سالانہ ہدف 150.6 ارب روپے تھا۔

جدول 3.2: کرنل پیکیوں سے سرکاری قرض گیری				
ارب روپے				
م 13ء	م 12ء	م 12ء	م 13ء	م 13ء
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
62.9	130.5	36.4	66.4	پاکستان انویسٹمنٹ بانڈ
....	47.0	70.3	سکوک
-64.0	276.4	-96.5	255.8	ٹی بلیز (خالص عرصیت)
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے م 13ء کی پہلی ششماہی میں اسٹیٹ بینک کا 216.2 ارب روپے قرضہ واپس کیا۔ ساری کی ساری واپسی پہلی سہ ماہی میں کی گئی جبکہ دوسری سہ ماہی میں اس نے (خالص بنیاد پر اسٹیٹ بینک سے) 183.2 ارب روپے قرضہ لے لیا۔

سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضہ

جدول 3.3: اجناسی مالکاری کے قرضوں میں سہ ماہی بہاؤ					
ارب روپے					
م 13ء	م 12ء	م 11ء	م 12ء	م 13ء	م 13ء
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی
-47.8	9.0	-60.8	-2.8	-23.9	-26.0
-57.3	-8.5	-24.0	-7.4	-35.9	-22.4
-3.2	8.4	-16.7	-3.8	16.1	-3.2
13.2	9.1	-8.7	9.2	0.4	-0.1
ماخذ: بینک دولت پاکستان					

م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری شعبے کے اداروں کو قرضے میں 40.3 ارب روپے اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ مالی سال اسی عرصے میں 281.5 ارب روپے واپس کیے گئے تھے۔ جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے، گذشتہ سال قرضوں کی واپسی سرکاری شعبے کے اداروں کے قرضے کی حکومت کو منتقلی کی وجہ سے ہوئی۔ 40 اس سال قرضوں میں اضافے کی بڑی وجوہات یہ ہیں: (1) پاکستان اسٹیل ملز لمیٹڈ کے لیے ٹیل آؤٹ پیکیج، (2) بجلی کی ہولڈنگ کمپنی کو قرضے کا اجراء اور (3) اپنے طویل مدتی قرضے ادا کرنے کی غرض سے پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن کمپنی کی طرف سے قرض گیری۔

اجناسی مالکاری

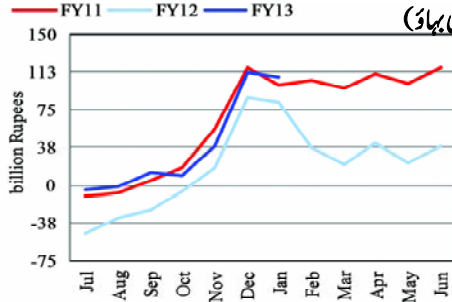
م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناس کی خریداری کے قرضوں میں سے 38.8 ارب روپے کے قرضے خالص واپس ہوئے جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 63.5 ارب روپے واپس ہوئے تھے۔ 41 خالص واپسی میں کمی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کو م 13ء میں کھاد کی درآمد کے لیے قرضے کی ضرورت پڑ گئی۔ 42 دوسری طرف گندم خریدنے والے اداروں کے ذمے قرضے گر گئے، کیونکہ محکمہ خوراک پنجاب نے اکتوبر کے بعد کے عرصے میں گندم کے ذخائر کو تیزی سے ختم کر لیا (جدول 3.3)۔ 43

3.3 بجلی کے شعبے کو قرضے

نومبر 2012ء کے بعد سے نجی شعبے میں قرضے کی طلب بڑھنے لگی، چنانچہ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے کاروباری اداروں کو

40 312.0 ارب روپے کے یکبارگی تصفیے کا لحاظ رکھا جائے تو پی ایس ایز کو دیے گئے قرضے م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 30.5 ارب روپے کا اضافہ ظاہر کرتے ہیں۔
41 نومبر 2011ء میں حکومت نے دووقاتی پروکیورمنٹ ایجنسیوں (پاسکواورٹی سی پی) کو جمع شدہ زراعت اور قابل وصولی قوم کی مد میں 178.0 ارب روپے جاری کیے۔ اس تصفیے کو منہا کر دیا جائے تو م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران اجناسی سرگرمیوں کے لیے قرضوں میں 14.4 ارب روپے کا اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔
42 م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹی سی پی نے بین الاقوامی بازار سے 0.3 ملین ٹن پوریادآمد کی۔
43 پنجاب فوڈ پاورمنٹ نے م 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران منڈی میں 1.5 ملین ٹن کے گندم کے اسٹاک آف لوڈ کیے جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 0.9 ملین ٹن آف لوڈ کیے گئے تھے۔

شکل 3.4: نجی کاروباری اداروں کو قرضے، ماسوائے چاول، شکر اور کپاس کو جاری سرمایہ (مجموعی بہاؤ)



Source: State Bank of Pakistan

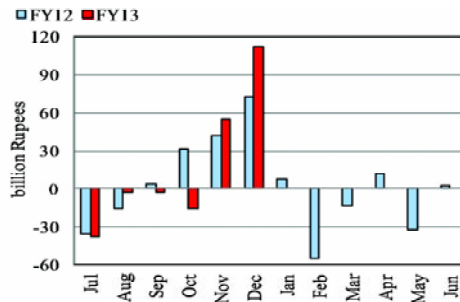
قرضوں کے اجراء میں بڑھتی ہوئی نمو 6 فیصد تک جا پہنچی جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ 3.5 فیصد رہی تھی۔ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی میں چاول، شکر اور کپاس جیسی فصلوں کے قرضوں میں معمول کی موسمی نمو کے علاوہ 44 دیگر شعبوں کو بھی قرضے اس دوران بڑھے (شکل 3.4)۔

رسدی پہلو سے دیکھا جائے تو بینکوں نے نجی شعبے کی قرضے کی بڑھی ہوئی طلب سیالیت کی بہتر صورتحال کے سبب پوری کی۔ اس کی وجہ بینکوں کی امانتوں میں مستحکم نمو تھی 45 م س 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران اسٹیٹ بینک کی مالکاری پر زیادہ انحصار سے بینکوں کی سیالیت بڑھ گئی اور بازار زر کے سودوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔

م س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران نجی شعبے کے قرضوں کے تمام زمروں -- جاری سرمائے، معینہ سرمایہ کاری اور تجارتی مالکاری -- میں اضافہ ہوا (جدول 3.4)۔ ٹیکسٹائل، چاول اور شکر کی پراسیسنگ کرنے والی صنعتوں سے موسمی طلب سامنے آنے پر جاری سرمائے کے قرضوں میں اکتوبر 2012ء سے تیزی آئی (شکل 3.5 اور 3.6)۔

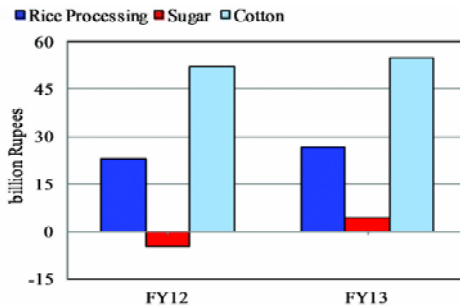
اگرچہ ٹیکسٹائل کے قدری سلسلے کے تمام اجزاء کو قرضے کی فراہمی میں اضافہ ہوا، تاہم جاری سرمائے میں اضافے کی واحد وجہ کپاس کی

شکل 3.5: جاری سرمائے کے قرضے (ماہانہ بہاؤ)



Source: State Bank of Pakistan

شکل 3.6: موسمی قرضوں میں اتار چڑھاؤ (ستمبر تا دسمبر)



Source: State Bank of Pakistan

44 موسمی مالکاری کا مطلب شکر، ٹیکسٹائل اور چاول کی پروسیسنگ کی صنعتوں میں خام مال کی خریداری کے لیے درکار جاری سرمائے کے قرضے ہیں۔ یہ خریداری ہر سال عموماً ستمبر تا اکتوبر میں شروع ہوتی ہے۔

45 م س 13ء کی دوسری سہ ماہی میں بینکوں کی امانتیں 1478.1 ارب روپے بڑھ گئیں جبکہ کل قرض اسی مدت میں 182.4 ارب روپے بڑھا جس سے سیالیت حاصل ہوئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حکومت نے سال کی دوسری سہ ماہی کے دوران عرصیت پوری کرنے والے قرضے کے اجراء نے ثانی پتو چمر کوڑی۔

جدول 3.4: قرضوں کا بہاؤ، پہلی ششماہی								
ارب روپے								
مجموعی قرضے		جاری سرمایہ		معیہ سرمایہ کاری		تجارتی مالکاری		
م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء	
86.1	146.5	99.5	108.7	-8.5	23.7	-5.1	14.1	کاروباری شعبے کے قرضے
8.9	12.8	9.2	10.4	-0.6	1.8	0.3	0.5	زراعت
53.3	94.0	43.1	70.8	4.6	12.1	5.5	11.0	اشیاء سازی
-18.2	3.7	-22.6	-11.7	-1.6	9.0	5.9	6.4	خوراک اور مشروبات
-2.6	4.7	-2.4	0.5	-0.5	3.7	0.3	0.6	دودھ کی مصنوعات
-40.5	-16.8	-40.2	-23.8	-1.3	4.1	1.0	2.9	شکر
15.2	23.7	12.1	17.6	0.1	0.1	3.0	6.0	چاول کی پراسیسنگ
30.8	65.2	35	55.6	1.7	3.9	-5.9	5.7	ٹیکسٹائل
21.2	39.4	23.9	35.7	-0.5	-1.2	-2.2	5.0	اسپننگ
1.4	6.2	-1.3	3.9	2.6	1.1	0.0	1.2	بنائی
5.7	10.9	6.2	8.3	-0.3	4.2	-0.2	-1.6	فٹنگ
-1.0	8.3	0.4	4.8	0.8	0.4	-2.3	3.2	تیار شدہ ٹیکسٹائل
2.6	-4.9	5.5	0.9	-2.4	-2.8	-0.4	-3.0	کھاد
2.2	5.1	-0.3	2.7	0.0	0.0	2.5	2.4	جہاز بندی
29.8	9.6	35.4	5.4	-2.8	3.6	-2.8	0.6	بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی
30.5	15.8	32.5	5.3	0.8	9.9	-2.9	0.7	بجلی کی پیداوار
1.6	12.4	5.0	9.3	-0.3	3.5	-3.1	-0.4	کاروبار اور تجارت
-2.7	4.0	4.4	-1.8	0.6	4.9	-7.7	1.0	رینل اسٹیٹ، کرایہ داری اور کاروبار
3.1	9.0	3.7	10.8	-0.6	-1.3	0.0	-0.6	دیگر نجی کاروبار
ماخذ: بینک دولت پاکستان								

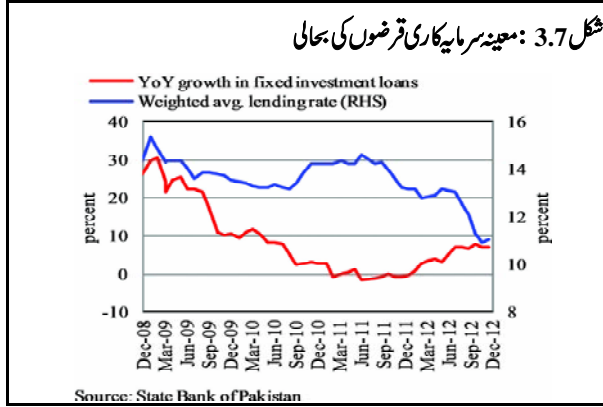
خریداری کے لیے موسمی طلب نہیں تھی۔ م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی اور بین الاقوامی دونوں منڈیوں میں کپاس کی اوسط قیمت گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں کم تھی⁴⁶ جس کا مطلب یہ ہے کہ قرضے کی موسمی طلب بھی گرجانی چاہیے تھی۔⁴⁷ تاہم منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ جاری سرمائے کے قرضوں کا ایک جز توانائی کی اس قلت پر قابو پانے میں استعمال ہوا جو اس صنعت کو لاحق رہی۔

دریں اثنا پیکل کاری کا سیزن شروع ہونے سے شکر سازی کے شعبے کی قرضے کی طلب بڑھنے لگی۔ اگرچہ مجموعی اعداد و شمار م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضے کی خالص واپسی ظاہر کرتے ہیں تاہم یہ گزشتہ سال کے مقابلے میں کم رہی ہے۔⁴⁸ پیکل کاری کے سیزن کی بنا پر شکر کی

46 بین الاقوامی بازار میں م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپاس کی اوسط قیمت 73.3 سینٹ (امریکی) فی پونڈ تھی جبکہ م 12ء میں 100.4 سینٹ فی پونڈ رہی تھی۔ اسی طرح کپاس کی اوسط ملکی قیمت م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 5898.3 روپے فی 37.32 کلوگرام تھی جبکہ م 12ء کی پہلی ششماہی میں 6066.9 روپے فی 37.32 کلوگرام رہی تھی۔

47 پاکستان کاٹن جزز ایسوسی ایشن کے اعداد و شمار کے مطابق م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران کپاس کی 9.9 ملین گانٹھیں فروخت ہوئیں جو م 12ء کی پہلی ششماہی میں بیچ جانے والی 10.3 ملین گانٹھوں سے کم ہیں (www.pnga.org)۔

48 نئی قرض گیری کی عدم موجودگی میں خالص واپسی م 12ء کی پہلی ششماہی کی نسبت م 13ء کی پہلی ششماہی میں زیادہ ہوئی چاہیے تھی۔



پراسیسنگ کرنے والی ملوں کو قرضہ رواں سال کی تیسری سہ ماہی کے دوران بلند ترین سطح تک پہنچنے کی توقع ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ زراعت، جہاز شکنی، اور کاروبار و تجارت جیسے شعبوں کو بھی جاری سرمائے کے قرضے مالی سال کی پہلی ششماہی میں بڑھ گئے۔ ان شعبوں میں جاری سرمائے کے قرضوں کے علاوہ معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں بھی

زیر جائزہ عرصے کے دوران 23.7 ارب روپے اضافہ ہوا حالانکہ مئی 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 8.5 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی۔ طویل مدتی (یعنی ایک سال سے زائد عرصیت کے) قرضوں میں ان شعبوں کی دلچسپی کا دوبارہ بڑھنا حوصلہ افزا ہے اور یہ پہلی ششماہی کے دوران شرح سود میں ہونے والی کمی کا بھی اثر معلوم ہوتا ہے (شکل 3.7)۔ اشیا سازی،

جدول 3.5: تجارتی مالکاری کے تحت قرضوں کا بہاؤ، پہلی ششماہی		
ارب روپے		
مئی 13ء	مئی 12ء	
21.1	6.3	برآمدی مالکاری اسکیم
-0.02	5.1	ماسوائے برآمدی مالکاری اسکیم
-7.0	-16.4	درآمدی مالکاری
14.1	5.1	بحیثیت مجموعی
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

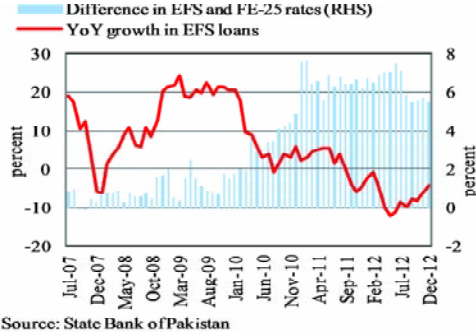
کاروبار و تجارت، اور رینیل اسٹیٹ سمیت کئی شعبوں نے معینہ سرمایہ کاری قرضے حاصل کیے ہیں چنانچہ میعاد قرض گاری میں اضافہ وسیع البتہ ہے۔ جہاں تک اشیا سازی کا تعلق ہے تو خوراک سے وابستہ صنعتوں نے اپنی پیداواری استعداد بڑھانے اور اپنی رسد کی زنجیر کو مضبوط کرنے کے لیے بھی قرضے لیے ہیں۔⁴⁹

جاری سرمائے کے قرضوں اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں کے رجحانات کی طرح تجارتی مالکاری بھی مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھی اور اس میں 14.1 ارب روپے کا اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 5.1 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی (جدول 3.5)۔

تجارتی مالکاری کے اجزائے ترکیبی سے پتہ چلتا ہے کہ تمام کا تمام اضافہ برآمدی مالکاری کی بنا پر ہوا کیونکہ زیر جائزہ عرصے کے دوران درآمدی مالکاری کے قرضوں میں خالص کمی ہوئی۔ برآمدی مالکاری کے ضمن میں بھی اضافہ برآمدی مالکاری اسکیم کے قرضوں میں ہوا۔ برآمدی مالکاری اسکیم کی شرح میں 150 بی پی ایس کٹوتی، اور بیرونی کرنسی کے قرضوں (ایف ای 25 قرضے) کی مؤثر لاگت کے حوالے سے بڑھی ہوئی بے یقینی نے برآمدی مالکاری اسکیم کے قرضوں کو زیادہ پُرکشش بنادیا ہے (شکل 3.8)۔ اس کے نتیجے میں مئی 13ء کی پہلی

49 مثال کے طور پر ایک بڑے دیوبکر ادارے نے اپنے شٹل دودھ کے پلائنٹ کی پیداواری استعداد بڑھانے کے لیے طویل مدتی قرضے استعمال کیے۔ اسی طرح چینی کی ملوں نے بھی اپنی بجلی کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنے کے لیے قرضے لیے۔

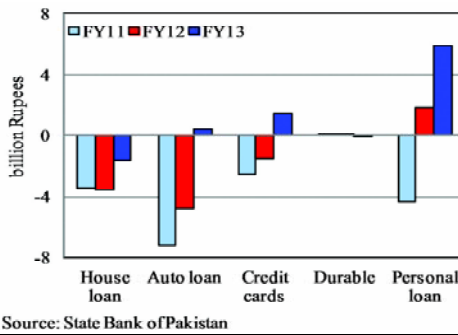
شکل 3.8: برآمدی ماکاری اسکیم کے قرضے اور لاگتی تفرق



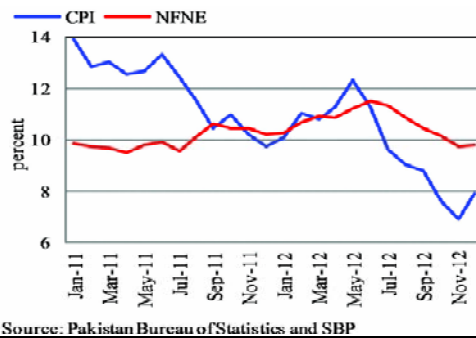
ششماہی کے دوران برآمدی ماکاری اسکیم کے قرضوں میں 21.1 ارب روپے اضافہ ہوا۔

آخر، پانچ سال میں پہلی بار زیر جائزہ عرصے کے دوران صارفی قرضوں میں تھوڑا سا اضافہ ہوا۔ اس اضافے کا ثبوت انفرادی قرضوں، کریڈٹ کارڈ اور گاڑی کے لیے قرضوں سے ملتا ہے (شکل 3.9)۔ م س 13ء کی پہلی ششماہی میں انفرادی قرضوں کی تقسیم میں 5.9 ارب روپے اضافہ ہوا جس میں بنیادی کردار ایک سرکاری بینک کی طرف سے پیشگی تنخواہ بطور قرضہ دینے کی اسکیم نے ادا کیا، اس بینک نے زیادہ سے زیادہ قرضے کی حد ستمبر 2012ء میں نصف ملین سے بڑھا کر ایک ملین روپے کردی۔⁵⁰

شکل 3.9: صارفی قرضوں کے مختلف زمروں میں بہاؤ (جولائی تا دسمبر)



شکل 3.10: عمومی اور قومی گرانی (سال بسال)

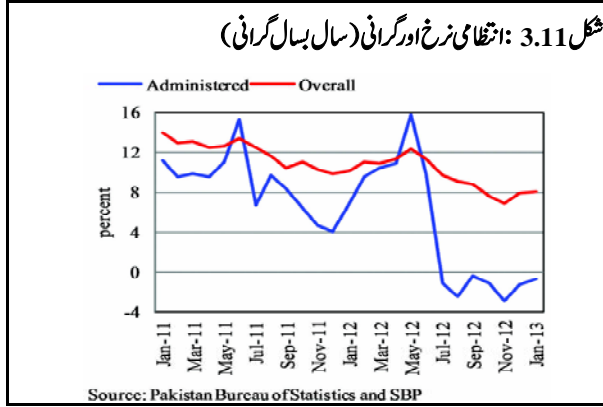


3.4 گرانی

م س 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران بھی عمومی گرانی میں کمی کا سلسلہ جاری رہا اور وہ سہ ماہی میں گر کر اوسطاً 7.5 فیصد تک آگئی (شکل 3.10)۔ یہ م س 12ء کی دوسری سہ ماہی کی نسبت خاصی کمی ہے جب سہ ماہی کی گرانی 10.3 فیصد تھی۔ نومبر کے دوران گرانی 6.9 فیصد رہی جو اگست 2007ء کے بعد سے پست ترین گرانی ہے۔

نومبر کے دوران گرانی میں کمی کی جزوی وجہ عدالت عظمیٰ کے حکم پر سی این جی کے نرخوں میں کمی تھی کیونکہ عدالت کو سی این جی کے نرخ متعین کرنے

50 سرکاری شعبے کے اس بڑے بینک کے 8.0 ارب روپے کے قرضے کو منہا کر کے ذاتی قرضے کے زمرے میں م س 13ء کی پہلی ششماہی کے آخری دو مہینوں کے دوران صرف 0.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔



کے اُس وقت کے طریقہ کار پر اعتراض تھا۔ اس سے قطع نظر، غیر غذائی غیر توانائی گرانی بھی نومبر کے دوران یک ہندسی رہ گئی، گزشتہ 15 مہینوں میں غیر غذائی غیر توانائی گرانی پہلی بار 10 فیصد سے کم ہوئی ہے۔

م 13ء کی پہلی ششماہی، بلکہ گزشتہ 24 مہینوں کے دوران گرانی میں عمومی کمی کو انتظامی نرخوں (یعنی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ نرخ)، غذا

اور تیل کے عالمی نرخوں میں استحکام، اور روپے اور ڈالر کی قیمتوں میں حالیہ مہینوں تک رہنے والے نسبتاً استحکام کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ گزشتہ دو برس کے دوران گرانی میں کمی پر باکس 3.1 میں کسی حد تک تفصیل سے بحث کی گئی ہے، اور ملک میں گرانی کی سطح اور رجحان پر ان عوامل کا کردار اجاگر کیا گیا ہے۔

انتظامی نرخوں کا کردار

مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں ان عوامل میں سے ایک عامل 'انتظامی نرخ' کے اثرات پر بحث کی گئی ہے۔ جولائی 2012ء میں قدرتی گیس کی قیمت کم کی گئی تھی جس سے اُس مہینے کی گرانی میں تیزی سے کمی آگئی تھی۔ یہ اس امر کی ایک مثال ہے کہ انتظامی نرخوں کے کیا کیا اثرات ممکن ہیں (شکل 3.11)۔ عمومی لحاظ سے ان اجناس، جو صارف اشاریہ قیمت کی باسکٹ کا اندازاً 12.2 فیصد ہوتی ہیں، کی قیمتیں حالیہ مہینوں میں گری ہیں یا مستحکم رہی ہیں، چنانچہ عمومی گرانی بھی کم ہوئی ہے۔ باکس 3.1 کی شکل 3.1.9 کے مطابق انتظامی نرخوں میں رد و بدل باسکٹ کی دیگر اجناس کے نرخوں پر بھی بالآخر اثر ڈالتا ہے۔ اس کی ایک ممکنہ توجیہ یہ ہے کہ گندم، شکر، پٹرول، اور قدرتی گیس جیسی اہم اشیاء لوگوں کی گرانی کی توقعات کے لیے سہارا بنتی ہیں۔

اجناس کی عالمی قیمتوں سے ملکی گرانی کم ہوئی

حکومت ان نرخوں کو مستحکم رکھنے میں اس لیے کامیاب رہی کہ عالمی قیمتوں میں تغیر نہیں آیا تھا۔ اس کی ایک مثال تیل کی قیمت ہے جو 110 ڈالر فی بیرل کے ارد گرد رہی اور یہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران بھی کم و بیش اتنی ہی رہی تھی (شکل 3.12)۔ اسی بنا پر مئی 2012ء سے بجلی کے نرخ جن کے توں ہیں اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں مستحکم ہیں۔⁵¹

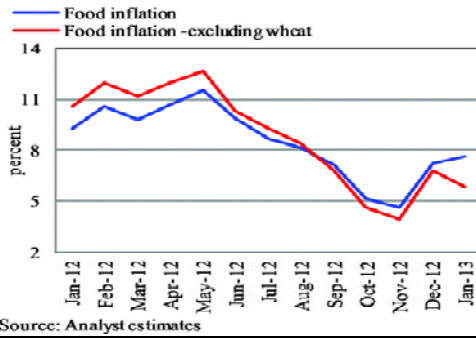
51 ہم سمجھتے ہیں کہ مستقبل میں تیل کی بین الاقوامی قیمتوں کے تیزی سے بڑھنے کا امکان نہیں۔ امریکی انرجی انفارمیشن ایڈمنسٹریشن نے پیش گوئی کی ہے کہ تیل کی بین الاقوامی قیمتیں اگلے تین سال تک مستحکم رہیں گی۔ خاص طور پر ڈبلیو آئی خام تیل کی قیمتوں میں 2013 94.12 کے دوران ڈالر فی بیرل سے کم ہو کر 92.81 ڈالر فی بیرل پر آ جانے کی پیش گوئی کی گئی ہے اور بریٹن خام تیل کی قیمتوں میں 2013 کے دوران 111.65 ڈالر فی بیرل سے گھٹ کر 109.33 ڈالر فی بیرل پر آ جانے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ اس کے نتیجے میں توقع ہے کہ توانائی کی ملکی قیمتیں قدرے مستحکم رہیں گی اور گرانی کو روکے رکھیں گی۔

شکل 3.12: خام تیل کی قیمتیں (عرب لائٹ)



Source: Bloomberg

شکل 3.13: گندم کے نرخوں کے اثرات (سال بال نمو)



Source: Analyst estimates

صرف گندم کی قیمتیں اس رجحان کے برعکس رہی ہیں جو عالمی منڈی میں بڑھی ہیں اور اسی لیے نومبر 2012ء میں گندم کی سرکاری قیمتیں بھی بڑھائی گئیں۔ دراصل ہمارا تجزیہ عالمی نرخوں اور ملک میں غذائی خردہ قیمتوں کے مابین ایک مستحکم سببی تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے۔⁵² گزشتہ چند برسوں کے دوران بین الاقوامی سطح پر غذائی نرخوں کے دھیمے رہنے کے پیش نظر، اور تلف پذیر غذائی اشیاء کی پیداوار کے لیے نمایاں رسدی دھچکوں (مثلاً سیلاب) کی عدم موجودگی کے سبب ملک میں غذائی گرانی بھی کم ہوئی ہے۔

گندم کے نرخوں سے خطرہ، اور بیرونی شعبہ مستقبل قریب میں گرانی کو ایک خطرہ گندم کی بڑھتی ہوئی خردہ قیمت، اور غذائی گرانی (شکل 3.13) سے اس کا تعلق ہے۔ دوسرا بڑا خطرہ روپے کی قدر میں حالیہ کمی ہے۔ تقریباً 25 فیصد پیداواری لاگت شرح مبادلہ سے براہ راست متاثر ہوتی ہے⁵³ چنانچہ

روپے کی قدر میں تخفیف لاگتی گرانی کے لیے نمایاں عامل ہے۔ جیسا کہ باکس 3.1 میں شکل 3.1.8 سے ظاہر ہوتا ہے، نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں ردوبدل سے زیادہ جو چیز غیر غذائی گرانی پر اثر ڈالتی ہے وہ روپے اور ڈالر کی مساوات میں اتار چڑھاؤ ہے۔ لہذا یہ امر فطری ہے کہ عام پاکستانی شہری بھی روپے اور ڈالر کی مساوات پر نظر رکھتا ہے، اور شاید اسی سے پتہ چلتا ہے کہ ملکی اشیاء ساز اور تاجر اپنی اشیاء کی قیمتیں کس طرح متعین کرتے ہیں۔

بہر حال ہمیں توقع ہے کہ دوران سال اوسط گرانی 8 سے 9 فیصد تک رہے گی کیونکہ شرح مبادلہ کے اثرات خردہ نرخوں تک پہنچنے میں کچھ وقت لیں گے،⁵⁴ مزید برآں ماس 13ء کے ہفتہ عرصے کے دوران توانائی کے ملکی نرخوں کے نسبتاً مستحکم رہنے کی بھی توقع ہے۔

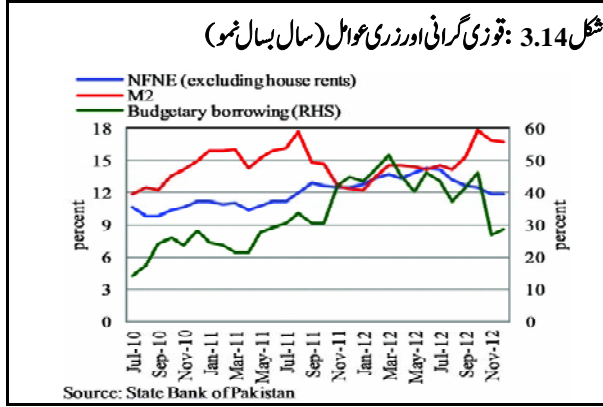
میزانی قرض گیری تشویشناک ہے

فی الوقت اور ماس 13ء کے بعد بھی گرانی پر میزانی قرض گیری کے اثرات کے حوالے سے ہماری تشویش بدستور موجود ہے۔ ہمارے تجزیے سے

52 حنیف، ایم ندیم، ”پاکستان میں غذائی گرانی پر نوٹ“، پاکستان اکنامک اینڈ سوشل ریویو، 2: (2012) 50 پرنٹ۔

53 چوہدری، ایم علی، ایم ندیم حنیف، ”موازنہ خاں، محمد رحمن“۔ ”موازنہ گردشی زری پالیسی اور نظم و نسق“۔ ایس بی پی ریسرچ ٹیلن۔ (2012) n. page. 8 پرنٹ۔

54 جیسا کہ سالانہ رپورٹ ماس 12ء میں کہا گیا، غیر غذائی گرانی اور شرح مبادلہ میں کمی کے درمیان باہمی ربط ہے اور مؤخر الذکر پرتین ماہ کی تاخیر سے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔



پتہ چلتا ہے کہ قومی گرانہ (ماسوائے کرایہ مکان) اور بینکوں سے میزانی قرض گیری میں اضافے کے مابین بہت گہرا ریاضیاتی ربط پایا جاتا ہے (شکل 3.14)۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ زرر 2 کی نمو اور مذکورہ گرانہ کے مابین تعلق کم از کم مستقبل قریب میں زیادہ نمایاں نہیں ہے۔

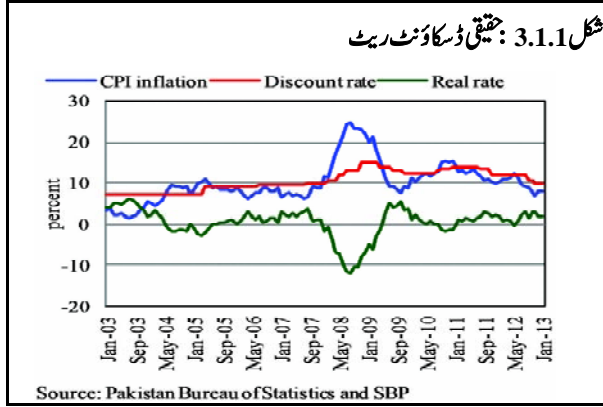
یہاں دو اہم نکات کا بیان ضروری ہے: (1) سرکاری قرض گیری رسد زرر کی نمو پر براہ راست اثر

ڈالتی ہے تاہم زرر 2 کی نمو پر اثر انداز ہونے والا یہ واحد عامل نہیں ہے، اور (2) گرانہ کی توقعات کے لیے سہارا بننے والے طلبی عوامل پر بہتر گرفت رکھنے کے لیے قومی گرانہ پر توجہ مرکوز رکھنا لازمی ہے۔

عام حالات میں کسی ملک کا نجی شعبہ قرض لے یا ملک کے زرمبادلہ ذخائر بڑھیں تو وہاں کی رسد زرر میں اضافہ ہوگا۔ پاکستان کے معاملے میں ہم دیکھتے ہیں کہ سرکاری قرض گیری کے توسیعی اثرات کو نجی شعبے کی کمزور قرض گیری اور زرمبادلہ کے گرتے ہوئے ملکی ذخائر نے معدوم کر دیا ہے تاہم گرانہ کی توقعات مستحکم رہی ہیں۔ درحقیقت خود رسد زرر کی نمو گرانہ کی صورتحال کا پتہ چلانے والی شے نہیں ہوتی بلکہ سرکاری قرض گیری، خصوصاً مرکزی بینک سے سرکاری قرض گیری کی مقدار اسے متعین کرتی ہے۔ جیسا کہ باکس 3.1 میں بحث کی گئی ہے، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ زرو سچ کی نمو اور قومی گرانہ کے مابین تعلق اتنا مستحکم نہیں ہے جتنا (بینکوں سے) میزانی قرض گیری اور قومی گرانہ کے مابین مستحکم ہے۔

آخر میں، ہماری رائے ہے کہ سرکاری قرض گیری کی مقدار اور اس کے تواتر سے اثر قبول کرنے والی گرانہ کی توقعات کا کردار یہاں مستحکم ریاضیاتی ربط کا مکمل سبب ہے۔ چنانچہ گرانہ میں متواتر کمی کے ساتھ ساتھ بینکوں سے حکومت کی قرض گیری میں بھی تخفیف ضروری ہے۔

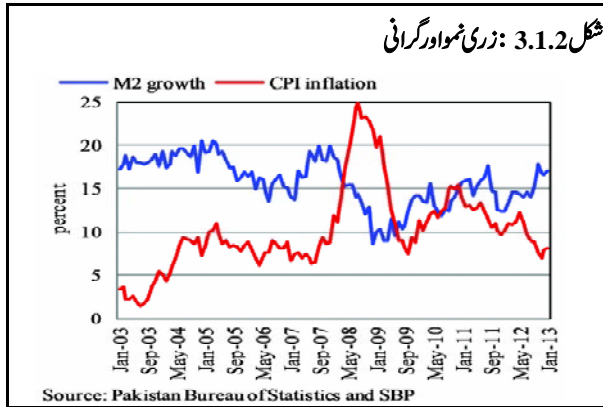
باس 3.1: گذشتہ دو سال میں گرانی کم کیوں ہوئی؟



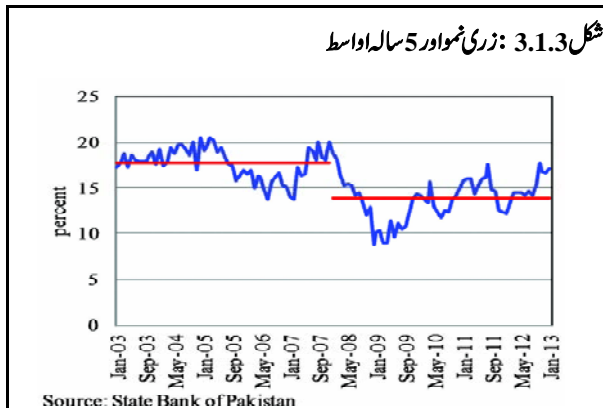
گذشتہ دو سال میں گرانی میں کمی کا رجحان کسی ایک عامل کا اثر نہیں ہو سکتا۔ سازگار حالات اور پالیسی فیصلوں کے مجموعی اثر سے حالیہ کمی آئی۔ انہی اسباب کے بارے میں ہم اس سیکشن میں بحث کریں گے۔ بہتر ہوگا کہ ہم ایک قدم پیچھے ہٹ کر ان عوامل اور گرانی کے مابین تاریخی اور ساختی رابطہ کا تجزیہ کریں۔

زری پالیسی اور گرانی:

زری رسد کی نمو اور عمومی گرانی کے مابین مضبوط سمتی تعلق نظری طور پر موجود ہوتا ہے تاہم اس تعلق کی مضبوطی کے بارے میں پاکستان میں بحث ہوتی رہی ہے۔ اپنے طور پر اسٹیٹ بینک اپنا پالیسی ریٹ محتاط طریقے سے متعین کرتا آیا ہے جس سے گذشتہ دو برسوں کے دوران حقیقی شرحوں (یعنی گرانی سے مطابقت) کو مثبت رکھا گیا تاکہ گرانی کی روک تھام کی جائے (شکل 3.1.1)۔



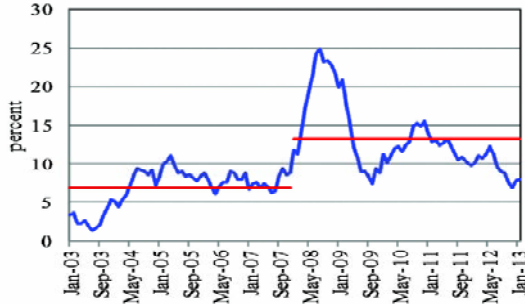
گرانی پر قابو پانے کی غرض سے نشانیہ شرح سود کو استعمال کرنے کا بالآخر مقصد ملکی طلب کو گھٹانا ہوتا ہے جس کے لیے زری توسیع کو محدود کیا جاتا ہے۔ قوم کی ناقابل تلافی طلب میں حکومت کے جتنا ہونے کے باوجود اسٹیٹ بینک گذشتہ دو سال کے دوران زری توسیع کو اوسطاً 15 فیصد کنٹرول کرنے میں کامیاب رہا ہے جو اس کی پانچ سالہ (2008ء تا 2012ء) اوسط 14 فیصد سے معمولی سی زائد ہے۔ اس لحاظ سے اسٹیٹ بینک نے زری انتظام میں احتیاط نہیں تو فراست کا مظاہرہ ضرور کیا ہے۔ تاہم گرانی گذشتہ دو سال کے دوران اپنے 10 سالہ اوسط سے اوپر رہی ہے، اس حقیقت کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے (شکل 3.1.2)۔



گذشتہ 10 برس (جنوری 2003ء تا جنوری 2013ء) کو پانچ پانچ سال کے دو حصوں میں تقسیم کرنے سے خاصی دلچسپ صورتحال سامنے آتی ہے۔ ابتدائی پانچ سال کی اوسط گرانی اگرچہ (اندازاً 7 فیصد) نسبتاً کم رہی تاہم زری توسیع (زری کی نمو) اوسطاً 18 فیصد تھی۔ اگلے پانچ برس کے دوران اوسط گرانی اندازاً 13 فیصد رہی تاہم زری توسیع سست پڑ کر 14 فیصد کی اوسط پر آ گئی (اشکال 3.1.3 اور 3.1.4)۔ اس کی ایک ممکنہ توجیہ یہ ہے کہ زری توسیع خاصی تاخیر سے واقع ہوئی ہے اور اوسط مدتی سے طویل مدتی عرصے میں یہ صرف عمومی گرانی پر اثر انداز ہوتی ہے۔ تاہم پاکستان میں

قیمتوں کا تعین چونکہ خاصی جلدی جلدی ہوتا ہے اس لیے زرفاضل کو خاصی تیزی سے گرانی میں شامل ہو جانا چاہیے۔ 2003ء تا 2007ء عرصے کو ایک معرکہ کہا جاسکتا ہے، اس عرصے میں زرمبادلہ ذخائر میں تیزی سے اضافے اور نجی شعبے کی مستحکم قرض گیری کی بنا پر زری میں مضبوط نمو ہوئی، یہ عرصہ بھی تھا جب مالیاتی فرق کو نسبتاً محدود رکھا گیا تھا۔ اگلے پانچ سالہ دور میں زرمبادلہ ذخائر گرنا

شکل 3.1.4: صارف اشاریہ قیمت گرانی اور 5 سالہ اوسط

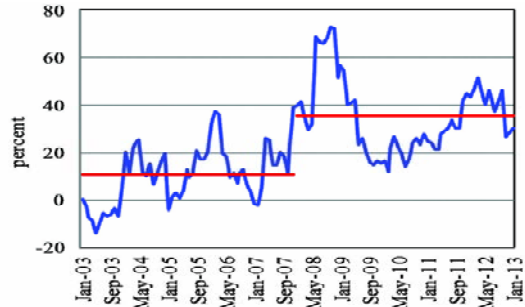


Source: Pakistan Bureau of Statistics

اور نجی شعبے کی قرضے کی طلب سکڑنا شروع ہو گئی تھی۔ نیز، گزشتہ دو برس میں حکومت کا مالیاتی خسارہ خاصی تیزی سے بڑھ گیا تھا۔

جیسا کہ شکل 3.1.5 سے ظاہر ہے، ابتدائی پانچ سال (2003ء تا 2007ء) بینکوں سے میزانی قرض گیری کی 10 فیصد کی اوسط سے بڑھی تاہم اگلے پانچ سال قرض گیری کی اوسط 35 فیصد رہی۔ سرکاری قرض گیری میں اس نمو کا غیر غذائی غیر توانائی گرانی (ماسوائے کرایہ مکان) 55 کے ساتھ ایک مضبوط ریاضیاتی ربط ہے، اگر دونوں سیریز کو (تین ماہی حرکت پذیر اوسط کو استعمال کرتے ہوئے) یکساں سطح پر لے آیا جائے، اور اگر خالص میزانی قرض گیری میں نمونین ماہ کی تاخیر سے واقع ہوئی تو ریاضیاتی ربط کا عددی سر 0.93 بنتا ہے (شکل 3.1.6)۔

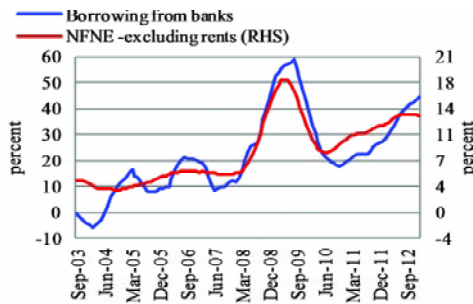
شکل 3.1.5: خالص میزانی قرض گیری اور 5 سالہ اوسط



Source: State Bank of Pakistan

ہماری رائے ہے کہ اس نتیجے کے پس پردہ تین عوامل ہیں: (1) خسارے کو پورا کرنے کے لیے حکومت کی میزانی قرض گیری سے گرانی کی توقعات کا مضبوط تعلق، (2) خرف بڑھانے کے لیے سرکاری اخراجات کا موزوں استعمال (جیسا کہ مالی سال 12ء کی سالانہ رپورٹ میں ذکر ہے) 56 اور (3) یہ حقیقت کہ ملک کی بیشتر فرمیں تقریباً ہر سہ ماہی پر اپنے نرخوں پر نظر ثانی کرتی ہیں جو دوسرے ملکوں کے مقابلے میں بہت زیادہ تیز رفتار نظر ثانی ہے۔ ان میں سے مؤخر الذکر عامل شرح سود کے اشاروں کے اثرات کو محدود کر دیتا ہے کیونکہ خوردہ نرخ پالیسی میں تبدیلیوں سے تیزی کے ساتھ مطابقت اختیار کر لیتے ہیں۔

شکل 3.1.6: میزانی قرض گیری اور قومی گرانی (سال بسال نمو)



Source: State Bank of Pakistan

جیسا کہ ہم پہلے بحث کر چکے ہیں، سرکاری قرض گیری اور گرانی کے مابین تعلق گزشتہ دو برس کے دوران مزید نمایاں ہو گیا ہے۔ یوں اس امر کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ گرانی میں مستقل کی کوئی بھی بنانے کی خاطر بینکوں سے مالیاتی قرض گیری محدود رکھنی چاہیے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زری توسیع کا خود زری توسیع کے بجائے گرانی کے ساتھ ایک مضبوط ربط ہے۔

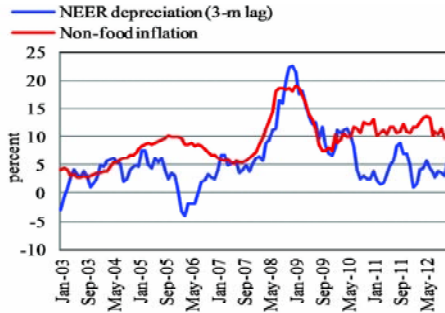
شرح مبادلہ اور گرانی کے مابین تعلق

معیشت کی ساخت شرح مبادلہ اور گرانی کے مابین تعلق کو متعین کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں توانائی کے نرخوں (بیٹرولیم مصنوعات اور بجلی) کا شرح مبادلہ کے ساتھ گہرا تعلق ہے چنانچہ لگ بھگ ایک چوتھائی پیداواری لاگت پر شرح مبادلہ کا براہ راست اثر (درآمد شدہ

55 زری کی نمو سے ایسا کوئی تعلق نہیں۔

56 صرف کے لیے ملوثی خرچ اشیاء خدمات کی قرض گیری کا ہے جبکہ سرمایہ کاری سرگرمیوں کے لیے کیا جانے والا خرچ زیادہ تاخیر کے ساتھ طلب کو متاثر کرے گا۔

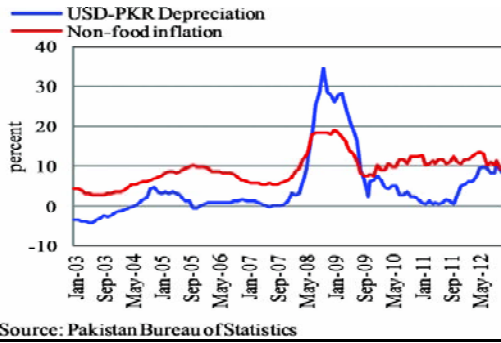
شکل 3.1.7: نامیہ شرح مبادلہ اور غیر غذائی گرانی



توانائی اور خام مال) 57 منتقل ہوتا ہے۔ پاکستان کا پیداواری شعبہ چونکہ اپنے نرخوں کا تعین بار بار کرتا ہے اس لیے یہ امر قطعی حیرت انگیز نہیں ہے کہ نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں کمی (تین ماہ کی تاخیر سے) اور غیر غذائی گرانی کے مابین 10 سالہ ریاضیاتی ربط کا عددی سرانما 0.62 ہے (شکل 3.1.7)۔

شرح مبادلہ (زیادہ واضح بات کی جائے تو روپے اور ڈالر کی مساوات) اور گرانی کے مابین تعلق درآمدی گرانی کی نسبت زیادہ لطیف اور نازک ہے۔ روپے اور ڈالر کی باہمی قدر میں کمی اور غیر غذائی گرانی کے مابین 10 سالہ ریاضیاتی ربط کا عددی سر بہت بلند یعنی 0.83 ہے (شکل 3.1.8)۔ براہ راست اثر سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ گرانی کی توقعات کا بھی لازمی کردار ہوگا اور یہ ممکنہ طور پر روپے اور ڈالر کی باہمی مساوات سے منسلک ہوگا۔

شکل 3.1.8: ڈالر کی قدر میں کمی اور غیر غذائی گرانی



سرکاری قیمتوں کا کردار

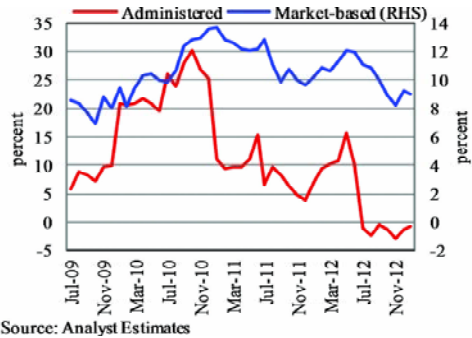
شرح مبادلہ پر خوردہ قیمتوں کے اثر کو کم کرنے کا ایک سادہ طریقہ خوردہ قیمتوں کو براہ راست کنٹرول کرنا ہے۔ وہ اجناس جن کی قیمتیں حکومت کے کنٹرول میں ہوتی ہیں، ان کا صارف اشاریہ قیمت میں حصہ 12.2 فیصد ہوتا ہے۔ ان میں سب سے اہم گندم، چینی، بجلی، پیٹرول، ڈیزل، سی این جی، ایل پی جی اور پائپ لائن سے منتقل ہونے والی گیس شامل ہیں۔ ان اجناس کو صارف اشاریہ قیمت میں کلیدی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ نہ صرف ان کے براہ راست حصے (جس کی تفصیل ہم پہلے بیان کر چکے ہیں) کے سبب بلکہ اس لیے بھی کہ انہیں اشیاء سازی میں خام مال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، خاص طور پر پروسیس شدہ غذائی اشیاء میں۔ عوام کی توقعات (ان قیمتوں کی میڈیا میں کوریج کے ذریعے) پر ان کے اثرات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

اس لیے سرکاری قیمتوں (تین مہینوں کی تاخیر سے) اور منڈی پر مبنی دیگر قیمتوں میں تبدیلی کے ارتباط کی بلنڈر کنجس (شکل 3.1.9) 58 وقفے کی مدت ہمارے سابقہ نتائج سے بھی ہم آہنگ ہے جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ قیمتوں پر ہر سہ ماہی میں نظر ثانی کی جاتی ہے۔

اجناس کی عالمی قیمتیں

ملکی گرانی کو سمجھنے کے لیے آخری اہم بات اجناس کی عالمی منڈیوں

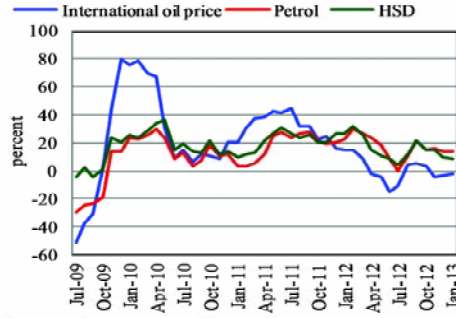
شکل 3.1.9: انتظامی نرخوں اور بازاری نرخوں میں رد و بدل



57 چوہدری، ایم علی، صائمہ نعیم، عبداللہ نعیم، ندیم حنیف، فاروق پاشا۔ ”باضابطہ شعبے کی قیمتوں کی دریافت: ایک ترقی پذیر ملک کے ابتدائی نتائج“۔ ایس بی پی ورلنگ پیپر سیریز۔ 42 (2011)۔ پرنٹ۔

58 اس مدت کے دوران ریاضیاتی ربط کا عددی سر لگ بھگ 0.62 تھا۔

شکل 3.1.10: ایشیائی قیمتوں میں سال بھر سال بھر تبدیلی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

کی صورت حال ہے، جو حکومتی کنٹرول سے باہر ہوتی ہے۔ ایک چھوٹی اور کھلی معیشت ہونے کی وجہ سے غذا اور توانائی کے بیشتر اجزاء کا عالمی قیمتوں سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔

خاص طور پر، مالی سال 09ء سے تیل کی قیمتیں عالمی قیمتوں سے ہم آہنگ رہی ہیں کیونکہ اس وقت پیٹرولیم مصنوعات کی ملکی قیمتوں کو بین الاقوامی قیمتوں سے منسلک کر دیا گیا تھا (شکل 3.1.10)۔ اسی طرح، غذائی اشیاء کی ملکی قیمتوں کا اس کی بین الاقوامی قیمتوں سے گہرا رابطہ ہے، 4 سے 5 ماہ کا وقفہ ہونے کے باوجود (شکل 3.1.11)۔ یہ مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی رپورٹ میں دیئے گئے نتائج سے ہم آہنگ ہے کہ گندم کی عالمی قیمتوں میں ہونے والی تبدیلیاں گندم کی ملکی امدادی قیمتوں میں تبدیلی کا باعث بنتی ہیں، جو حکومت کی جانب سے مقرر کردہ غذائی قیمت کا اہم ترین نشانہ ہے۔

تمام امور کی یکجہتی:

تو گزشتہ 24 مہینوں کے دوران گرائی میں کمی سے کیا پتہ چلتا ہے؟

اول، اجناس کی عالمی قیمتیں بڑی حد تک مستحکم رہی ہیں اور توانائی کی غذائی و عالمی قیمتیں قابل قبول حد کے ارد گرد ہیں۔ اس سے ملکی غذائی و توانائی کی قیمتوں کو مستحکم رہنے کا موقع ملا اور گزشتہ دو برسوں کے دوران ملکی توانائی و غذا سے متعلق گرائی کو کم کرنے میں اس نے اہم کردار ادا کیا۔

دوم، اس مدت کے دوران سرکاری اشیاء کی گرائی میں تیزی سے کمی آئی ہے کیونکہ حکومت نے قدرتی گیس وی این جی کی قیمتیں کم کی ہیں اور مئی 2012ء سے بجلی کی قیمت میں اضافہ نہیں کیا گیا جبکہ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتیں قدرے مستحکم رہیں۔

ان دونوں عوامل کے باعث عمومی گرائی کو کم کرنے میں مدد ملی ہے اور قومی گرائی میں بتدریج کمی کا آغاز ہو گئی ہے۔ بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری کی نمو میں بھی کچھ کمی آ رہی ہے۔⁵⁹ جبکہ روپے اور ڈالر کی مساوات اب تک خاصی مستحکم رہی ہے اور گزشتہ دو برسوں کے دوران گرائی میں سست رفتاری سے کمی آ رہی ہے۔

تاہم حالیہ مہینوں میں ہونے والی پیش رفت نے ملکی گرائی کے امکانات کے بارے میں خدشات کو بڑھا دیا ہے۔ اول، اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ مالی سال 13ء کے بقیہ حصے میں بینکاری نظام سے میزانی قرض گیری بڑھے گی کیونکہ اس بات کا امکان ہے کہ وفاقی حکومت اپنا سالانہ محصولات ہدف حاصل نہیں کر سکے گی۔ دوم، حالیہ مہینوں کے دوران ڈالر اور اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی قدر میں کمی آئی ہے۔ آخری یہ کہ حکومت نے گندم کی امدادی قیمت کو بڑھا دیا ہے۔

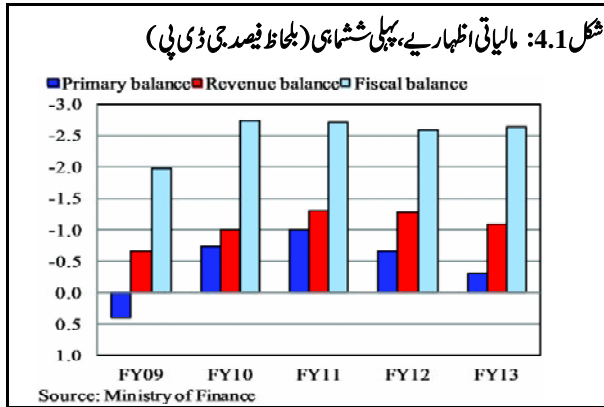
جیسا کہ ہم پہلے نشانہ دی کر چکے ہیں، باسکٹ میں ان تبدیلیوں کے اثرات ظاہر ہونے میں عام طور پر تین مہینے لگتے ہیں۔ اگرچہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کی اوسط گرائی باسائی حکومت کے مقرر کردہ ہدف 9.5 فیصد سے کم رہے گی لیکن مالی سال 14ء میں گرائی کا انتظام کرنا زیادہ دشوار ہوگا۔

59 اگرچہ بینکاری نظام سے خالص میزانی قرض گیری کی نمو حالیہ مہینوں میں کم ہوئی ہے تاہم جنوری 2013ء میں 30 فیصد کی بلند سطح پر ہے۔ بہر حال اس 13ء کی پہلی ششماہی کی 37 فیصد اوسط نمو کے مقابلے میں یہ کم ہے۔

اس تجربے کے آخر میں گرانی کی توقعات کا ذکر ضروری ہے کیونکہ اسٹیٹ بینک کی مطبوعات میں اسے بے حد اہمیت حاصل ہے۔ ان میں سے چند مشاہدات کے قدامت پسند نظریاتی پہلوئیں ہیں کیونکہ نوکلائیکل معاشیات کے مطابق اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گرانی کی توقعات پاکستانی معیشت کو متحرک دینے والا عامل ہو سکتا ہے۔ ہمارے نتائج یہ ہیں: (1) روپیہ ڈالر کی مساوات اور غیر غذائی گرانی کے درمیان ربط، نامیہ موثر شرح مبادلہ اور گرانی کے مقابلے میں مضبوط ہے (2) زرو سچ میں نمو کے بجائے قوزی گرانی (علاوہ کرایہ مکان) اور میزانی قرض گیری میں زیادہ مضبوط تعلق ہے اور (3) اجناس کی وسیع باسکٹ پر سرکاری قیمتوں میں تبدیلیوں کے اثرات سے پتہ چلتا ہے کہ مستقبل کی گرانی کے بارے میں لوگوں کی توقعات سرکاری قیمتوں میں پائیدار تبدیلیوں سے مضبوط اثر قبول کر سکتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے بیشتر روابط مضبوط تھے اور ان کی گرانی و دیگر متغیرات میں تین ماہ کا وقفہ تھا جو ہمارے سروے کے اس نتیجے سے ہم آہنگ ہے کہ پاکستان میں تقریباً ہر سہ ماہی کے دوران قیمتوں پر نظر ثانی کی جاتی ہے۔

4 مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

4.1 مالیاتی پالیسی



میں 13ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی مالیاتی خسارہ گزشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی جیسا (جی ڈی پی کا 2.6 فیصد) رہنے کا امکان ہے۔⁶⁰ تاہم زیر جائزہ مدت کے دوران بنیادی اور محصولاتی خسارے دونوں میں کمی واقع ہوئی جس کا سبب اتحادی سپورٹ فنڈ سے ملنے والے 172 ارب روپے اور صوبائی میزانیوں میں 96.5 ارب روپے کا فاضل ہے (شکل 4.1)۔^{61, 62}

سالانہ بجٹ خسارے کے 4.7 فیصد بلحاظ جی ڈی پی کے ہدف کو پورا کرنا بظاہر مشکل ہے کیونکہ اب سال کے باقی حصے میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مزید رقم کی آمد نہیں ہو سکتی اور اس بات کا امکان ہے کہ صوبے اپنے بقایا جات تیسری سہ ماہی میں استعمال کریں گے۔

اس دشوار مالیاتی صورتحال کا باعث مندرجہ ذیل عوامل ہیں: (الف) ٹیکس محاصل کی کمزور نمو جو پہلی ششماہی کے دوران صرف 12.0 فیصد بڑھے جبکہ مئی 12ء کی پہلی ششماہی میں 25.4 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.1)، (ب) ملکی سرکاری قرضوں پر سودی ادائیگیوں کا بڑھنا جو مئی 12ء کی پہلی ششماہی میں 363.5 ارب روپے سے بڑھ کر رواں مالی سال کی پہلی ششماہی میں 508.0 ارب روپے ہو گئیں اور (ج) بیرونی فنڈ ختم ہونے کی وجہ سے مہنگے مقامی ذرائع پر بھاری انحصار کے ساتھ ساتھ بجٹ خسارے کی نامناسب مالکاری کا آمیزہ۔

میں 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران کل بجٹ خسارے کو مقامی ذرائع خصوصاً بینکاری نظام کے ذریعے پورا کیا گیا تھا جس کے گرائی اور نجی شعبے کے لیے دستیاب فنڈز کے حوالے سے مضمرات ہیں۔ اس مدت کے دوران غیر بینک ذرائع سے وسائل لانے کے عمل میں کمی واقع ہوئی جس کی وجہ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کا اپنے ٹریڈری بلز کی تحویل کا کم کرنا تھا۔⁶³ میں 13ء کی پہلی ششماہی میں قومی بچت اسکیموں میں سرمایہ کاری خاصی بڑھی (تفصیلات کے لیے سیکشن 4.2)۔

⁶⁰ میں 13ء کی حتمی نامیہ جی ڈی پی سال کے آغاز میں وفاقی حکومت کی جانب سے کی گئی پیش گوئی سے مختلف رہنے کا امکان ہے۔

⁶¹ بہتری کے باوجود محاصل کا توازن بدستور رہی ہے جو کہ مالیاتی ذمہ داری اور تجدید قرضہ ایکٹ کے تحت فاضل محاصل کی شرط کے خلاف ہے۔

⁶² اگست 2012ء میں اتحادی سپورٹ فنڈ سے 1.12 ارب ڈالر اور دسمبر 2012ء میں 0.69 ارب ڈالر وصول ہوئے تھے۔

⁶³ ٹریڈری بلز پر شرح سود کم ہونے کی بنا پر ایکویٹی منڈی ایک متبادل بن گئی ہے۔ مزید برآں میوچل فنڈز پر ٹیکس شرح بینکوں کی آمدنی کے مقابلے میں خاصی کم تھی جس کی وجہ سے کچھ بینکوں نے میوچل فنڈز کے ذریعے سرمایہ کاری کی تھی۔ تاہم میں 13ء کے بجٹ میں دونوں ٹیکسوں کی شرحوں کے درمیان فرق کم ہو جانے کی وجہ سے میوچل فنڈز کے ذریعے اپنی رقم کے استعمال سے بینک زیادہ فائدہ نہیں حاصل کر سکیں گے۔

جدول 4.1: سرکاری مالیات کا خلاصہ۔ پہلی ششماہی (ارب روپے)					
فہرست نمبر	م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	م 13ء مت
کل حاصل	28.8	14.7	1461.8	1135.3	3376
ٹیکس محصولات	12.0	25.4	1012.7	904.6	2626
غیر ٹیکس وصولیاں	94.7	-14.0	449.1	230.6	750
کل اخراجات	25.1	12.7	2086.5	1667.8	4480
جاری	23.1	14.1	1721.7	1399.2	3430
ترقیاتی	20.3	11.1	277.8	231.0	1050
غیر شناخت شدہ	131.3	-17.1	87.0	37.6	
مجموعی خسارہ	17.3	8.6	624.7	532.5	1105
ذریعہ مالکاری:					
بیرونی وسائل			-1.4	34.0	135
اندرونی وسائل			626.1	498.5	971
بینک			557.9	302.0	484
غیر بینک			68.1	196.5	487
فیصد جی ڈی پی					
مجموعی مالیاتی خسارہ			2.6	2.6	4.7
محصّل کا خسارہ			1.1	1.3	0.2
بنیادی خسارہ			0.3	0.7	0.8
نوٹ: نومبر 2011ء میں بی ایس ایز کے قرضوں کی یکپارگی کے لیے 1391 ارب روپے ادائیگی کو شامل کرنے کے بعد م 12ء کی پہلی ششماہی کا مجموعی، محاصل کا اور بنیادی خسارہ بالترتیب 4.5 فیصد، 3.0 فیصد اور 2.5 فیصد ہو گیا۔					
ماخذ: وزارت خزانہ					

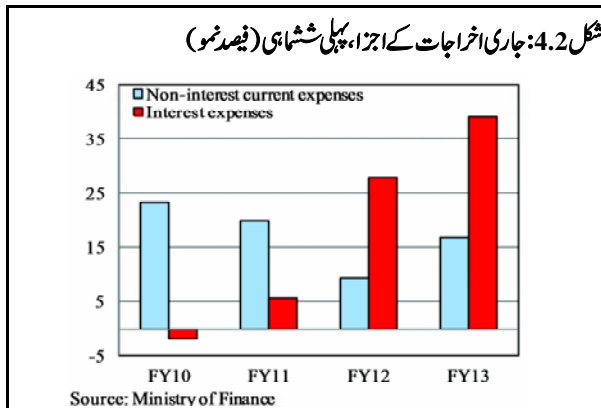
محاصل
اگرچہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں مجموعی محاصل میں 28.8 فیصد اضافہ ہوا تاہم جمع کیے گئے ٹیکس صرف 12.0 فیصد تھے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ وفاقی ٹیکس محاصل میں سست روی تھی جس میں م 13ء کی پہلی ششماہی میں صرف 8.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 25.0 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 4.2)۔ پیٹرولیم ڈیولپمنٹ لیوی کی وصولیوں سے اس نمو میں مدد ملی تھی کیونکہ ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں کافی پست نمو ہوئی تھی۔ م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ایف بی آر ٹیکسوں کے عبوری اعداد و شمار سے صرف 5.7 فیصد نمو نظر آتی ہے جبکہ گذشتہ سال 27.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ ان حالات میں ایف بی آر کے لیے سال کے اختتام پر ٹیکسوں کے ہدف (2,381 ارب روپے) کا حصول مشکل ہوگا۔⁶⁴

سیلز ٹیکس اور بلا واسطہ ٹیکسوں میں سست روی کی وجہ سے یہ کام مزید دشوار ہو جائے گا۔ سیلز ٹیکس میں، جو حکومت کے لیے محاصل جمع کرنے کا سب سے بڑا

ذریعہ ہے، رواں سال کی پہلی ششماہی میں صرف 1.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ م 12ء کی پہلی ششماہی میں 36.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ وسیع البنیاد ویلیو ایڈڈ ٹیکس کو متعارف نہ کرانے کے علاوہ مختلف صنعتوں کو دیے گئے استثناء، ٹیکس چوری اور قوم کی واپسی اور چھوٹ کے لیے جعلی دعووں سے ٹیکسوں کی وصولی متاثر ہوئی۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ حال ہی میں ایف بی آر نے بعض مصنوعات (بشمول مشروبات، سیمنٹ اور چینی) پر ٹیکس شرح کم کر دی ہے جو ماضی میں محاصل جمع کرنے کا اہم ذریعہ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اشیاء سازی کے اداروں پر ایک فیصد دودھ بولڈنگ ٹیکس ختم کر دیا گیا ہے جس سے مجموعی ٹیکس وصولیوں پر مزید اثرات پڑے۔ مزید برآں چینی، صارفین برقی اشیاء اور آٹومبیلوں کی مقامی پیداوار میں کمزور نمو اور درآمدات میں کمی سے وفاقی حکومت کی ٹیکس وصولیوں پر منفی اثرات مرتب ہوئے۔ واضح رہے کہ ایف بی آر اب خدمات پر ٹیکس وصول نہیں کرتا جسے اب صوبائی حکومت کو منتقل کر دیا گیا ہے (صوبہ سندھ نے م 12ء میں اور پنجاب نے م 13ء میں وصولی کا آغاز کیا)۔

⁶⁴ حال ہی میں ایف بی آر نے اپنا ہدف کم کر کے 2,191 ارب روپے کر دیا ہے۔ ہماری رائے ہے کہ ہدف پر اس نظر ثانی کا ایک جزوی سبب م 13ء میں پنجاب کی طرف سے خدمات پر سیلز ٹیکس کی وصولی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایف بی آر اب اس ذریعے سے ٹیکس جمع نہیں کرے گا، اور اختتام دہر تک ایف بی آر م 13ء کے ہدف کا صرف 38.6 فیصد جمع کر پایا تھا اور مذکورہ بالا وصولی اس کی وجہ تھی۔

جدول 4.2: ٹیکس اور غیر ٹیکس حاصل۔ پہلی ششماہی				
فیصد نمو		ارب روپے		
میں 13ء	میں 12ء	میں 13ء	میں 12ء	
12.0	25.4	1,012.7	904.6	ٹیکس حاصل
5.9	30.9	331.3	312.9	براہ راست ٹیکس
1.5	29.3	446.0	439.3	اشیا اور خدمات پر ٹیکس
0.2	-4.5	53.8	53.7	ایکسائز ڈیوٹی
1.7	36.0	392.2	385.7	سیلز ٹیکس
14.6	17.0	108.0	94.2	بین الاقوامی تجارت پر ٹیکس
84.4	41.3	69.8	37.9	دیگر ٹیکس
183.8	-42.7	57.6	20.3	پٹرولیم لیوی
94.7	-14.0	449.1	230.6	غیر ٹیکس حاصل
10.1	6.6	26.4	24.0	منافع اور منافع منقسمہ
-3.8	30.0	100.0	104.0	اسٹیٹ بینک کا منافع
3,715.6	-93.1	176.8	4.6	دفعہ
-15.3	-48.5	7.6	8.9	گیس پر ترقیاتی سرچارج
12.8	-0.7	29.8	26.4	رانائی
73.2	14.7	108.6	62.7	متفرق
28.8	14.7	1,461.8	1,135.3	مجموعی حاصل
یادداشت				
8.6	25.0	942.0	867.4	وفاقی ٹیکسز
89.7	33.9	70.7	37.2	صوبائی ٹیکسز
ماخذ: وزارت خزانہ				



مجموعی حاصل کا ایک اور اہم ذریعہ بلا واسطہ ٹیکس ہے۔ بلا واسطہ ٹیکس نمومس 12ء کی پہلی ششماہی میں 30.9 فیصد سے رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 5.9 فیصد ہو گئی جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ایف بی آر زیادہ لوگوں کو ٹیکس کے دائرہ کار میں نہیں لایا، (ب) انکم ٹیکس بریکٹوں کو بہتر بنایا گیا تاکہ چھوٹے ٹیکس گزاروں کو فائدہ پہنچے اور (ج) بینکوں سے نقد نکلوانے کی قابل ٹیکس سطح کو دگن کر کے 50 ہزار روپے کر دیا گیا۔

اس کے نتیجے میں رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ٹیکس میں 154 ارب روپے کی کمی ہوئی۔⁶⁵ تاہم یہ کمی زیادہ تر اتحادی سپورٹ فنڈ کی وصولی کے باعث غیر ٹیکس حاصل کی وجہ سے زائل ہو گئی۔

اخراجات

گذشتہ کئی برسوں کے دوران مسلسل بجٹ خسارے کے ساتھ ساتھ مہنگے مقامی ذرائع سے خسارے کی مالکاری کا نتیجہ سودی اخراجات میں تیزی سے اضافے کی صورت میں نکلا ہے (شکل 4.2)۔ ملکی سودی ادائیگیوں کا جاری اخراجات میں جو حصہ م 11ء کی پہلی ششماہی میں 22.2 فیصد تھا وہ بڑھ کر م 12ء کی پہلی ششماہی میں 26.0 فیصد تک، اور رواں مالی سال کے اسی عرصے میں 29.5 فیصد تک جا پہنچا۔ یہ اضافہ مالیاتی خسارے کی بڑھتی ہوئی ناپائیداری کے علاوہ قرضے اور خسارے کے چکر میں جا پھنسنے کے بڑھتے ہوئے خطرے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

⁶⁵ عام رجحان یہ ہے کہ سالانہ ٹیکس حاصل کا 44.4 فیصد عموماً سال کی پہلی ششماہی میں جمع ہو جاتا ہے تاہم رواں سال ہدف کا محض 38.6 فیصد جمع کیا جا سکا۔

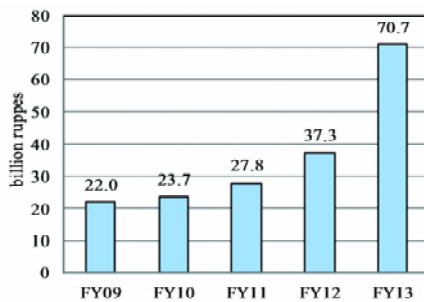
جدول 4.3: اخراجات کی تفصیل - پہلی ششماہی				
فہرست نمبر		ارب روپے		
م 13ء	م 12ء	م 13ء	م 12ء	
23.1	14.1	1721.7	1399.2	جاری
32.2	8.3	1253.3	948.2	وفاقی
45.8	13.9	919.4	630.7	سرکاری خدمت عامہ
39.1	28.0	552.6	397.2	سودی ادائیگیاں
16.1	52.4	74.1	63.8	پنشن
14.4	-28.4	94.6	82.7	گرانٹس
127.5	1.0	198.2	87.1	دیگر خدمات
5.5	13.2	256.6	243.3	دفاع
6.2	19.6	33.5	31.6	انتظام عامہ اور سائنسی
2.7	-47.1	43.8	42.7	دیگر
3.9	28.5	468.4	451.0	صوبائی
20.3	11.1	277.8	231.0	ترقیاتی
21.7	65.6	251.5	206.7	پی ایس ڈی پی
10.0	75.8	129.0	117.3	وفاقی
36.9	53.8	122.5	89.4	صوبائی
8.3	-70.8	26.3	24.3	دیگر ترقیاتی اور خالص قرض گاری
131.3	-17.1	87.0	37.6	غیر شناخت شدہ
25.1	12.7	2086.5	1667.8	کل

ماخذ: وزارت خزانہ

دوسرا اہم مالیاتی رساؤ سرکاری شعبے کے اداروں اور بجلی کے شعبے کو دی جانے والی زراعت کا ہے۔ مالی حکام نے م 13ء کے بجٹ میں مجموعی طور پر 208.6 ارب روپے کے اعانتی بل کا اندازہ کیا تھا تاہم رواں مالی سال کی پہلی ہی ششماہی میں تقریباً 80 فیصد رقم خرچ ہو چکی ہے۔ سرکاری شعبے کے اداروں میں فیصلہ کن اصلاحات کا نہ ہونا بجلی کے شعبے میں مسلسل گردش قرضے اور اجناسی مالکاری کے تحت واجب الادا وصولیوں کی وجہ سے مزید اعانتی ادائیگیوں کی ضرورت ہوگی۔ اس سے یہ امکان ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی زراعت تخمینہ رقم سے ایک بار پھر خاصی متجاوز ہو جائے گی۔

پنشن کی ادائیگیوں، دفاع اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات قابو میں رہے تاہم نامعلوم اخراجات میں تیزی سے اضافہ باعث تشویش ہے (جدول 4.3)۔ پاکستان کا مالیاتی کھانا مرتب کرنے والے افراد م 13ء کی پہلی ششماہی میں خرچ ہونے والے 87.0 ارب روپے شناخت نہ کر سکے جس سے مالیاتی مصارف کا تفصیلی تجزیہ دشوار ہو گیا۔

شکل 4.3: صوبوں کی ٹیکس وصولی

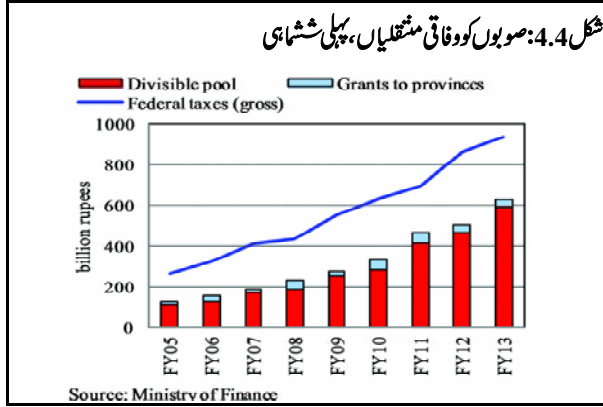


Source: Ministry of Finance

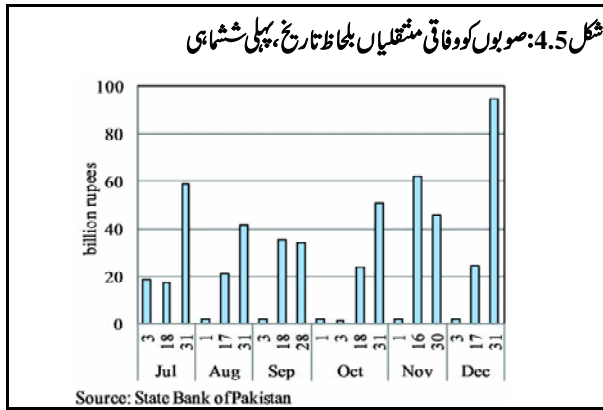
صوبائی مالیاتی سرگرمیاں

رواں مالی سال کے ابتدائی چھ ماہ کے دوران صوبوں نے وسائل اکٹھا کیے جس سے ان کے ٹیکس محاصل تیزی سے بڑھے اور وہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں 89.7 فیصد اضافے کے نتیجے میں 70.7 ارب روپے ہو گئے (شکل 4.3)۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، یہ نمونہ اور پنجاب کی طرف سے خدمات پر سبز ٹیکس کی وصولیوں کے

باعث ہوئی جو اس سے قبل ایف بی آر کرتا تھا۔ اگرچہ دونوں صوبوں کے لیے یہ ایک نیا ٹیکس تھا تاہم ان دونوں میں ٹیکس وصولی کی نمو (110.1 اور 79.0 فیصد بالترتیب) سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایف بی آر کے مقابلے میں صوبے اس قسم کا ٹیکس جمع کرنے میں زیادہ بہتر ہیں۔



م 13ء کی پہلی ششماہی میں وفاقی حکومت سے صوبوں کو قابل تقسیم پول میں حصے اور اضافی گرانٹ کی مد میں فنڈز کی زیادہ رقم ملی (شکل 4.4)۔⁶⁶ اسی طرح رواں مالی سال کی پہلی ششماہی ان کے مجموعی محاصل میں 30.2 فیصد کا شاندار اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 10.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔



دلچسپ بات یہ ہے کہ محاصل میں بلند اضافے کے باوجود صوبائی اخراجات اس طرح نہیں بڑھے۔ م 13ء کی پہلی ششماہی میں صوبوں کے کل اخراجات میں صرف 9.2 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 31.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران جاری اور ترقیاتی دونوں اخراجات میں نمو خاصی کم رہی۔

نتیجتاً م 13ء کی پہلی ششماہی کے اختتام پر صوبوں نے 96.5 ارب روپے فاضل دکھائے

(جدول 4.4)۔ تاہم صوبوں میں وفاقی منتقلیوں کے طرز سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ان کے پاس 30 دسمبر 2012ء تک متوازن بجٹ تھا۔⁶⁷ 31 دسمبر 2012ء کو صوبوں کو 94.8 ارب روپے موصول ہوئے جو م 13ء کی پہلی ششماہی میں ریکارڈ کیے گئے فاضل کے تقریباً برابر ہیں (شکل 4.5 اور جدول 4.5)۔

⁶⁶ دلچسپ بات یہ ہے کہ م 13ء کی پہلی ششماہی میں قابل تقسیم پول سے صوبوں کو منتقلیاں گزشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں 27.1 فیصد زائد رہیں حالانکہ ایف بی آر کے ٹیکسوں میں نمو کم ہوئی۔ ان منتقلیوں میں گزشتہ سال کے کچھ تقایمات بھی شامل ہیں۔

⁶⁷ م 13ء کی پہلی سرمایہ میں صوبوں کے پاس 85.4 ارب روپے فاضل تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ م 13ء کی دوسری سرمایہ کے آخر تک ان کو تقریباً اتنی ہی رقم کا خسارہ تھا۔

جدول 4.4: صوبوں کی مالیاتی سرگرمیاں - پہلی ششماہی (ارب روپے)					
بلوچستان	خیبر پختونخوا	سندھ	پنجاب	تمام صوبے	مکس 13ء
74.2	112.4	213.9	340.4	740.9	مجموعی حاصل
63.2	96.4	154.1	278.6	592.2	وفاقی حاصل میں حصہ
0.5	1.9	32.3	36.0	70.7	ٹیکس
1.9	2.2	13.6	16.8	34.5	غیر ٹیکس
8.7	11.9	13.9	9.0	43.5	وفاقی قرضے اور مشغلیاں
55.7	100.5	168.3	274.1	598.6	مجموعی اخراجات
43.0	75.4	139.1	218.7	476.1	جاری
12.7	25.1	29.3	55.3	122.5	ترقیاتی
18.5	11.9	45.6	66.4	142.3	مجموعی رقم
-22.1	-14.2	-20.5	-39.6	-96.5	مالکاری*
64.1	97.6	158.8	248.6	568.9	مجموعی حاصل
52.7	74.6	124.2	214.6	466.0	وفاقی حاصل میں حصہ
0.5	1.6	18.1	17.2	37.3	ٹیکس
0.6	6.7	2.9	13.6	23.8	غیر ٹیکس
10.4	14.7	13.6	3.2	41.9	وفاقی قرضے اور مشغلیاں
49.5	87.4	154.6	256.8	548.4	مجموعی اخراجات
41.3	66.0	144.0	207.7	458.9	جاری
8.3	21.5	10.6	49.1	89.4	ترقیاتی
14.5	10.1	4.1	-8.2	20.6	مجموعی رقم
-13.1	3.8	-11.6	9.1	-11.8	مالکاری*
* شماریات میں تفاوت کی بنا پر مجموعی رقم اور مالکاری کے اعداد و شمار یکساں نہیں ہیں۔					
ماخذ: وزارت خزانہ					

4.2 مجموعی قرضے اور واجبات

مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی میں ملکی سرکاری قرضوں میں 108.7 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو دسمبر 2012ء کے اختتام پر 136 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ مکس 13ء کی پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں دوسری سہ ماہی میں قرضوں کی نموسست روی کا شکار رہی کیونکہ پہلی سہ ماہی میں 535.4 ارب کے قرضے لیے گئے تھے (جدول 4.6)۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مکس 13ء کی پہلی سہ ماہی میں جو قرضے حاصل کیے گئے وہ اس مدت کے لیے وفاقی حکومت کی مالکاری ضروریات سے زیادہ تھے اسی لیے مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت نے مالکاری کے ایک حصے کو بینکوں میں امانتوں سے پورا کیا جس سے نئی قرض گیری کے لیے ضرورت کم ہو گئی۔⁶⁸

⁶⁸ مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مالیاتی خسارہ 340.8 ارب روپے رہا جو کہ اسی عرصے کے دوران ملکی قرضہ جات کے اسٹاک (208.6 ارب روپے) سے کہیں زیادہ تھا کیونکہ حکومت کو قرض گیری کے ذریعے فنڈز اکٹھے کرنے کے بجائے مرکزی بینک کے پاس اپنی امانتوں کو استعمال کرنا پڑا۔ مکس 13ء کی پہلی سہ ماہی میں اتحادی سپورٹ فنڈ کی مد میں تقریباً 106 ارب روپے ادائیگی اور کرنشل بینکوں سے بھاری قرضوں کے باعث مرکزی بینک کے پاس کل وقتی امانتوں میں اضافہ ہو گیا تھا۔ یہ رقم موجود ہونے کی بنا پر مکس 13ء کی دوسری سہ ماہی میں حکومت کو قرض گیری کی ضرورت کم پڑی۔

جدول 4.5: اسٹیٹ بینک کے پاس صوبائی کھاتوں میں فنڈ کی منتقلیاں							
ارب روپے							
پنجاب		سندھ		خیبر پختونخوا		بلوچستان	
فونڈ منتقلی کی تاریخ	رقم	فونڈ منتقلی کی تاریخ	رقم	فونڈ منتقلی کی تاریخ	رقم	فونڈ منتقلی کی تاریخ	رقم
پہلی سہ ماہی	98	پہلی سہ ماہی	65.6	پہلی سہ ماہی	45	پہلی سہ ماہی	23.1
03.07.2012	10.3	03.07.2012	5	03.07.2012	3.3	18.07.2012	1.4
18.07.2012	8.2	18.07.2012	4.7	18.07.2012	2.9	30.07.2012	3.7
31.07.2012	29.7	31.07.2012	16.1	31.07.2012	9.5	17.08.2012	1.7
17.08.2012	11	17.08.2012	5	01.08.2012	2.1	31.08.2012	7.5
31.08.2012	17.8	31.08.2012	9.9	17.08.2012	3.4	17.09.2012	1.1
17.09.2012	21	18.09.2012	7.5	31.08.2012	6.5	28.09.2012	7.7
		28.09.2012	17.3	03.09.2012	2.1		
				18.09.2012	6		
				28.09.2012	9.4		
					57.2		
				01.10.2012	2.1		
				18.10.2012	3.9		
دوسری سہ ماہی	144.6						
03.10.2012	1.7	دوسری سہ ماہی	79.3	31.10.2012	8.5	دوسری سہ ماہی	29.2
17.10.2012	11.7	18.10.2012	6.4	01.11.2012	2.1	18.10.2012	2
31.10.2012	21.9	31.10.2012	12.8	16.11.2012	11.4	31.10.2012	7.4
16.11.2012	31.9	16.11.2012	16.7	30.11.2012	7.2	16.11.2012	2.5
30.11.2012	20.3	30.11.2012	11.2	03.12.2012	2.1	30.11.2012	7.1
17.12.2012	12.2	17.12.2012	6.7	17.12.2012	3.6	17.12.2012	2
31.12.2012	44.9	31.12.2012	25.4	31.12.2012	6.3	31.12.2012	8.1
کل (جولائی تا دسمبر)	242.6		144.9		102.2		52.3

ماخذ: بینک دولت پاکستان

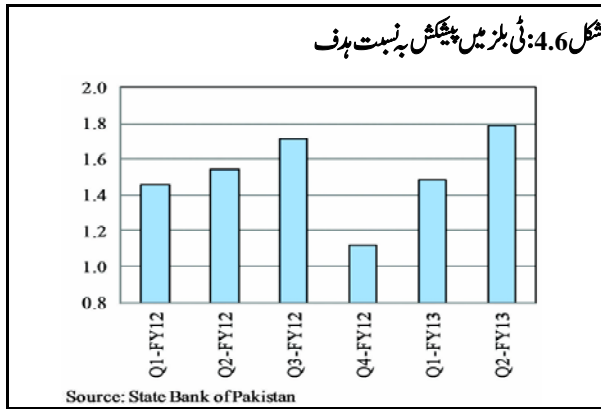
پاکستان کے بیرونی قرضوں کے معاملے میں مئی 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی اور نئے قرضوں کی غیر موجودگی کے باعث بیرونی قرضوں و واجبات میں 2.2 ارب ڈالر کمی ہوئی⁶⁹

بہر حال زیر جائزہ مدت کے دوران ملکی قرضوں پر بھاری سودی ادائیگیوں اور زرمبادلہ کی خراب آمدنی کے باعث قرض کی واپسی کی صلاحیت کے دونوں اظہاریوں میں بگاڑ آیا۔⁷⁰

⁶⁹ تاہم روپے کے لحاظ سے بیرونی قرضوں میں کمی اتنی نمایاں نہیں رہی کیونکہ آخر جون 2012ء کے مقابلے میں آخر دسمبر 2012ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر 2.6 فیصد گر گئی۔
⁷⁰ ملکی قرضوں کی پائیداری معلوم کرنے کے لیے وفاقی ٹیکس محاصل بہ نسبت ملکی قرضوں کی واپسی، اور بیرونی قرضوں کی پائیداری جاننے کے لیے بیرونی قرضوں کی واپسی بہ نسبت زرمبادلہ کی آمدنی کے تناسب استعمال کیے گئے ہیں۔

جدول 4.6: قرضوں کا بوجھ				
ارب روپے				
مہ 13ء میں تجدیدیلیاں		مدت کے آخر میں اسٹاک		
دوسری سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دسمبر 2012ء	جون 2012ء	
87	561	15,235	14,587	مجموعی قرضہ اور واجبات
109	535	13,568	12,924	سرکاری قرضہ
129	549	14,600	13,922	مجموعی قرضہ
209	482	8,329	7,638	الف۔ ملکی سرکاری
25	16	322	281	ب۔ ملکی سرکاری ادارے
-105	52	5,949	6,002	ج۔ بیرونی
-42	12	635	665	مجموعی واجبات
-47	9	400	438	د۔ ملکی
5	3	236	227	ہ۔ بیرونی

ماخذ: بینک دولت پاکستان



ملکی قرضے کے اجزا

ملکی قرضوں کے اندر مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں عرصیت کے خا کے میں جو بہتری دیکھی گئی تھی وہ رواں مالی سال کی دوسری سہ ماہی میں بھی جاری رہی۔⁷¹

رواں قرضہ

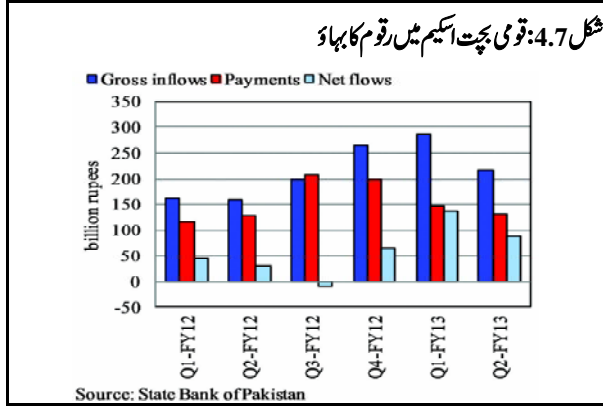
مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 15 کھرب کے عرصیت مکمل کرنے والے ٹی بلز کے علاوہ مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی میں دیگر 11 کھرب روپے کے ٹی بلز کی عرصیت مکمل ہوئی۔⁷² جیسا کہ پیشکش اور ہدف کے بڑھتے ہوئے تناسب سے ظاہر ہوتا ہے، اگرچہ مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی میں بینک ٹی بلز میں سرمایہ کاری کرنے کے خواہاں تھے تاہم وفاقی حکومت نے شرح سود میں شاید مزید کمی کی توقع کے پیش نظر اپنا خسارہ نسبتاً سستے ذرائع سے پورا کرنے کا فیصلہ کیا جیسے اپنی امانتوں سے رقم نکالنا اور اسٹیٹ بینک سے قرض لینا (شکل 4.6)۔ نتیجتاً مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران عرصیت منہا کر کے ٹی بلز کی قبولیت 64 ارب روپے رہی جبکہ مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 276.4 ارب روپے اکٹھا ہوئے تھے۔

غیر فنڈ قرضہ

مہ 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران قومی بچت اسکیموں کے ذریعے خالص رقم کی آمد پہلی سہ ماہی کے مقابلے میں بدستور مضبوط رہی۔ اپریل 2012ء میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری کسی حد تک بحال کرنے کی اجازت دی گئی تھی جو مہ 13ء کی پہلی سہ ماہی میں بظاہر بلند ترین سطح تک پہنچ گئی (شکل 4.7)۔ مزید برآں قومی بچت اسکیموں کی قوم کی واپسی مہ 12ء کی تیسری سہ ماہی میں بلند ہونے کے بعد کم ہو گئیں جس کی ممکنہ وجہ اقتصادی رابطہ کمیٹی کا (اپریل 2011ء میں) قومی بچت اسکیموں میں ادارہ جاتی سرمایہ کاری پر پابندی لگانا تھا۔

71 ملکی قرضوں میں رواں قرضوں کے تناسب میں گزشتہ سال کی نسبت آخر دسمبر 2012ء میں 0.6 فیصدی درجہ کی ریکارڈ کی گئی۔

72 خاص طور پر گزشتہ قرضوں کے تصفیے کے لیے اکٹھا کیے گئے 195 ارب روپے مالیت کے 12 ماہی ٹی بلز کی عرصیت اس دوران مکمل ہوئی۔



جدول 4.7: ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں۔ پہلی ششماہی			
ارب روپے			
مطلق فرق	م 13ء	م 12ء	
30.7	78.7	48.0	مستقل
109.5	286.1	176.6	رواں
102.4	196.1	93.6	فریڈری بلز (بنیام کیے ہوئے)
15.5	22.6	7.1	تین ماہی
-51.8	24.7	76.5	چھ ماہی
138.8	148.8	10.1	بارہ ماہی
7.1	90.1	83.0	ایم آر ٹی بی
6.3	121.0	114.7	غیر فنانس
148.8	500.2	351.4	مجموعی سودی ادائیگیاں*
* اسٹیٹ بینک اور وزارت خزانہ کے اعداد و شمار کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے فٹ نوٹ 16 دیکھئے۔			
یادداشتی اجزاء			
ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں / وفاقی ٹیکس محصولات (صوبوں کو منتقلی کے بعد)	143.0	87.6	
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

مستقل قرضہ

م 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران مستقل قرضوں کے ذریعے رقم کے حصول میں تیزی سے کمی ہوئی کیونکہ حکومت صرف 62.9 ارب روپے جمع کر سکی جبکہ گذشتہ سہ ماہی میں 130.5 ارب روپے جمع ہوئے تھے۔ گذشتہ چھ سہ ماہیوں میں یہ پہلی مرتبہ ہوا تھا کہ پی آئی بی نیلامیوں کی مجموعی قبول کردہ رقم اپنے ہدف سے کم رہی۔ ایک طرف بینکوں کے پاس پہلے ہی ستمبر 2012ء کے اختتام پر پی آئی بی میں 11 کھرب کا انکشاف تھا اور وہ اپنے انکشاف میں اضافہ کرنے سے گریزاں تھے جبکہ دوسری طرف حکومت سستے ذرائع کی موجودگی میں طویل مدتی آلات کے ذریعے قرض لینے کے لیے رضامند نہیں تھی۔^{73, 74}

ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیاں

م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضوں پر سودی ادائیگیوں میں 42.4 فیصد سال بسال اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔⁷⁵ اس اضافے میں ایک حصہ 12 ماہی ٹی بلز کی ادائیگیوں کا تھا (جدول 4.7)۔⁷⁶

تاہم وفاقی ٹیکس محاصل (صوبوں کو منتقلی نکال کر) جن سے ملکی قرضوں کی ادائیگی کی صلاحیت کا تعین ہوتا ہے،

م 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھتی ہوئی سودی ادائیگیوں کے ساتھ رفتار قائم نہ رکھ سکے جس سے ملک کے قرضوں کی پائیداری میں فرسودگی کا اشارہ ملتا ہے (جدول 4.7)۔

73 پینٹیش اور ہدف کا باہمی تناسب م 13ء کی پہلی سہ ماہی میں 2.9 گنا تھا جو کم ہو کر دوسری سہ ماہی میں 1.6 گنا ہو گیا۔

74 م 13ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران حکومت نے پی آئی بی کی نیلامیوں سے 90 ارب روپے ہدف کے برخلاف 62.9 ارب روپے جمع کیے۔

75 یہ اعداد و شمار سیکشن 4.1 میں دیے گئے سودی ادائیگیوں کے اعداد و شمار کے مماثل نہیں کیونکہ وزارت خزانہ سال کے دوران ٹی بلز پر اصل سودی ادائیگی کو درج کرتی ہے جبکہ اسٹیٹ بینک مجموعی بنیاد پر سودی ادائیگیوں کا حساب کرتا ہے۔

76 م 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران بارہ ماہی ٹی بلز میں کی گئی خاصی سرمایہ کاری کے سبب اس کی توقع بھی تھی۔

جدول 4.8: بیرونی قرضہ اور واجبات			
ملین امریکی ڈالر			
فرق	آخر دسمبر 2012ء	آخر جون 2012ء	
-2,171.0	63,662.5	65,833.5	مجموعی بیرونی قرضہ اور واجبات
-771.9	45,351.2	46,123.1	حکومتی بیرونی قرضہ
-1,172.6	6,164.4	7,337	آئی ایم ایف سے قرضہ
22.4	2,424.6	2,402.2	بیرونی واجبات
-473.7	5,873.3	6,346.9	نئی شعبے کے بیرونی قرضہ جات
251.7	1,775.6	1,523.9	سرکاری اداروں کے بیرونی قرضہ جات
-27.0	2,073.30	2,100.30	کمپنیوں کے ایک دوسرے کو دیے گئے قرضے
			یادداشتی فہرست
	12.0	9.0	بیرونی قرضوں کی واپسی / زرمبادلہ آمدنی
	18.1	19.9	درآمدی ہفتے
ماخذ: بینک دولت پاکستان			

جہاں تک س 13ء کے دوران اضافی قرض گیری کا تعلق ہے، تقریباً 45 فیصد ٹی بل اسٹاک آخر دسمبر 2012ء تک بارہ ماہ کے تمسکات پر مشتمل تھا جن کی واپسی س 14ء میں ہوگی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ س 13ء کی دوسری ششماہی میں قرضوں کی واپسی میں تھوڑا ریلیف ملے گا۔

بیرونی قرضہ

یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ پاکستان کے بیرونی قرضہ و واجبات میں مسلسل کمی ہوئی اور س 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.2 ارب ڈالر گھٹ گئے (جدول 4.8)۔ اس کی بڑی وجہ آئی ایم ایف کو واپسی ہے۔

بیرونی قرضوں میں کمی کے باوجود آخر جون کے مقابلے میں پاکستان کی بیرونی ضرر پذیری میں اضافہ ہوا ہے۔ خاص طور پر بیرونی قرضوں کی واپسی اور زرمبادلہ کی آمدنیوں کے تناسب میں بگاڑ دیکھا گیا جو جون 2012ء میں 9.0 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 2012ء میں 12.0 فیصد ہو گیا (جدول 4.8)۔ مزید برآں درآمدی ہفتوں میں ناپی جانے والی درآمدی کوریج میں بھی کمی واقع ہوئی جو آخر جون 2012ء میں 19.9 ہفتوں سے کم ہو کر آخر دسمبر 2012ء میں 18.1 ہفتے رہ گئی۔

5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

جدول 5.1: بیرونی کھاتوں کا خلاصہ				
ارب امریکی ڈالر				
میں 13ء ع				
دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی ششماہی	میں 12ء پہلی ششماہی	
-0.13	0.34	0.22	-2.40	الف۔ جاری کھاتے کا توازن
-3.98	-3.67	-7.65	-8.02	(i) تجارتی توازن
6.03	5.98	12.01	12.07	برآمدات
10.01	9.66	19.66	20.09	درآمدات
0.02	0.24	0.26	-1.37	(ii) خدمات کے کھاتے کا توازن
-1.05	-0.71	-1.77	-1.57	(iii) آمدنی کھاتے کا توازن
4.89	4.49	9.38	8.56	(iv) جاری منتقلیاں
3.52	3.60	7.12	6.33	ترسیلات زر
-0.59	0.07	-0.51	0.37	ب۔ مالی وسرماہیاتی توازن
0.44	0.12	0.56	0.53	(i) براہ راست بیرونی سرمایہ کاری
0.03	0.13	0.16	-0.16	(ii) بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
-1.06	-0.18	-1.24	-0.01	(iii) دیگر
0.20	-0.45	-0.25	0.24	ج۔ اعلاط اور بھول چوک
-0.51	-0.03	-0.54	-1.79	مجموعی توازن (الف+ب+ج)
		13.85	16.92	زرمبادلہ کے ذخائر (31 دسمبر)
		97.13	89.97	شرح مبادلہ (31 دسمبر)
ع۔ عبوری				
ماخذ: بینک دولت پاکستان				

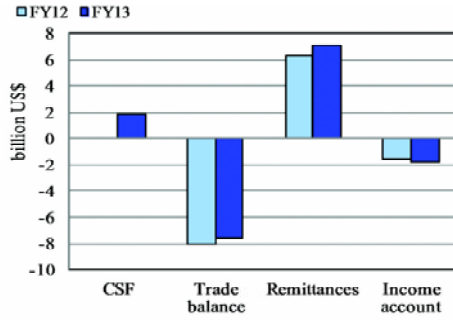
مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے کے مجموعی توازن میں 0.5 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 1.8 ارب ڈالر تھا۔ بیرونی کھاتے میں اس بہتری کا سبب جاری کھاتے میں ہونے والی مثبت پیش رفت تھی جو 0.22 ارب ڈالر فاضل رہا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 2.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا (جدول 5.1)۔ جاری کھاتے میں اس پیش رفت کی وجوہات میں اتحادی سپورٹ فنڈ (سی ایس ایف) کی وصولی، ترسیلات زر میں مستحکم اضافہ اور تجارتی خسارے کا سکڑنا تھا۔ ان میں سب سے زیادہ اثر سی ایس ایف کی رقم کا تھا۔

زیر جائزہ مدت کے دوران جاری کھاتے کے مقابلے میں سرمایہ اور مالی کھاتوں کی صورتحال میں بگاڑ دیکھا گیا۔ خصوصاً مالی سال 12ء کی پہلی ششماہی کے دوران 0.37 ارب ڈالر کا فاضل حاصل ہونے کے بعد ان کھاتوں میں مالی سال

13ء کی پہلی ششماہی کے دوران 0.5 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا۔ گزشتہ برس کے مقابلے میں خالص بیرونی سرمایہ کاری میں کسی حد تک بہتری آئی تھی لیکن بیرونی قرض گیری میں کمی مالی کھاتے میں بگاڑ کا سبب بنی۔

بیرونی کھاتے کی مجموعی صورتحال میں بہتری کے باوجود مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر میں 1.4 ارب ڈالر کی کمی ہوئی جس کا اہم سبب آئی ایم ایف کو قرضوں کی واپسی (اصل زر اور سود) تھی۔ اس کمی کے منفی اثرات کی عکاسی روپے اور ڈالر کی شرح مبادلہ میں کمی سے ہوتی ہے۔ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 2.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔

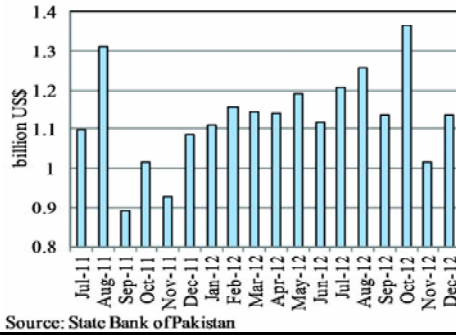
شکل 5.1: جاری کھاتے کے اہم اجزاء - پہلی ششماہی



5.2 جاری کھاتہ

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے، جاری کھاتے کو فاضل بنانے والا فیصلہ کن عامل سی ایس ایف رقوم کی وصولی تھی۔ تاہم سی ایس ایف کی رقوم کو منہا کر دیا جائے تب بھی مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ گزشتہ برس کے مقابلے میں 36.2 فیصد کم رہا جس کی وجوہات میں ترسیلات زر کا بڑھنا اور تجارتی خسارے میں کمی شامل تھی (شکل 5.1)۔ جاری کھاتے میں آنے والی بہتری کا بڑا حصہ پہلی سہ ماہی تک مرکوز رہا کیونکہ اس کا باعث بننے والے عوامل میں بہتری کا عمل رک گیا تھا۔

شکل 5.2: کارکنوں کی ماہانہ ترسیلات زر



Source: State Bank of Pakistan

جاری کھاتے کے اہم اجزاء

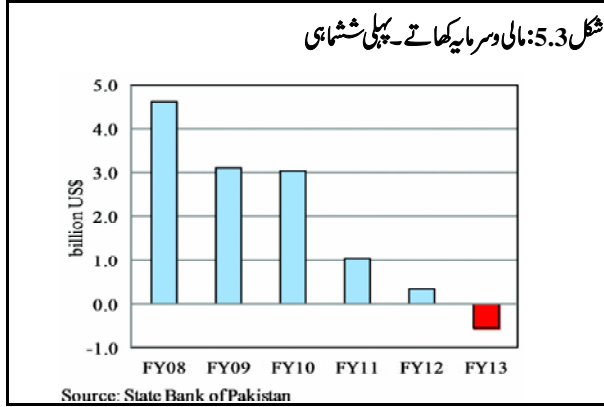
سی ایس ایف رقوم کی آمد کو جاری کھاتے میں تبدیلی لانے والے عامل کی حیثیت حاصل رہی۔ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی میں خدمات کے کھاتے کا توازن مثبت رہا جبکہ گزشتہ برس یہ

خسارے میں تھا۔ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران درآمدات میں 1.6 فیصد کمی (0.4 ارب ڈالر کی تخفیف) کے باعث تجارتی کھاتے کے خسارے میں 3.6 فیصد کمی ہوئی جس کی اہم وجہ زیر جائزہ مدت کے دوران اجناس کی قیمتوں کا گرنا تھا (سیکشن 5.6)۔

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں مستحکم نمو سے جاری منتقلیوں کو بڑھانے میں مدد ملی۔ ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ ستمبر اور نومبر 2012ء میں موسمی کمی کے بعد اگلے مہینوں میں ترسیلات زر بڑھ گئی تھیں (شکل 5.2)۔⁷⁷

ملکوں کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ تمام روایتی ذرائع سے ترسیلات زر بڑھی ہیں۔ سب سے بڑا حصہ سعودی عرب کا تھا جس کے بعد متحدہ عرب امارات اور امریکہ کا نمبر آتا ہے۔ برطانیہ اور خلیج تعاون کونسل (جی سی سی) کے ممالک جیسے دیگر ذرائع سے ترسیلات زر میں بھی زیر جائزہ مدت کے دوران اضافہ ہوا۔

⁷⁷ عید کے بعد کے مہینوں میں ترسیلات زر میں کمی کا رجحان ہوتا ہے۔



5.3 مالی و سرمایہ کھاتے

پانچ برسوں تک فاضل رہنے کے بعد مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالی و سرمایہ کھاتے خسارے میں رہے (شکل 5.3)۔ اس کا سبب پاکستان کا عالمی مالی اداروں سے پروگرام قرضے حاصل نہ کر سکتا اور قرضوں کی واپسی کی رقم کا بڑھنا تھا۔

بیرونی قرض گیری میں کمی نے خالص بیرونی سرمایہ کاری میں معمولی بہتری کے اثرات زائل کر دیئے، جس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اور بیرونی جزدانی سرمایہ کاری میں بہتری کے باعث 0.3 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کے دوران براہ راست بیرونی سرمایہ کاری میں 6.0 فیصد کا اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 36.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کا بڑا حصہ مالی شعبے کو حاصل ہوا۔⁷⁸ اس کے مقابلے میں ٹیلی مواصلات کے شعبے میں رقم کا خالص اخراج جاری رہا۔

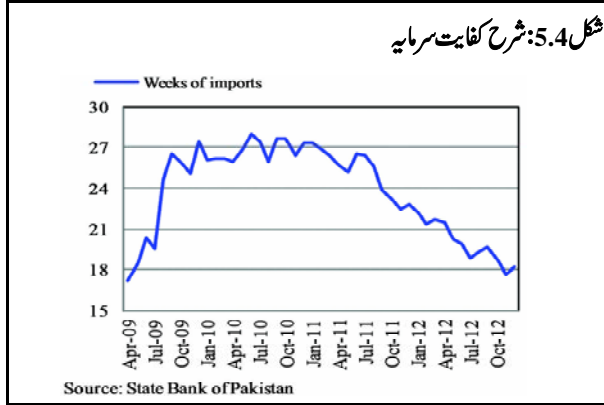
اسٹاک مارکیٹ کی بہتر کارکردگی کے باعث مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص جزدانی سرمایہ کاری کی مد میں 0.2 ارب ڈالر کی خالص رقم حاصل ہوئی جبکہ گزشتہ برس رقم کا خالص اخراج ہوا تھا۔

5.4 زرمبادلہ کے ذخائر

پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر آخر جون 2012ء کی سطح سے 1.4 ارب ڈالر گرا کر آخر دسمبر 2012ء میں 13.86 ارب ڈالر پر آ گئے۔ یہ ساری کمی اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر میں ہوئی جس

جدول 5.2: اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں تبدیلی لانے والے عوامل۔ پہلی ششماہی		
ملین امریکی ڈالر		
م 13ء	م 12ء	
5,041.0	4,599.5	رقم کی آمد
160.0	850.0	خریداریاں
160.0	850.0	بین الاقوامی خریداریاں
1,668.6	2,194.0	تبدیل
3,212.4	1,555.5	ذخائر بینکوں و دیگر
160.76	161.2	عالمی ادارہ ترقی (آئی ڈی اے)
180.9	206.9	ایشیائی ترقیاتی بینک
130.9	138.9	اقوام متحدہ کے فوجی دستے
1,806.5	0.0	نقل و حمل میں اعانت
6,840.1	6,490.2	رقم کا اخراج
820.0	525.0	فروخت
820.0	525.0	بین الاقوامی فروخت
2,515.7	2,922.4	تبدیل
3,377.7	2,902.2	بیرونی قرضے کی واپسی
1,321.8	229.6	آئی ایم ایف
88.1	91.9	آئی ڈی پی آر ڈی
156.9	143.4	عالمی ادارہ ترقی (آئی ڈی اے)
385.0	355.2	ایشیائی ترقیاتی بینک
271.8	14.7	آئی ڈی پی
ماخذ: بینک دولت پاکستان		

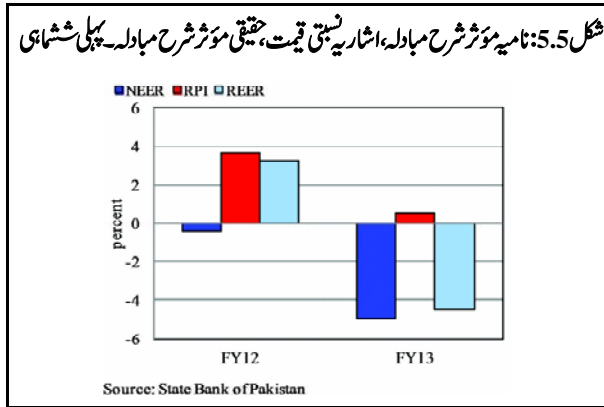
⁷⁸ جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران 44.1 ملین ڈالر کی خالص رقم کی آمد کے مقابلے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کے دوران اس شعبے میں 140 ملین ڈالر کی خالص رقم کی آمد ہوئی تھی۔



کا سبب آئی ایم ایف کے قرضوں کی واپسی تھی (جدول 5.2)۔⁷⁹

ذخائر میں یہ تخفیف ملک کے کفایت سرمایہ میں کمی کا باعث بنی جس کی پیمائش درآمدی ہفتوں سے کی جاتی ہے اور جو جون 2012ء کے 19.9 ہفتوں سے گزر کر دسمبر 2012ء میں 18.1 ہفتے رہ گئی (شکل 5.4)۔

5.5 شرح مبادلہ

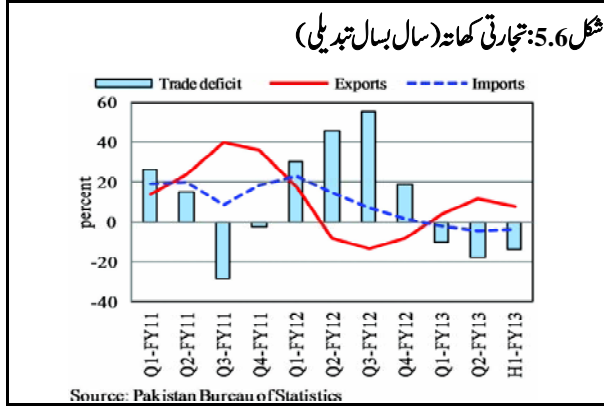


مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی کرنسی کی قدر میں 2.6 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 4.4 فیصد گری تھی۔ امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی کمزوری کے ساتھ ساتھ یورو اور اسٹرلنگ کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں کمی کے باعث یورو اور برطانوی پونڈ کی نسبت روپے کی قدر میں بالترتیب 7.8 اور 5.1 فیصد کمی ہوئی۔⁸⁰ اس سے قطع نظر جاپانی ین کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 5.6 فیصد اضافہ ہوا کیونکہ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران اہم کرنسیوں کے مقابلے میں ین کمزور ہو گیا تھا۔

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 4.5 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں اس کی قدر 3.2 فیصد بڑھی تھی (شکل 5.5)۔ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران حقیقی لحاظ سے قدر میں کمی اضافی قیمتوں کے سکڑنے اور حقیقی مؤثر شرح مبادلہ کی قدر میں 4.9 فیصد کمی کا نتیجہ تھی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس کی قدر میں 0.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دوسری جانب نسبتی اشاریہ قیمت میں 0.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ جولائی تا دسمبر مالی سال 12ء کے دوران یہ 3.7 فیصد بڑھا تھا۔ اس مدت کے دوران نسبتی اشاریہ قیمت میں سست روی کا سبب ملکی گرانے کا کمزور ہونا ہے۔

79 رقوم کی آمد اور آئی ایم ایف کو قرضے کی واپسی کا الگ حساب رکھا جاتا ہے اور اسے جاری مالی سال کے ہفتوں میں ظاہر نہیں کیا جاتا۔

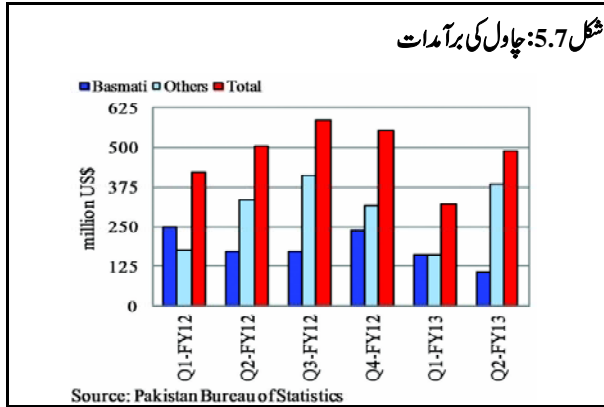
80 اس مدت کے دوران یورو اور پونڈ کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں 4.6 فیصد اور 3.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔



5.6 تجارتی کھاتہ⁸¹

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے تجارتی خسارے میں 13.9 فیصد کمی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت میں 38.4 فیصد اضافہ ہوا تھا (شکل 5.6)۔

اجناس کی عالمی قیمتوں میں سست روی اور ثانوی اشیا کی پیداوار میں بہتری درآمدی بل کو کم کرنے کا باعث بنی (دیکھئے باب 2) جبکہ سونے کی قیمت کے فرق میں غیر معمولی اضافہ اور یورپی یونین کی جانب سے پاکستان کو جی ایس پی حیثیت دینے سے جواہرات اور ٹیکسٹائل برآمدات بڑھ گئیں۔



5.6.1 برآمدات

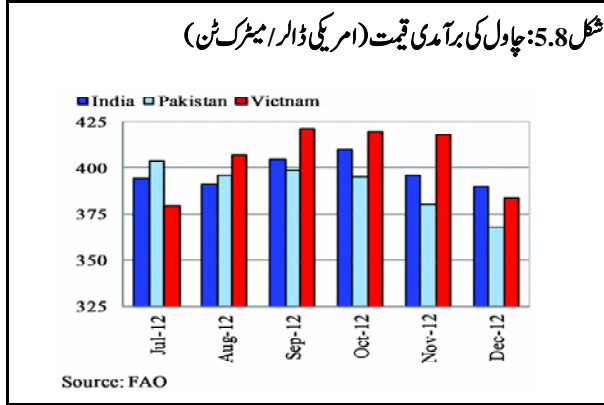
مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدات میں 7.5 فیصد نمو ہوئی جو گزشتہ برس 3.6 فیصد تھی۔ برآمدات کی نمو کے تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں تیزی کپاس، قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل، ہنز یوں، جواہرات اور انجینئرنگ اشیا کے باعث آئی تھی۔

چاول کی برآمدات

عالمی قیمتوں میں اضافے کے باوجود چاول کی برآمدات 12.6 فیصد کم ہو گئیں جس کا سبب درآمدی مقدار میں کمی تھی۔ اگرچہ مالی سال 13ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران تاخیر سے ہونے والی مون سون کی بارشوں کے باعث چاول کی برآمدات دباؤ کا شکار رہی تھیں لیکن دوسری سہ ماہی میں یہ ایک بار پھر بڑھ گئیں (شکل 5.7)۔

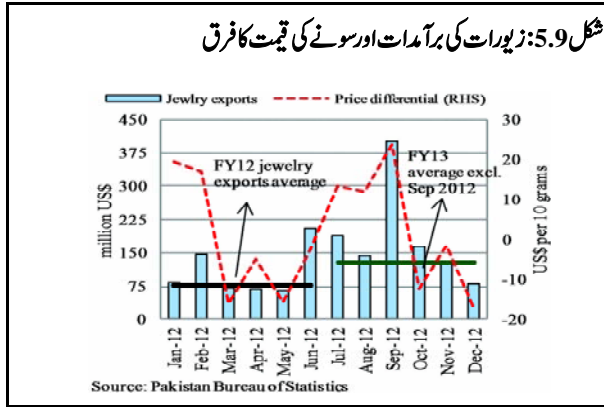
مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران مقدار کی پست سطح کے باعث باسمتی چاول کی برآمدات میں 35.1 فیصد سال بسال کمی ہوئی جبکہ غیر باسمتی چاول کی برآمدات میں 6.6 فیصد اضافہ ہوا جس کا سبب اکائی قدر کا بلند ہونا تھا۔ غیر باسمتی چاول کے زمرے میں پاکستان کو ستمبر 2012ء سے بھارتی اور ویت نامی برآمدات کی قیمتوں کے بڑھنے سے فائدہ پہنچا تھا (شکل 5.8)۔ تاہم بھارت کی جانب سے بلند یافت کی حامل باسمتی چاول کی ایک نئی قسم کی برآمدات نے پاکستان کے باسمتی چاول کے لیے مشکلات پیدا کر دیں۔ تاہم آئندہ مہینوں میں چین کی طلب بڑھنے سے

81 اس شعبے میں کیا گیا تجزیہ پاکستان دفاتر شریات کے اعداد و شمار پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے تیار کردہ ایکسیج ریکارڈز کے ڈیٹا سے مختلف ہے۔



مالی سال 13ء کی باقی مدت میں باسستی چاول کی برآمدات پر مثبت اثر مرتب ہونے کی توقع ہے۔

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران زیورات کی برآمدات میں بلند اضافے کا رجحان جاری رہا اور اس میں 300 فیصد کی سال بسال نمو ہوئی۔ اس اضافے کا سبب سونے کی ملکی و بین الاقوامی قیمتوں کے درمیان قیمت کے فرق کا تیزی سے بڑھنا تھا۔ تاہم فرق کے ختم ہونے سے زیورات کی برآمدات اپنی اوسط سطح پر واپس جاتی معلوم ہوتی ہیں (شکل 5.9)۔



جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کے دوران کیمیکلز اور ادویات کی برآمدات میں 28.3 فیصد کی ہوئی جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 37.2 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ اس کا بنیادی سبب پلاسٹک اور دیگر کیمیکلز کی برآمدات تھیں۔ برآمدی اشیاء کی بلند اکائی قدروں کے باوجود پلاسٹک کی برآمدات میں 11 فیصد کی ہوئی جس کا سبب مقدار کا کم ہونا تھا۔

برآمدات میں کمی مایوس کن تھی کیونکہ بھارت کو پلاسٹک کی برآمدات بڑھانے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ پاکستان نے حال ہی میں اپنی پی وی سی کی پیداوار میں اضافہ کیا ہے جبکہ بھارت اپنی ملکی طلب کو پورا کرنے سے قاصر ہے۔ دیگر کیمیکلز میں اتھیلین ڈی کلورائیڈ اور پیتھالک این ہائیڈرائیڈ، پاکستان میں فاضل مقدار میں پیدا کی جاتی ہیں اور بھارت میں ان کی طلب موجود ہے۔ جہاں تک غیر نامیاتی کیمیکلز کا تعلق ہے، ان میں کاسٹک سوڈا، سوڈا الیش اور ہائیڈروجن پیروکسائیڈ کی برآمدات کو بڑھانے کے خاصے مواقع موجود ہیں جبکہ ایلومینیم ہائیڈروکسائیڈ، ڈیٹھو نائیٹ، سلفوکی لیٹس اور کلورائیڈ کی برآمدات کے بھی خاصے امکانات موجود ہیں۔⁸²

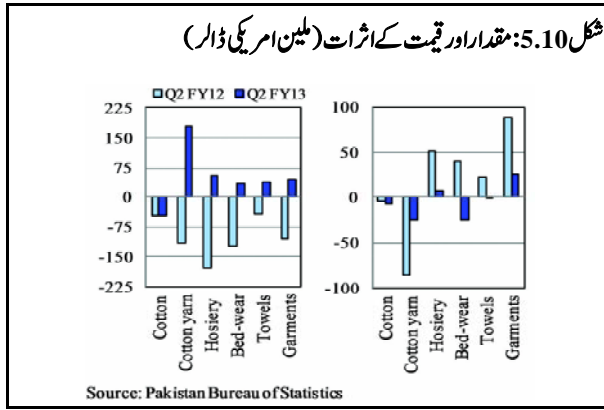
جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کے دوران چمڑے کی تیار مصنوعات میں سال بسال بنیادوں پر 3.8 فیصد کی آئی۔ یہ کمی بظاہر کمزور عالمی طلب اور بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت، غیر ہنرمند افرادی قوت اور پرانی قسم کی مشینری کے استعمال کا نتیجہ معلوم ہوتی ہے۔

⁸² انٹرنیشنل فریڈیسٹنر: بھارت کے ساتھ صنعتی اشیاء کی تجارت کا معمول پر آنا۔ پاکستان کے لیے مواقع اور چیلنجز۔ یورپی یونین کے فنڈ سے چلنے والا پروگرام تجارت سے متعلق تکنیکی امداد (ٹی آر ٹی اے II)۔

جدول 5.3: یورپی یونین کو چڑے کی برآمدات۔ جولائی تا اکتوبر (سال بسال تبدیلی)					
فیصد					
پاکستان		چین		بھارت	
قدر	مقدار	قدر	مقدار	قدر	مقدار
9.2	1.0	-11.3	-31.9	1.0	-11.8
م 11ء					
-95.9	-90.5	181.9	475.3	-55.6	-28.5
م 12ء					
-13.5	-27.3	18.3	-0.4	1.0	-3.0
م 13ء					

ماخذ: یورواٹسٹ

چڑا سازوں اور برآمد کنندگان کی ایسوسی ایشن کے مطابق اس شعبے کو خام مال کی بلند قیمتوں اور یورپی یونین میں کمزور طلب جیسے مسائل کا سامنا ہے (جدول 5.3)۔ چڑے کے ملبوسات کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے یورپی صارفین کو مصنوعی چڑے سے بننے والی سستی مصنوعات کو استعمال کرنے پر مجبور کر دیا ہے جس نے یورپی یونین کو ہماری برآمدات پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔



اضافی کی حامل ہوتی ہیں۔ اگرچہ مقدار اور قیمت دونوں کا مثبت اثر پڑا لیکن مقدار کا اثر زیادہ مضبوط تھا (شکل 5.10)۔

صنعت کے ذرائع کے مطابق قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل میں نمو کا سبب چین اور تائیوان میں ہونے والی پیش رفت ہے جہاں کارکنوں کی بڑھتی ہوئی اجرتوں نے پیداواری لاگت میں خاص اضافہ کر دیا ہے اور اس کی وجہ سے عالمی طلب کا کچھ حصہ پاکستان منتقل ہو گیا۔

مزید برآں یورپی یونین کی جانب سے 15 نومبر 2012ء سے 75 مصنوعات پر ڈیوٹی کے خاتمے کے اعلان سے بھی ٹیکسٹائل برآمدات کو تحریک حاصل ہوا ہے اور امید ہے کہ 2014ء میں جی ایس پی پلس اسٹینڈس ملنے سے ان میں مزید تیزی آئے گی۔ مصر کی رسد میں قفل کی وجہ سے امریکی خریدار ایک بار پھر پاکستان کے ٹیکسٹائل اور کپڑے کے اشیاء سازوں سے روابط استوار کر رہے ہیں۔ صنعت کے ذرائع کے مطابق ٹیکسٹائل شعبے کو گیس کی بلا قفل فراہمی بھی کارکردگی میں بہتری کا ایک سبب ہے۔ خصوصاً دھاگے اور کپڑے کی برآمدات کو توانائی کی بہتر فراہمی سے فائدہ پہنچا ہے۔

5.6.2 درآمدات

گرتی ہوئی مقدار کے ساتھ ساتھ درآمدات کی کم قیمتوں کے نتیجے میں جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کے دوران درآمدی مل میں 3.3 فیصد کمی ہوئی

جدول 5.4: درآمدی کارکردگی (م 13ء)						
فیصد						
سال پیمانی			نمو کا تسلسل			
پہلی سرمایہ	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی سرمایہ	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی سرمایہ
-6.2	-27.8	-17.4	30.2	77.0	60.6	پہلی سرمایہ
13.3	-2.5	4.3	-59.6	8.2	-15.6	پہلی سرمایہ
-2.5	-12.7	-7.8	19.6	13.9	15.9	پہلی سرمایہ
4.6	-2.2	1.2	-65.0	17.2	-11.6	پہلی سرمایہ
-13.6	-4.7	-9.2	31.8	5.9	15.0	پہلی سرمایہ
-18.9	-12.9	-15.9	148.8	50.6	85.0	پہلی سرمایہ
0.4	21.3	11.0	-1.5	-30.2	-20.1	پہلی سرمایہ
-2.4	-4.2	-3.3				پہلی سرمایہ

جبکہ گزشتہ برس کی اسی مدت کے دوران اس میں 18.7 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ ماہانہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 13ء کے ابتدائی چھ مہینوں میں سے پانچ میں پاکستان کی درآمدات میں کمی دیکھی گئی۔ ان عوامل میں تخفیف کا اثر پہلی اور دوسری سرمایہ میں بہت زیادہ تھا (جدول 5.4)۔

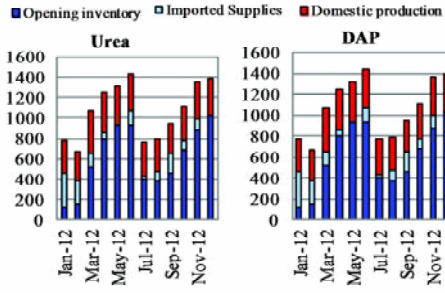
درآمدات کے گروپ وار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران غذا، ٹرانسپورٹ، ٹیکسٹائل اور زرعی درآمدات میں کمی آئی ہے جس کے اثرات مشینری، تیل و دھاتی درآمدات نے جزوی طور پر زائل کر دیے۔ غذائی اشیاء نے ملک کے درآمدی بل کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا جس کا اہم سبب مسالوں، پام آئل اور چینی کی درآمدات میں کمی تھی۔

پام آئل کی درآمدات میں کمی کا سبب مقدار اور قیمت دونوں میں کمی ہے۔ دنیا میں اس کے ذخائر کی بھاری مقدار اور ملائیشیا (پام آئل کا سب سے بڑا پیدا کار اور درآمد کنندہ) کی جانب سے اس پر برآمدی ڈیوٹی میں کمی، عالمی منڈی میں اس کے پست نرخوں کا اہم سبب ہو سکتی ہے (جدول 5.5)۔ درآمدات کی کم مقدار کی ایک اہم وجہ انڈونیشیا کی جانب سے سویا بین کی ریکارڈ پیداوار کے بعد سویا بین کے استعمال میں اضافہ بھی ہو سکتی ہے۔

جدول 5.5: مقدار و قیمت کا اثر۔ درآمدی زمرے						
ملین امریکی ڈالر						
مقدار			قیمت			
پہلی سرمایہ	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی سرمایہ	دوسری سرمایہ	پہلی سرمایہ	پہلی سرمایہ
-20.7	538.4	476.7	-11.8	-192.3	-163.1	خام بیڑول
-196.2	-284.6	-479.5	16.1	13.9	28.6	تیار کھاد
151.2	103.8	249.9	-122.5	-58.5	0.0	خام کپاس
-9.0	34.8	24.8	0.6	-1.3	0.3	سونا
-6.0	24.9	19.4	-10.5	2.8	-8.2	چائے
11.2	-1.1	10.2	-0.5	-0.4	-0.9	سویا بین کا تیل
3.0	-83.2	-83.1	-70.6	-88.2	-155.8	پام آئل
16.3	-15.4	0.9	15.1	36.0	51.2	لوہا
-4.9	-4.9	-9.8	-0.2	0.0	-0.2	چینی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 5.11: کھاد (ہزار میٹرک ٹن)

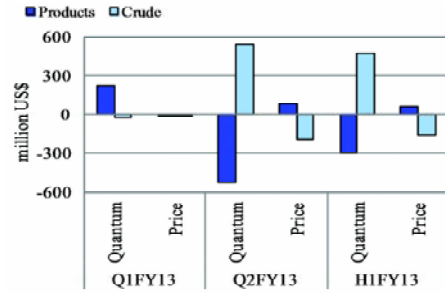


Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران زراعت اور کیمیکل درآمدات میں کمی واقع ہوئی جس کا سبب کھاد کی درآمدات میں کمی ہو سکتی ہے۔

جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کے دوران تیار کھاد کی درآمدات کی مقدار میں مسلسل کمی کا رجحان رہا۔ اس کے بعد ملکی کھاد کی بلند قیمت کا نمبر آتا ہے جو زیر جائزہ مدت کے دوران پوریا کے استعمال میں کمی کا سبب بنا۔⁸³ مزید برآں، گزشتہ برس کی درآمدات کے بھاری ذخائر بھی دستیاب تھے جو درآمدات میں مزید کمی کا باعث بنے (شکل 5.11)۔

شکل 5.12: پیٹرولیم درآمدات (مقدار اور قیمت کے اثرات)



Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران مشینری کی درآمدات میں 4.3 فیصد اضافہ ہوا۔ زمرہ وار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ دفتر تعمیرات اور ٹیلی کام مشینری کی درآمد بڑھ گئی جس نے ٹیکسٹائل، زراعت اور بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد میں کمی کے اثر کو زائل کر دیا۔

ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات میں 7.8 فیصد کمی ہوئی جس کا سبب طیاروں، بحری جہازوں، کشتیوں، گاڑیوں کے پرزوں اور الگ الگ پرزوں کی کٹس کی طلب میں کمی ہے۔ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران طیاروں، بحری جہازوں اور کشتیوں کی درآمدات میں 31.2 فیصد کمی ہوئی جس کا اہم سبب گڈائی کے مقام پر دنیا میں جہاز شکنی کی چند بڑی صنعتوں میں سے ایک پر کمزور سرگرمی تھی۔

الگ الگ پرزوں کی کٹس درآمدات میں کمی کا سبب ملک میں کاروں کی پیداوار کا گرنا ہے⁸⁴ کیونکہ کار ساز اداروں نے سوزو کی آلٹو اور ڈائی ہیشو کو رے کے ماڈلز کی پیداوار روک دی تھی۔ مزید برآں، مالی سال 12ء میں پنجاب حکومت کی بلیو کیب اسکیم کے تحت 20 ہزار سے زائد گاڑیوں کی پیداوار کی گئی تھی، جو اس سال ملکی طلب کو نہیں بڑھا سکی۔

جولائی تا دسمبر مالی سال 13ء کے دوران مجموعی لحاظ سے پیٹرولیم درآمدات میں 1.2 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا جس کا سبب خام پیٹرول کی مقدار

⁸³ مالی سال 13ء کی پہلی ششماہی کے دوران یوریا کا استعمال 2489 ہزار میٹرک ٹن ریکارڈ کیا گیا جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 3289 ہزار میٹرک ٹن تھا۔
⁸⁴ پی اے ایم اے کے مطابق مالی سال 13ء کے دوران ملک میں کار کی پیداوار 45,665 یونٹس ریکارڈ کی گئی تھی جو گزشتہ برس کی اسی مدت میں 60,628 یونٹس تھی۔

میں اضافہ تھا۔ یہ تمام اضافہ مالی سال 13ء کی دوسری سہ ماہی میں ہوا جب خام پیٹرول کی درآمدات 30.6 فیصد تک بڑھ گئی تھیں لیکن پیٹرولیم مصنوعات میں 16.3 فیصد کمی کے باعث اس کے اثرات جزوی طور پر زائل ہو گئے تھے (شکل 5.12)۔ مقدار کے لحاظ سے مالی سال 12ء کی دوسری سہ ماہی میں پیٹرولیم کی درآمدات میں اضافہ ہوا تھا جبکہ مالی سال 12ء کی پہلی سہ ماہی میں کمی ہوئی تھی۔ اس کا سبب سی این جی کی لوڈ شیڈنگ میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

فہرست اصطلاحات، بلحاظ انگریزی حروف تہجی

aggregate demand	مجموعی طلب
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
budgetary borrowing	میزانیہ قرض گیری
circular debt	گردشی قرضہ
commodity financing	اجناسی مالکاری
depreciation	فوسوگی / قدر میں کمی
external sector	بیرونی شعبہ
financial	مالی
financing	مالکاری
fiscal	مالیاتی
foreign exchange market	بازار مبادلہ
indicator	اظہاریہ
inflation	گرانی
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
lending rate	شرح قرض گاری
liquidity	سیالیت
maturity	عرصیت
monetary aggregates	زری مجموعے
money market	بازار زر
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
Nominal Effective Exchange Rate	نامیہ مؤثر شرح مبادلہ
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے

reserve money	زربنیاد
revenue	محاصل
revenue balance	وصولیاتی توازن
securities	تمسکات
Weighted Average Lending Rate (WALR)	پہ وزن اوسط شرح سود

فہرست اصطلاحات، بلحاظ اردو حروف تہجی

commodity financing	اجتناسی مالکاری
balance of payments	ادائیگیوں کا توازن
indicator	اظہاریہ
money market	بازار زر
foreign exchange market	بازار مبادلہ
large scale manufacturing	بڑے پیمانے کی اشیا سازی
Weighted Average Lending Rate (WALR)	بہ وزن اوسط شرح سود
external sector	بیرونی شعبہ
securities	تمسکات
Net Foreign Assets	خالص بیرونی اثاثے
Net Domestic Assets	خالص ملکی اثاثے
reserve money	زربنیاد
monetary aggregates	زری مجموعے
liquidity	سیالیت
lending rate	شرح قرض گاری
maturity	عرصیت
depreciation	فرسودگی / قدر میں کمی
inflation	گرانی
circular debt	گردشی قرضہ
financing	مالکاری
financial	مالی
fiscal	مالیاتی

aggregate demand

مجموعی طلب

revenue

محاصل

budgetary borrowing

میزانیہ قرض گیری

Nominal Effective Exchange Rate

نامیہ مؤثر شرح مبادلہ

revenue balance

وصولیاتی توازن